COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اے حمید کے عینک والا جن

سیریز 6

نسطور موت کے پنجے میں

عینک والا جن عینک والا جن عینک والا جن عینک والا جن

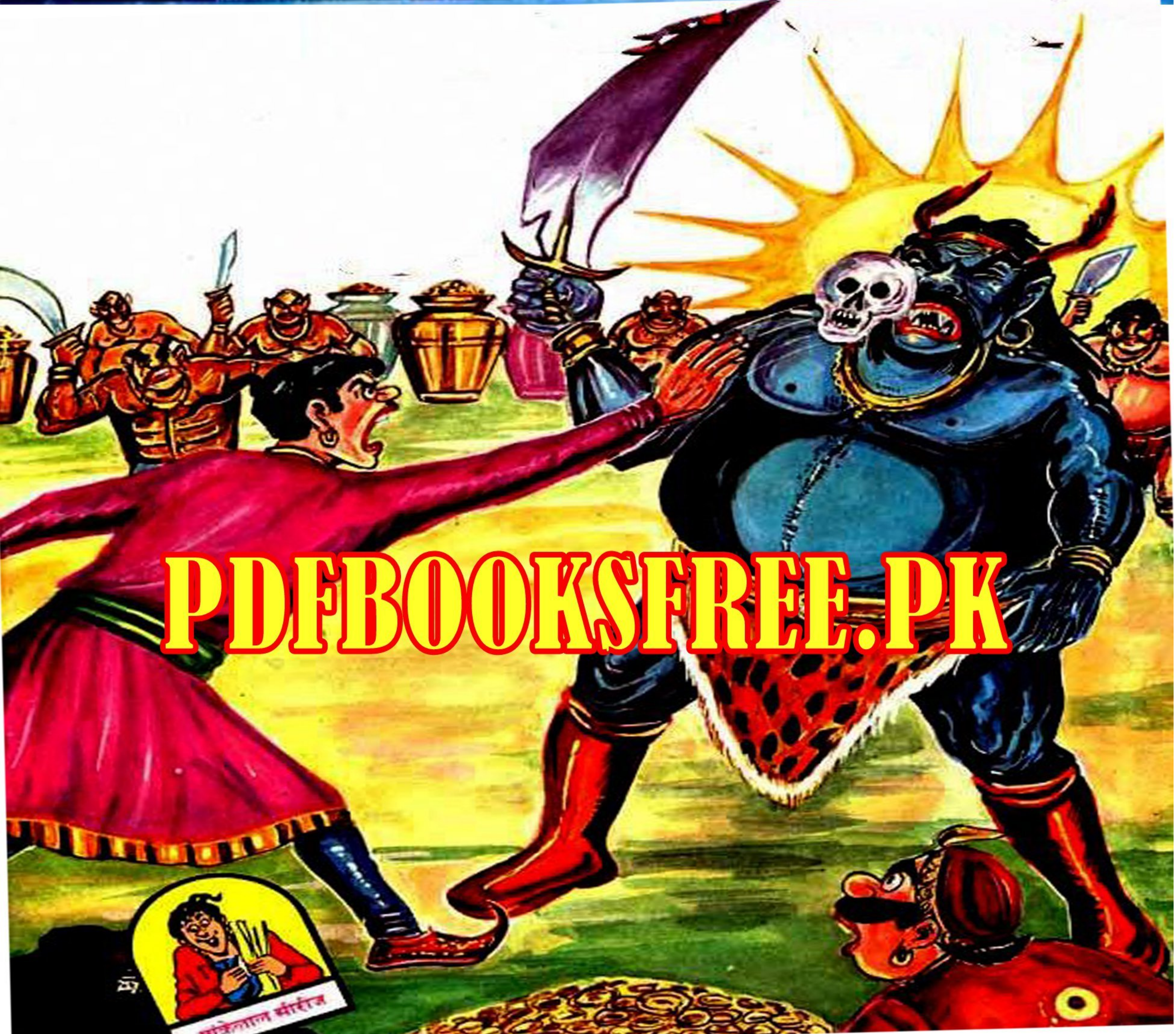

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اے حمید کی عینک والا جن سیریز 6

عینک والا جن

نسطور موت کے پنجے میں

اے حمید

731

ترتیب پبلشرز

1- میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اہتمام اشاعت

منصور احمد بٹ

طاہر ایس ملک

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

پبلشر : شیخ زبیر عزیز
پرنٹر : عظیم علیم پرنٹرز، لاہور۔
سرورق : عظمٰی
قیمت : -/15 روپے۔

ترتیب پبلشرز، ۱۔ میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

اپنی باتیں

السلام علیکم!

عینک والا جن سیریز کے ہر ماہ دو ناول شائع کئے جا رہے ہیں....

یہ اس سیریز کا چھٹا ناول ہے....

اس سے پہلے آپ اس سیریز کے پانچ ناول پڑھ چکے ہیں۔

آپ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ کو اس سلسلے کے دو ناول پڑھا کریں گے.... اگر یہ سلسلہ یونہی پسند کیا جاتا رہا.... تو ہم اسے آپ تک پہنچاتے رہیں گے۔

اور ہاں.... آئندہ ماہ سے آپ کے لئے سوال و جواب کا ایک سلسلہ بھی شروع کیا جارہا ہے.... جس میں آپ ہر ماہ اپنے جانے پہچانے کرداروں سے سوالات کریں گے.... اور آپ کے کردار آپ کے سوالوں کے جواب دیں گے.... یہ سوال و جواب ناول کے آخر میں شائع ہوا کریں گے۔

اس ماہ آپ اپنے جس پسندیدہ کردار سے سوال کریں گے اس کا نام ہے "حامون جادوگر"۔

آپ کے سوال جلد از جلد ہمیں پہنچ جانے چاہئیں تاکہ انہیں اس سلسلے میں شامل کیا جاسکے۔

والسلام

طاہر ایس ملک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

☆ خونی چڑیل کا انتقام

☆ نسطور موت کے پنجے میں

☆ خطرناک پجاری

☆ شیش ناگ اور طلسمی پتلا

☆ خلائی جہاز کا اژدہا

☆ عمرو عیار کی زنبیل میں جادوگرنی

خونی چڑیل کا انتقام

خونی چڑیل نسطور کے پلنگ کے پاس جا کر رک گئی۔

ٹیبل لیمپ روشن تھا۔ خونی چڑیل نے جھک کر دیکھا۔ اس نے نسطور کو پہچان لیا۔ یہی وہ شکل تھی جو بل بتوڑی نے اسے بتائی تھی۔ نسطور کے گلے میں سلیمانی لاکٹ بھی پڑا ہوا تھا۔ خونی چڑیل کو اسی لاکٹ کی تلاش تھی۔ اس کے پیچھے پیچھے کامنی ناگن بھی سانپ کی شکل میں زینے پر سے اتر کر کمرے میں پہنچ گئی تھی اور خونی چڑیل کو دیکھ رہی تھی کہ وہ نسطور پر جھکی ہوئی ہے۔

نسطور گہری نیند سو رہا تھا۔

خونی چڑیل نے اپنا بالوں سے بھرا ہوا لمبے لمبے ناخنوں والا ہاتھ سلیمانی لاکٹ اتارنے کے لئے نسطور کی طرف بڑھایا۔ کامنی ناگن نے زوردار پھنکار ماری۔ خونی چڑیل نے تڑپ کر پیچھے دیکھا کہ ایک نیلے رنگ کا بڑا سانپ پھن اٹھائے اس پر جھپٹنے والا ہے۔ خونی چڑیل کی لال انگارہ آنکھوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں سے دو شعلے نکل کر سانپ پر گرے۔ مگر کامنی ناگن پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس لئے کہ وہ زمین کی گہرائیوں میں رہنے والے آتش پرست سانپوں کے دیوتا شیش ناگ کی دیوی تھی۔ سانپ نے اچھل کر خونی چڑیل کے ماتھے پر ڈس دیا۔ یہ کوئی معمولی سانپ نہیں تھا۔ یہ کامنی ناگن تھی۔ اس نے زہر کی بجائے آگ کی بے پناہ تپش خونی چڑیل کے جسم میں داخل کر دی۔ خونی چڑیل کے تن بدن میں جیسے آگ لگ گئی۔ اس کے منہ سے بھیانک چیخ نکلی اور وہ غائب ہو گئی۔ چیخ کی آواز نے نسطور کو جگا دیا۔

کامنی ناگن سانپ سے عورت کی شکل میں آ گئی۔ نسطور نے کامنی ناگن کو اپنے کمرے میں دیکھا تو حیران ہو کر پوچھا۔

"کامنی! یہ چیخ کی آواز کس کی تھی؟"

تب کامنی ناگن نے نسطور کو ساری بات بتائی اور کہا۔

"یہ کوئی چڑیل تھی جو تمہارا لاکٹ چرانے آئی تھی۔"

نسطور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ کہنے لگا۔

"خدا کا شکر ہے کہ تم عین وقت پر آ گئیں۔ یہ سازش بل بتوڑی اور حامون جادوگر کی ہی ہو سکتی ہے۔ سامری کے کہنے پر یہ دونوں میرے سلیمانی لاکٹ کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ مگر میں بھی انہیں کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔"

کامنی ناگن کہنے لگی۔ "نسطور بھائی! جب تک تم لاہور میں رہو گے تمہارے لاکٹ کو خطرہ رہے گا کیوں نہ ہم زکوٹا، عمرو عیار اور یاماگ کی

تلاش میں نکل کھڑے ہوں۔ ہو سکتا ہے وہ کسی مصیبت میں پھنسے ہوئے ہوں اور انہیں ہماری مدد کی ضرورت ہے۔ اس طرح ہم ان کی مدد بھی کر سکیں گے اور جادوگر حامون اور بل بتوڑی کی سازشوں سے محفوظ بھی ہو جائیں گے۔"

نسطور نے کہا۔ "کامنی بہن! تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو مگر پہلے ہمیں یہ پتہ چلنا چاہیے کہ زکوٹا، عمرو اور یاماگ سانپ کہاں ہیں۔ کس ملک میں ہیں۔ کس جنگل میں ہیں؟ ہمیں تو ان کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں۔"

کامنی ناگن بولی۔ "میرے ساتھ میرے دیوتا شیش ناگ کے پاس چلو۔ وہ زمین کے اندر کا اور زمین کے اوپر کا سارا حال جانتا ہے اس کے سانپ اسے بہت کچھ بتا دیتے ہیں۔ شیش ناگ سے ہمیں زکوٹا، عمرو عیار اور یاماگ سانپ کا یہ ضرور پتہ چل جائے گا کہ وہ کہاں ہیں۔"

نسطور نے کامنی کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

"تمہاری تجویز مجھے پسند آئی ہے۔ چلو شیش ناگ کے پاس چلتے ہیں۔ مگر وہاں تک پہنچیں گے کیسے؟"

کامنی ناگن مسکرائی۔ "میں شیش ناگ کی دیوی ہوں۔ میں تمہیں وہاں لے چلوں گی۔"

نسطور بولا۔ "تو پھر ابھی چلو۔ کیونکہ کوئی پتہ نہیں یہ خوفناک چڑیل دوبارہ حملہ نہ کر دے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کامئی ناگن نے کہا۔ "میں سانپ کی شکل اختیار کرتی ہوں۔ تم مجھے اپنی کلائی پر لپیٹ لینا اور جدھر جدھر میں کہوں چلتے جانا۔"

کامئی ناگن نے ہلکی سی پھنکار ماری اور چھوٹا سانپ بن گئی۔ نسطور نے اسے اپنی کلائی پر لپیٹ لیا۔ کامئی نے کہا۔

"اب غائب ہو کر شہر کے جنوب کی طرف اڑنا شروع کر دو۔ ہم باڈر کراس کر کے انڈیا میں داخل ہوں گے۔ کیونکہ شیش ناگ انڈیا کے ایک پہاڑی جنگل کے نیچے زمین کے اندر اپنا دربار لگاتا رہا ہے۔"

نسطور غائب ہو کر پرواز کرنے لگا۔

کامئی ناگن اس کو راہ بتاتی جا رہی تھی۔ وہ واہگہ باڈر کی طرف جا رہا تھا۔ ایک جگہ پاکستان اور انڈیا کی سرحد آ گئی۔ نسطور کامئی کے کہنے پر سرحد پار کر کے انڈیا کے شہر امرتسر کی فضاؤں میں داخل ہو گیا۔ کامئی نے کہا۔

"اسی طرح جنوب کی طرف پرواز کرتے چلو۔"

نسطور نے اس سے پہلے انڈیا یعنی بھارت کا ملک نہیں دیکھا تھا۔ اس وقت رات ڈھلنے لگی تھی۔ وہ ہوا میں اڑتا جا رہا تھا۔ اس کی رفتار بہت تیز تھی۔ وہ جمبو جیٹ طیارے سے بھی زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ جا رہا تھا۔ اس کے نیچے سے انڈیا کے کئی شہر گزر گئے۔ کامئی ناگن نیچے دیکھ رہی تھی۔ اسے ایک جگہ پہنچ کر شیش ناگ کی بو آنی شروع ہو گئی۔ اس نے نسطور سے کہا۔

"نسطور بھائی! اپنی رفتار آہستہ کر کے نیچے اترنا شروع کر دو۔"

نسطور نے رفتار کم کر دی اور غوطہ لگا کر آسمان کی وسعتوں سے نیچے آگیا۔ صبح کا ہلکا ہلکا نور پھیلنے لگا تھا۔ نسطور نے دیکھا کہ نیچے درختوں کے جنگل پھیلے ہوئے ہیں۔ کہیں کہیں پہاڑیاں بھی ہیں۔ کامئی ناگن نے ایک جگہ پہنچ کر کہا۔

"یہاں اتر پڑو۔"

نسطور نیچے درختوں کے درمیان اتر گیا۔ کامئی ناگن بولی۔

"مجھے اپنی کلائی پر سے اتار کر زمین پر رکھ دو۔"

نسطور نے ایسا ہی کیا۔ زمین پر اترتے ہی کامئی ناگن نے لڑکی کی شکل اختیار کر لی۔ پھر اس نے نسطور سے کہا۔

"نسطور! اس وقت تم بھارت کے جنوبی شہر ناگ پور سے دو سو میل اندر ایک جنگل میں ہو۔"

نسطور نے کہا۔ "شیش ناگ کیا اسی جنگل میں ہے؟"

کامئی ناگن ہنس پڑی۔ "وہ جنگل میں نہیں بلکہ زمین کے اندر رہتا ہے۔"

"پھر تو مجھے بھی زمین کے اندر غائب ہو کر جانا پڑے گا۔"

نسطور کی اس بات پر کامئی ناگن بولی۔

"اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ میرے ساتھ آؤ۔"

کامئی ناگن آگے آگے چل پڑی۔ نسطور اس کے پیچھے پیچھے تھا۔ وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جھاڑیوں' پتھروں اور چٹانوں کے درمیان سے گزرتی ایک چھوٹے سے ٹیلے کے پاس پہنچ کر رک گئی۔ اچانک ٹیلے کے پیچھے سے چار کالے سیاہ رنگ کے کوبرا سانپ پھن پھیلا کر نکلے اور تیزی سے رینگتے ہوئے کامنی ناگن کے ساتھ آئے اور اپنے پھن جھکا کر کامنی کو سلام کیا۔ کامنی نے سانپوں کی زبان میں کہا۔

"خفیہ غار کا دروازہ کھلوا دو۔ میں اپنے بھائی کو شیش ناگ سے ملوانے لائی ہوں۔"

چاروں کالے کوبرا سانپ اسی وقت واپس چلے گئے۔ کامنی نے نسطور کا ہاتھ پکڑا اور کہا۔

"اب تم زمین کے نیچے کی دنیا دیکھو گے۔"

ٹیلے کی دوسری طرف جدھر سانپ گئے تھے ایک جگہ سے ڈھلانی راستہ نیچے جاتا تھا۔ نسطور اور کامنی ڈھلان اتر کر ایک مقام پر آ گئے جہاں غار کا ایک دروازہ کھلا ہوا تھا۔ دروازے کے باہر دو اژدہا پہرہ دے رہے تھے۔ انہوں نے کامنی ناگن کو آتے دیکھا' تو فوراً پیچھے ہٹ گئے اور کامنی کے آگے جھک گئے۔ کامنی نسطور کو لے کر غار میں داخل ہو گئی۔

"نسطور یہاں سے شیش ناگ دیوتا کی زمینی سرحد شروع ہو جاتی ہے۔ گھبرانا بالکل نہیں۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ یہاں تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ ویسے تم پہلے جن ہو جو شیش ناگ کی دنیا میں داخل ہوئے ہو۔"

نسطور حیرت کے ساتھ غار میں چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ غار کھلا ہوتا جا رہا تھا۔ غار کی دیواروں پر سانپ ادھر ادھر رینگ رہے تھے۔ جگہ جگہ ہیرے جواہرات دیواروں میں جڑے تھے جن میں سے روشنی کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔ غار نیچے اترائی میں اترتا جا رہا تھا۔ غار موڑ گھوم گیا۔ سامنے زمین کے اندر ایک پانی کی جھیل آ گئی۔ نسطور نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ جھیل زمین کے اندر کہاں سے آ گئی؟"

کامنی نے کہا۔ "زمین کے اندر بہت کچھ ہے۔"

اچانک ایک طرف سے چھوٹی سی کشتی آئی اور کنارے کے ساتھ آ کر لگ گئی۔ اس کشتی میں ایک بہت بڑا اژدہا سانپ کنڈلی مارے بیٹھا تھا اور اس نے اپنا پھن پھیلا کر کشتی پر سایہ کر رکھا تھا۔ کامنی نے نسطور کو کشتی میں اپنے ساتھ بٹھا لیا اور کشتی جھیل کے دوسرے کنارے کی طرف چل پڑی۔ چھ سات سانپ کشتی کو آگے کی طرف دھکیل رہے تھے۔ جھیل کے دوسرے کنارے پر پہنچ کر نسطور نے ایک بہت بڑا محل دیکھا جس کے سامنے ایک چھ منہ والے سانپ کا بت لگا ہوا تھا۔ کتنے ہی اژدہا ادھر ادھر کنڈلی مارے پھن کھولے پہرہ دے رہے تھے۔ کامنی ناگن کو دیکھ کر سب اژدہوں نے پھنکار مار کر کامنی کو خوش آمدید کہا۔ دو اژدہا آگے بڑھ کر آئے اور اپنی زبان میں کہا۔

"کامنی دیوی کا آنا مبارک ہو۔ شیش ناگ دیوتا آپ کا انتظار کر رہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہیں۔"

نسطور حیران ہو کر یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ وہ کامئی کے ساتھ محل کے ایک بڑے عالی شان کمرے میں آگیا جہاں شیش ناگ کا دربار لگا تھا۔ ایک بہت بڑا اژدہا یعنی شیش ناگ جس کے بارہ منہ تھے۔ ایک شاندار تخت پر بیٹھا تھا۔ اس کی دونوں جانب درباری سانپ سونے کی چوکیوں پر خاموش بیٹھے تھے۔ کامئی ناگن نے آگے بڑھ کر شیش ناگ کے تخت کو چوما۔ نسطور کو کامئی ناگن نے سمجھا دیا تھا۔ نسطور نے بھی آگے بڑھ کر شیش ناگ کے تخت کو چوما۔ شیش ناگ نے سانپوں کی زبان میں بات کرنے کی بجائے انسانی زبان میں کہا۔

"کامئی دیوی! تم سے بڑی دیر بعد ملاقات ہو رہی ہے۔ تم کہاں تھیں؟"

کامئی ناگن نے مختصر الفاظ میں ساری کہانی بیان کر ڈالی۔ شیش ناگ نے کہا۔

"مجھے خوشی ہوئی یہ سن کر کہ انسانوں کی مدد کی خاطر ہمارے دربار سے دور رہی ہو۔ انسانوں کی مدد کرنا ہم سب مخلوق کا فرض ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ یہ نوجوان کون ہے۔ مجھے تو اس پر کسی ہوائی مخلوق کا شبہ ہو رہا ہے۔"

کامئی ناگن نے مسکرا کر کہا۔

"دیوتا شیش ناگ! یہ آپ نے ٹھیک اندازہ لگایا ہے۔ یہ میرا بھا
نسطور ہے۔ یہ انسان نہیں بلکہ کوہ قاف کا جن ہے اور آپ کے درش

کرنے میرے ساتھ آیا ہے۔"

شیش ناگ نے کہا۔

"ہمیں بڑی خوشی ہوئی نسطور سے مل کر۔"

نسطور نے کہا۔ "شیش ناگ سے مل کر مجھے بھی بڑی خوشی ہوئی ہے۔"

شیش ناگ نے کامئی ناگن کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کامئی دیوی! ہمیں محسوس ہو رہا ہے کہ تم ہمارے پاس کوئی خاص مقصد ہی لے کر آئی ہو۔ کہو کیا بات ہے؟"

کامئی ناگن نے کہا۔ "آپ نے ٹھیک پہچانا شیش ناگ! بات یہ ہے کہ نسطور کے تین دوست ہیں۔ ایک زکوٹا جن' ایک عمرو عیار' اور ایک کوہ قاف کا سانپ یاماگ۔ یہ تینوں پتہ نہیں کہاں گم ہو گئے ہیں۔ اگر آپ ہمیں یہ سراغ لگا دیں کہ وہ اس وقت کہاں ہیں تو ہم آپ کے بڑے شکر گزار ہوں گے۔"

شیش ناگ نے ہنس کر کہا۔

"یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ ہم ابھی تمہارے دوستوں کا سراغ لگا کر تمہیں بتا دیتے ہیں کہ وہ کس جگہ پر ہیں۔"

شیش ناگ نے دو اژدہوں کو اشارہ کیا۔ وہ اپنی چوکیوں سے اٹھے اور ایک غار میں چلے گئے۔ جب واپس آئے تو انہوں نے ایک گول شیشہ اٹھا رکھا تھا۔ شیش ناگ نے شیشہ چوکی پر رکھوایا اور ایک منتر پڑھ کر شیشے پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھونکا اور سانپوں کی زبان میں کہا۔

"مہا ناگ! جلدی بتا کہ نسطور کے ساتھی زکوٹا' عمرو عیار اور یاماگ سانپ اس وقت کہاں ہیں؟"

نسطور اور کامئی بڑے غور سے شیشے پر نظریں جمائے ہوئے تھے۔ اچانک شیشے پر ایک آدمی کی شکل ظاہر ہوئی جس کا سر انسان کا تھا مگر دھڑ سانپ کا تھا۔ اس نے کہا۔

"شیش ناگ دیوتا کو میرا سلام پہنچے۔ اے عظیم دیوتا! زکوٹا' عمرو عیار' اور یاماگ سانپ اس وقت ہمارے زمانے سے تین ہزار سال پیچھے کے زمانے میں شہر یروشلم کی ایک سرائے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔"

نسطور دل میں سوچنے لگا کہ یہ مہا ناگ یونہی جھوم موٹ کہہ رہا ہے۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ زکوٹا اور عمرو عیار تین ہزار سال پیچھے پہنچ جائیں۔ شیش ناگ نے شاید نسطور کے دل کی بات جان لی تھی۔ اس نے مہا ناگ سے کہا۔

"مہا ناگ! ہمارے مہمانوں کو ان کے دوستوں کی شکلیں دکھاؤ۔"

مہاناگ ایک دم سے غائب ہو گیا۔ سب کی نظریں گول شیشے پر تھیں۔ شیشے پر غبار سا چھا گیا۔ پھر غبار ہٹا تو اس پر زکوٹا' عمرو عیار اور یاماگ سانپ کی شکلیں آ گئیں۔ یہ تینوں ایک سرائے کی کوٹھڑی میں قالین پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ زکوٹا کہہ رہا تھا۔ "عمرو! نسطور کسی خلائی سیارے میں ہے۔ وہاں تک ہم کیسے پہنچیں گے؟ ہم خلا میں نہیں جا

سکتے۔"

عمرو عیار بولا۔ "زکوٹا بھائی! خدا پر بھروسہ رکھو۔ ہم نسطور اور کامئی ناگن کو کسی نہ کسی طرح کہیں نہ کہیں ضرور تلاش کر لیں گے ہو سکتا ہے ہمیں کوئی خلائی اڑن طشتری مل جائے اور ہم اس پر بیٹھ کر نسطور کے سیارے پر چلے جائیں۔"

یاماگ سانپ جو انسان کی شکل میں تھا بولا۔

"ہم تین ہزار سال پیچھے کے زمانے میں آ گئے ہیں۔ اس زمانے میں اڑن طشتریاں نہیں ہوا کرتی تھیں۔"

نسطور ان کی باتیں سن کر اور ان کی شکلیں دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ حیران ہوا کہ شیش ناگ نے بالکل ٹھیک سراغ لگایا۔ زکوٹا اور عمرو عیار تو واقعی تین ہزار سال پہلے کے زمانے میں پہنچ چکے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی شیشے پر سے زکوٹا' عمرو عیار اور یاماگ سانپ کی شکلیں غائب ہو گئیں۔ شیش ناگ نے نسطور کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔

"نسطور! اب تمہیں یقین آ گیا ہو گا کہ شیش ناگ کا حساب کبھی غلط نہیں ہوتا۔"

کامئی ناگن کو تو شیش ناگ کی طاقت پر یقین تھا۔ نسطور بولا۔

"ہاں شیش ناگ دیوتا! اب میرے دل میں جو تھوڑا بہت شک شبہ تھا وہ دور ہو گیا ہے۔ آپ کا حساب واقعی بالکل درست ہے۔ میں نے زکوٹا اور عمرو کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ اب ہمیں یہ بتائیں کہ ہم اپنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوستوں کے پاس کیسے پہنچ سکتے ہیں؟"

کامنی ناگن نے بھی نسطور کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"شیش ناگ دیوتا! کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم تین ہزار سال پیچھے کے زمانے میں زکوٹا اور عمرو عیار کے پاس پہنچ جائیں۔ یا کیا آپ انہیں واپس لا سکتے ہیں یا بتا سکتے ہیں کہ نسطور اور کامنی ناگن لاہور میں ہے۔"

شیش ناگ کہنے لگا۔

"تین ہزار سال پیچھے کے زمانے کی ایک جھلک میں تمہیں ضرور دکھا سکتا ہوں مگر ان لوگوں سے ہم لوگ کوئی بات نہیں کر سکتے یہی وجہ ہے کہ میں نے ان سے نسطور کی بات نہیں کرائی ورنہ میں انہیں بتا سکتا تھا کہ نسطور خلائی سیارے سے واپس لاہور آگیا ہے۔ یہ ہماری مجبوری ہے کہ ہم ماضی کے زمانے کے لوگوں سے بات چیت نہیں کر سکتے انہیں دیکھ ضرور سکتے ہیں۔ میں انہیں واپس بھی نہیں لا سکتا۔ وہ اس وقت تاریخ کے ساتھ ساتھ سفر کر رہے ہیں اور میرا انہیں ایک دم یہاں بلوا لینا تاریخ میں دخل دینے کے برابر ہو گا اور ہم تاریخ کے عمل میں دخل نہیں دے سکتے۔"

نسطور بولا۔ "شیش ناگ دیوتا! پھر کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ ہمیں ان کے پاس پہنچا دیں۔"

شیش ناگ سوچ میں پڑ گیا۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد بولا۔

"ایسا ہو سکتا ہے۔ مگر اس میں ایک مجبوری ہے۔"

"وہ کیا شیش ناگ دیوتا؟" کامنی ناگن نے سوال کیا۔

شیش ناگ کہنے لگا۔

"مجبوری یہ ہے کہ زمین گردش کر رہی ہے۔ گردش کی وجہ سے وقت آگے بڑھ رہا ہے۔ میں جب تم لوگوں کو تین ہزار سال پہلے کے زمانے میں پہنچا دوں گا تو زمانے کی گردش آگے ضرور ہو گی اور تمہیں ایک دھچکا لگے گا۔ اس کی وجہ سے تم لوگ اپنی منزل سے ہٹ سکتے ہو۔"

نسطور بولا۔ "لیکن ہم تین ہزار سال پہلے کے زمانے میں تو پہنچ جائیں گے نا؟"

شیش ناگ نے کہا۔ "تم پرانے زمانے میں ضرور پہنچ جاؤ گے مگر یہ یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ تم یروشلم ہی پہنچو جہاں تمہارے دوست سرائے میں اس وقت موجود ہیں۔ تم وہاں سے ہزار میل دور انڈیا یا پیچھے کسی شہر یا صحرا میں اتر سکتے ہو۔"

نسطور نے کہا۔ "شیش ناگ دیوتا اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ آپ ہمیں پرانے زمانے میں پہنچا دیں۔ ہم وہاں پہنچ کر زکوٹا اور عمرو عیار اور یاماگ کو خود ہی تلاش کر لیں گے۔ کیوں کامنی بہن! تم میرے ساتھ چلو گی نا؟"

کامنی ناگن بولی۔ "میں ضرور چلوں گی۔ میرا فرض ہے کہ میں تم لوگوں کی وقت پڑنے پر مدد کروں۔"

شیش ناگ نے جب یہ سب کچھ سنا تو بولا۔

"اگر تم تیار ہو تو میں ابھی تمہیں عمل پڑھ کر تین ہزار سال پیچھے کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زمانے میں پہنچا دیتا ہوں۔"

شیش ناگ نے سانپوں کو اشارہ کیا۔ دو سانپ دوسرے غار میں گئے اور وہاں سے ایک سونے کے فریم والا چوکور شیشہ اٹھا لائے۔ شیش ناگ نے شیشہ دیوار کے ساتھ اس طرح لگا دیا کہ معلوم ہوتا تھا دیوار کے ساتھ کوئی تصویر لگی ہے۔ شیش ناگ نے کہا۔

"نسطور اور کامئی! تم دونوں اس چوکور شیشے کے سامنے کھڑے ہو جاؤ۔ جب میں کہوں تو شیشے میں چھلانگ لگا دو تو تم فوراً شیشے کے اندر کود جانا۔"

نسطور اور کامئی شیشے کے فریم کے بالکل سامنے جا کر کھڑے ہو گئے۔ شیشے پر ہلکا ہلکا گردوغبار جما ہوا تھا۔ شیش ناگ نے بلند آواز میں منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ جب وہ منتر پڑھ چکا تو شیشے پر سے گردوغبار ہٹ گیا اور ایک جنگل نمودار ہو گیا۔ جنگل میں پرندے درختوں پر اڑ رہے تھے۔ ان کے بولنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ شیش ناگ نے پکار کر کہا۔

"شیشے میں کود جاؤ۔"

فوراً نسطور اور کامئی ناگن شیشے کے اندر جنگل میں کود گئے۔ انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں نہ شیش ناگ تھا نہ اس کا غار تھا۔ دونوں جنگل میں جھاڑیوں پر پڑے تھے۔ نسطور بولا۔

"کامئی! کیا واقعی ہم اپنے شہر لاہور سے تین ہزار سال پرانے زمانے میں آ گئے ہیں؟"

کامئی کہنے لگی۔ "ابھی معلوم ہو جائے گا۔ چلو جنگل سے باہر نکل کر دیکھتے ہیں۔ شاید آگے کوئی شہر آباد ہو۔ شہر کو دیکھ کر پتہ چل جائے گا کہ ہم سائنس کے زمانے میں ہیں کہ پرانے زمانے میں آ گئے ہیں۔"

دونوں جنگل میں ایک پگ ڈنڈی پر چلنے لگے۔ جنگل کے درختوں کو نسطور غور سے دیکھ رہا تھا۔ ایسے درخت اس نے پہلے نہیں دیکھے تھے۔ پگ ڈنڈی جنگل سے نکل کر ایک چھوٹی سڑک پر آ گئی۔ نسطور نے دیکھا کہ سڑک تارکول کی بنی ہوئی نہیں تھی جیسی کہ لاہور شہر کی سڑکیں بنی ہوئی تھیں بلکہ وہ چھوٹے چھوٹے پتھروں کو جوڑ کر بنائی گئی تھی۔

نسطور بولا۔

"کامئی! ایسا لگتا ہے کہ ہم پرانے زمانے میں آ گئے ہیں۔"

انہیں اپنے پیچھے ایسا شور سنائی دیا جیسے چھ سات تانگے بھاگتے جا رہے ہوں۔ وہ انسانی شکل میں تھے۔ جلدی سے ایک طرف ہو گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ پرانے زمانے کا ایک رتھ چلا آ رہا ہے جس کے آگے چار گھوڑے جتے ہوئے تھے اور وہ بھاگتے چلے آ رہے تھے۔ رتھ کو ایک ایسا آدمی چلا رہا تھا جس کے ہاتھ میں ایک ہنٹر تھا اور اس کا لباس پرانے زمانے کا تھا۔ جب رتھ گزر گیا تو نسطور نے کامئی سے کہا۔

"کامئی! یہ پرانا زمانہ ہی ہے۔ ہمارے زمانے میں رتھ نہیں ہوتے تھے۔ رتھ پرانے زمانے میں ہی چلا کرتے تھے۔ چلو اب آگے چل کر معلوم کرتے ہیں کہ یہ کونسا شہر ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ پتھروں سے بنی ہوئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلنے لگے۔ راستے میں ایک پرانا گاؤں آیا جس کے مکان کچی اینٹوں کے تھے۔ گھروں کے باہر دو بوڑھے آدمی جنہوں نے پرانے زمانے کے لوگوں کا لباس پہن رکھا تھا بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ نسطور نے ان کے قریب جا کر اردو زبان میں پوچھا۔

"محترم بزرگ! یہ کونسا ملک ہے؟"

دونوں بوڑھوں نے حیرانی سے نسطور اور کامنی کو دیکھا اور سر کو ہلا کر اپنی زبان میں کچھ کہا۔ کامنی بولی۔

"نسطور یہ اردو زبان نہیں سمجھتے۔ ان کی زبان بول۔ جو تم نے ابھی سنی ہے۔"

نسطور ان کی زبان کے الفاظ کو ذہن میں لایا اور پھر اسے معلوم ہوا کہ یہ کوئی بڑی پرانی زبان ہے۔ مگر جن ہونے کی وجہ سے اس کو وہ زبان ساری آ گئی تھی۔ اس نے اسی زبان میں بوڑھوں سے پوچھا کہ یہ کونسا ملک ہے۔ تب بوڑھے نے کہا۔

"بیٹا یہ کوئی ملک نہیں ہے۔ یہ بابل شہر کا ایک گاؤں ہے۔ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟"

نسطور نے پوچھا۔"یہاں سے یروشلم کا شہر کتنی دور ہے؟"

دوسرا بوڑھا کہنے لگا۔

"یروشلم یہاں سے جنوب مغرب کی طرف پانچ سو میل کے فاصلے پر ہے۔ وہاں جانے کے لئے تمہیں نینوا شہر کی قافلہ سرائے سے بابل جانے

والے قافلے میں شامل ہونا پڑے گا۔"

نسطور نے کامنی کی طرف دیکھا۔

"شیش ناگ نے سچ کہا تھا۔ زمین کی گردش کے جھٹکے نے ہمیں یروشلم شہر سے پانچ سو میل پیچھے پھینک دیا ہے۔"

انہوں نے بوڑھوں کا شکریہ ادا کیا اور شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔

○☆○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور موت کے پنجے میں

شہر بابل ابھی کافی دور تھا۔

کامئی ناگن سانپ کے روپ میں نسطور کی جیب میں بیٹھی تھی۔ اس نے اپنا سانپ والا سر باہر نکال رکھا تھا۔ نسطور ایک بنجر علاقے سے گزر رہا تھا۔ اسے پیاس وغیرہ تو لگتی نہیں تھی۔ تھکاوٹ بھی نہیں ہوتی تھی۔ وہ پیدل چلا جا رہا تھا۔ ساتھ ساتھ کامئی ناگن سے باتیں بھی کرتا جا رہا تھا۔ وہ کامئی سے کہہ رہا تھا۔

"واقعی کامئی ہم بہت پرانے زمانے میں آ گئے ہیں۔ دیکھو آسمان پر کوئی جہاز بھی گزرتا نہیں آیا۔ کسی جگہ بجلی کے کھمبے اور ٹیلی فون کے تار بھی نظر نہیں آئے۔ میں جن ضرور ہوں مگر پرانے زمانے میں کبھی نہیں آیا تھا۔"

کامئی کہنے لگی۔ "یروشلم میں خدا کرے زکوتا اور عمروعیار بھائی سے ملاقات ہو جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ آگے نکل گئے ہوں۔"

نسطور بولا۔ "ہمیں اپنی طرف سے پوری کوشش کرنی چاہیے باقی نتیجہ خدا پر چھوڑ دینا چاہیے۔"

اسی طرح چلتے چلتے انہیں شام ہو گئی۔ تب کامئی نے کہا۔

"نسطور میرا خیال ہے کہ ہمیں ہوا میں پرواز شروع کر دینی چاہیے۔"

نسطور چونک کر بولا۔ "ارے ہاں! اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا۔"

اسی وقت نسطور غائب ہوا اور ہوا میں اڑنے لگا۔ وہ شام ہونے سے پہلے بابل کے شہر میں پہنچ گئے۔ یہ تین ہزار سال پرانا شہر تھا جس کے آج کھنڈر بھی نہیں ملتے۔ نسطور ایک جگہ نیچے اتر آیا اور غیبی حالت میں کامئی سے کہنے لگا۔

"یہاں کسی سے پتہ کرنا چاہیے کہ یروشلم کا شہر کس طرف ہے۔ پھر اس طرف پرواز کر جائیں گے۔"

کامئی ناگن نے کہا۔

"بزرگ نے کہا تھا کہ جنوب مغرب کی طرف یہ شہر ہو گا۔ پھر بھی کسی سے معلوم کرنا ضروری ہے۔"

بابل شہر کے ایک باغ میں درختوں کے نیچے جا کر نسطور انسانی شکل میں واپس آ گیا۔ اس کو ایک نیلے رنگ کے لمبے کرتے والا ایک ادھیڑ عمر کا آدمی نظر آیا جو اپنے کاندھے پر ایک گٹھڑی رکھے چلا جا رہا تھا۔ نسطور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے اس کے قریب جا کر اسی کی زبان میں یروشلم شہر کی سمت دریافت کی تو وہ آدمی غور سے نسطور کی طرف دیکھنے لگا۔ نسطور کو اس کی آنکھوں میں ایک خاص کشش محسوس ہوئی۔ مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ نسطور بڑا بھولا بھالا جن تھا۔ اسے چالاکی نہیں آتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کسی نہ کسی مشکل میں پھنس جاتا تھا اور بار بار سلیمانی لاکٹ گنوا بیٹھتا تھا۔ کامنی ناگن نے بھی محسوس کیا کہ یہ نیلے لباس والا آدمی کوئی عام آدمی نہیں ہے۔ وہ آدمی بولا۔

"تم لوگ پردیسی معلوم ہوتے ہو۔ یروشلم شہر یہاں سے بہت دور ہے۔ قافلہ ایک مہینے میں وہاں پہنچتا ہے۔"

نسطور بولا۔ "بھائی صاحب! آپ ہمیں صرف یہ بتا دیں کہ یروشلم شہر کس طرف واقع ہے۔ باقی ہم خود دیکھ لیں گے کہ کیسے پہنچنا ہے وہاں۔"

نیلے کرتے والے آدمی نے ایک طرف اشارہ کیا اور بولا۔

"اس طرف چلے جاؤ۔ یہاں سے آگے ایک بہت بڑا اور بہت خطرناک صحرا آتا ہے۔ صحرا ختم ہوتا ہے تو بنجر پہاڑی علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ اسی کے آگے ایک دریا ہے۔ اس دریا کے دوسرے کنارے پر یروشلم کا شہر ہے مگر تمہیں یہاں سے یروشلم جانے والے کسی قافلے میں شامل ہو جانا چاہیے۔"

نسطور نے نیلے لباس والے آدمی کا شکریہ ادا کیا اور آگے چل دیا۔ اس نے باغ سے باہر نکل کر کامنی سے کہا۔

"کامنی بہن! یہ تو پتہ چل گیا ہے کہ یروشلم کس طرف ہے۔ اب ہمیں اس طرف پرواز کر جانی چاہیے۔"

کامنی ناگن کے دل میں تھوڑا سا شک پیدا ہو گیا تھا۔ کہنے لگی۔

"یہ آدمی بڑا پراسرار سا لگتا تھا۔ کسی دوسرے آدمی سے یروشلم کا راستہ نہ پوچھ لیں۔"

نسطور ہاتھ جھٹک کر بولا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے۔ میں پرواز کرنے لگا ہوں۔ ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی زکوٹا اور عمرو عیار وہاں سے نکل جائیں۔"

نسطور نے خود کو غائب کیا اور ہوا میں بلند ہو گیا۔ اس وقت سورج غروب ہو رہا تھا۔ وہ شہر بابل کے اوپر اڑتا ہوا آسمان میں یروشلم کی طرف اڑنے لگا۔ ادھر نیلے کرتے والا آدمی جس نے نسطور کو یروشلم جانے والا راستہ بتایا تھا نسطور سے الگ ہو کر تیز تیز قدموں سے چلتا بابل شہر کی ایک گلی میں گھس گیا۔ یہاں ایک تنگ دروازے والا پراسرار مکان تھا۔ مکان کی ایک کوٹھڑی میں ایک کالا کلوٹا آدمی جس کی آنکھیں سرخ رنگ کی تھیں ایک بالشت بھر کے انسانی پتلے کو صندوق میں رکھ رہا تھا۔ نیلے کرتے والے آدمی نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"زواگو! دیوتا تجھ پر مہربان ہو گئے ہیں۔ جس چیز کی تلاش میں تم مارے مارے پھر رہے تھے وہ خود تمہارے شہر میں آ گئی ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زواگو نے خوش ہو کر پوچھا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کھل کر بات بیان کرو۔"

نیلے کرتے والے نے کہا۔

"تم چالیس برس سے سلیمانی لاکٹ کو ڈھونڈ رہے ہو۔ اس تلاش میں تم نے نہ جانے کتنے آدمیوں کو اپنے طلسم کے ذریعے قتل کر دیا ہے۔ اس وقت سلیمانی لاکٹ ایک آدمی کے گلے میں ہے جو میں نے خود دیکھا ہے۔"

"کہاں ہے وہ آدمی؟" کالا زواگو بے چینی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

نیلے کرتے والے نے کہا۔

"وہ ایک نوجوان آدمی ہے۔ مجھ سے یروشلم جانے کا راستہ پوچھ رہا تھا۔ میں نے اسے غلط راستہ بتا دیا ہے۔ اس وقت میرے اندازے کے مطابق وہ یا تو بابل شہر کی کسی سرائے میں ہے یا اگر چل پڑا ہے تو شہر کے جنوب کی سمت تھوڑی دور ہی گیا ہو گا۔"

زواگو جس چھوٹے سے انسانی پتلے کو صندوق میں رکھ رہا تھا اسے صندوق سے نکال لیا۔ یہ کپڑے کا بنا ہوا کالے رنگ کا چھوٹا سا پتلا تھا جس کی آنکھوں کی جگہ کالے بٹن لگے ہوئے تھے اور جسم پر جگہ جگہ سوئیاں چبھی ہوئی تھیں۔ زواگو نے انسانی پتلے کو ہاتھ میں پکڑ کر اپنے چہرے کے سامنے کیا اور کہا۔

"پتلے! میرے حکم سے شہر میں جا اور دیکھ سلیمانی لاکٹ والا آدمی کس جگہ پر ہے۔ مجھے فوراً آ کر خبر دے۔ جا۔ جا۔"

زواگو نے پتلے کو ہوا میں چھوڑ دیا۔ پتلا کبوتر کی طرح اڑتا مکان سے باہر نکل گیا۔ باہر آتے ہی وہ غائب ہو گیا۔ اس نے سارے شہر کو چھان مارا مگر اسے نسطور کہیں دکھائی نہ دیا۔ انسانی پتلا واپس آ گیا اور اس نے باریک آواز میں کہا۔

"زواگو! سلیمانی لاکٹ والا کوئی آدمی اس وقت شہر میں نہیں ہے۔"

نیلے کرتے والے نے کہا۔

"زواگو! وہ آدمی ضرور شہر سے نکل گیا ہے۔"

زواگو نے انسانی پتلے کو حکم دیا۔

"سلیمانی لاکٹ والا آدمی جنوب مغرب کی طرف جا رہا ہے۔ وہ جہاں بھی ہے اس کے پیچھے جاؤ اور اس کا سلیمانی لاکٹ اڑا کر میرے پاس لے آؤ۔ جاؤ۔ جاؤ۔"

انسانی پتلا ایک بار پھر غائب ہو کر ہوا میں اڑ گیا۔

اس وقت نسطور اور کامنی ناگن سانپ کے روپ میں دونوں ہوا میں پرواز کرتے شہر بابل سے بہت دور نکل گئے تھے۔ ایک جگہ انہیں نیچے کسی گاؤں میں روشنی دکھائی دی۔ نسطور نے کامنی سے کہا۔ "یہاں اتر کر معلوم کرتے ہیں کہ ہم یروشلم شہر کی طرف ہی جا رہے ہیں۔ کہیں بھٹک تو نہیں گئے۔"

کامنی نے کہا۔ "ہاں ہمیں یہ بات یہاں کسی سے معلوم کر لینی چاہیے۔" نسطور نیچے اتر آیا۔ رات کا اندھیرا چاروں طرف پھیلا ہوا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا۔ نسطور اس مکان کی طرف بڑھا جہاں چراغ کی روشنی ہو رہی تھی۔ ابھی اس نے قدم بڑھایا ہی تھا کہ شوں کی تیز آواز کے ساتھ کوئی شے چمگادڑ کی طرح نسطور کے گلے سے چمٹ گئی۔ یہ زواگو کا طلسمی پتلا تھا۔ نسطور تڑپ کر اچھلا اور اس کی جیب سے کامنی ناگن جو سانپ کے روپ میں تھی نیچے گر پڑی۔ نسطور یہی سمجھا کہ کوئی چمگادڑ اندھیرے میں اس کی گردن سے چمٹ گئی ہے۔ اس نے ہاتھ سے اسے پرے پھینک دیا۔ مگر اس دوران میں طلسمی پتلا نسطور کی گردن سے سلیمانی لاکٹ اتار کر لے جا چکا تھا۔ سلیمانی لاکٹ کے جاتے ہی نسطور پر کمزوری چھانے لگی اور وہ ایک دم سے ہاتھ کے انگوٹھے جتنا چھوٹا ہو گیا۔ کامنی سانپ کے روپ میں تھی اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اچانک یہ کیا ہو گیا ہے اور نسطور کہاں غائب ہو گیا ہے۔ اس نے اسی وقت اپنے آپ کو عورت کے روپ میں بدلا اور نسطور کو آواز دی۔

"نسطور! تم کہاں ہو؟"

اسے نسطور کی بڑی باریک اور کمزور سی آواز سنائی دی۔

"کامنی! میں تمہارے پاؤں کے پاس ہوں۔"

پہلے تو کامنی ناگن سمجھی کہ یہ نسطور کی آواز نہیں ہے۔ پھر جب اس نے اپنے پاؤں پر نگاہ ڈالی تو اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ اس نے دیکھا کہ نسطور ہاتھ کے انگوٹھے جتنے سائز کا ہو گیا ہے اور اس کے پاؤں کے پاس کھڑا ہاتھ ہلا ہلا کر کہہ رہا ہے۔

"کامنی میں یہاں ہوں۔ میں یہاں ہوں۔"

کامنی نے جلدی سے نسطور کو زمین سے اپنی ہتھیلی پر اٹھا لیا۔ وہ حیرت زدہ تھی۔ یہ نسطور ہی تھا مگر وہ انسان کے انگوٹھے جتنا ہو چکا تھا۔ کامنی ناگن نے کہا۔

"نسطور بھائی! یہ کیا ہو گیا ہے؟"

نسطور نے باریک آواز میں کہا۔

"مجھے کچھ پتہ نہیں کیا ہوا ہے۔ کوئی چمگادڑ میری گردن سے اچانک چمٹ گیا وہ میرا لاکٹ اڑا کر لے گیا۔ اس کے ساتھ ہی میں کمزور ہو کر اتنا چھوٹا ہو گیا ہوں۔"

کامنی ناگن تو وہیں بیٹھ گئی۔ یہ ایک نئی مصیبت آن پڑی تھی۔ اتنا وہ جان گئی کہ کوئی طلسمی بلا پیچھے لگی تھی اور موقع پا کر نسطور کا لاکٹ اڑا کر لے گئی ہے۔ نسطور کہہ رہا تھا۔

"کامنی! یہ ضرور سامری جادوگر کی کوئی بلا تھی۔ جو میرا لاکٹ لے گئی ہے اور مجھے اپنے جادو سے اتنا چھوٹا کر گئی ہے۔"

کامنی ناگن کہنے لگی۔

"نسطور! اب کیا کرنا چاہیے۔ تم ہی کچھ مشورہ دو۔ میری تو سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔"

نسطور باریک آواز میں بولا۔

"کامنی! سامری کی بلا میرا لاکٹ لے جا چکی ہے۔ اس کی تلاش میں

نکلے تو ہم اپنے دوستوں زکوٹا اور عمرو عیار کو بھی نہ پا سکیں گے۔ بہتر یہی ہے کہ تم کسی طرح یروشلم پہنچنے کی کوشش کرو تاکہ وہاں زکوٹا اور عمرو عیار سے ملیں اور ان کی مدد کے ساتھ اپنا لاکٹ سامری سے واپس لائیں۔ میں تو کچھ نہیں کر سکتا۔ میری طاقت لاکٹ کے ساتھ ہی جاتی رہی ہے اور اب تو میں چھوٹا سا ہو گیا ہوں۔"

کامئی ناگن بولی۔

"تم فکر نہ کرو نسطور۔ میں یروشلم جا کر زکوٹا اور عمرو عیار کا پتہ لگاؤں گی۔ وہ ضرور مجھے وہاں مل جائیں گے۔"

نسطور کہنے لگا۔ "مگر کامئی تم نہ غائب ہو سکتی ہو نہ اڑ سکتی ہو۔ غائب ہو کر تم سانپ بن سکتی ہو۔ سانپ بنو گی تو مجھے کہاں چھپاؤ گی؟ تمہارے لئے یروشلم پہنچنا مشکل ہو جائے گا۔"

کامئی ناگن غور کرنے لگی۔ نسطور ٹھیک کہہ رہا تھا۔ اگرچہ کامئی ناگن کے منہ میں تالو کی تھیلی کے ساتھ خلائی لڑکی شرمین کی دی ہوئی کرسٹل والی انگوٹھی موجود تھی مگر وہ خلائی لڑکی کی مدد اس وقت حاصل کرنا چاہتی تھی جب زندگی اور موت کا سوال پیدا ہو گیا ہو۔ اس وقت کامئی ناگن نے اپنی ایک خاص طاقت سے کام لینے کا فیصلہ کر لیا۔ کامئی ناگن نے چھوٹے سے نسطور کو اپنی جیب میں رکھ لیا اور پھر شیش ناگ کا ایک خاص منتر پڑھ کر پھونکا۔ بجلی سی چمکی اور فوراً ایک اژدہا ظاہر ہو گیا۔ اژدہا نے اپنی زبان میں کامئی ناگن کو سلام کیا اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اے سیتں ناگ دیوتا کی دیوی؟ کیا حکم ہے۔"

کامئی نے کہا۔ "مجھے یروشلم شہر پہنچا دو۔"

اژدہا بولا۔ "دیوی! میرے پھیلے ہوئے پھن کے اوپر بیٹھ جاؤ۔ میں تمہیں تمہاری منزل پر پہنچا دوں گا۔"

یہ اژدہا ہوائی جہاز جتنا بڑا تھا۔ اس کا پھن بھی کافی بڑا تھا۔ کامئی ناگن عورت کے روپ میں ہی اژدہا کے پھن پر بیٹھ گئی۔ نسطور اس کی جیب میں تھا۔ اژدہا نے کہا۔

"دیوی! میں غائب ہو کر پرواز کروں گا۔"

اس کے ساتھ ہی اژدہا غائب ہوا اور فضا میں بلند ہو کر یروشلم کی طرف اڑنے لگا۔ نسطور سمجھ گیا تھا کہ کامئی ناگن نے اپنی مدد کے لئے اژدہا کو بلایا ہے اور وہ اس پر سوار ہو کر یروشلم کی طرف جا رہے ہیں۔ اژدہا نے انہیں یروشلم پہنچا دیا۔ اس وقت دن کی روشنی پھیل رہی تھی جب اژدہا نے کامئی کو شہر سے باہر ایک جگہ کھجوروں کے جھنڈ میں اتار دیا۔ کامئی ناگن نے اژدہا کا شکریہ ادا کیا۔ اژدہا سلام کر کے غائب ہو گیا۔

کامئی ناگن نے نسطور کو جیب سے نکالا اور اسے اپنی ہتھیلی پر بیٹھا کر کہا۔

"نسطور! میرے خاص منتر کے اژدہا نے آ کر ہمیں یروشلم پہنچا دیا ہے۔ میں سب سے پہلے سرائے میں جا کر معلوم کرتی ہوں کہ زکوٹا اور عمرو عیار وہاں پر ہیں کہ نہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور بولا۔ ”شہر کی ساری سرائیں دیکھنا۔ خدا کرے کہ ہمارے دوست ہمیں مل جائیں۔“

کامئی ناگن نے نسطور کو بڑے آرام سے اپنی جیب میں رکھ لیا اور شہر میں داخل ہو گئی۔ اس نے شہر کی ایک ایک سرائے دیکھ ڈالی مگر زکوٹا اور عمرو عیار اور یاماگ سانپ اسے کہیں نہ ملے۔ وہ ایک باغ کی دیوار کے پیچھے آ کر بیٹھ گئی۔ جیب سے نسطور کو نکال کر اپنی ہتھیلی پر رکھا اور کہا۔

”نسطور بھائی! میں نے شہر میں ہر جگہ دیکھ لیا ہے عمرو عیار، زکوٹا اور یاماگ سانپ کا کچھ پتہ نہیں چل رہا۔ ان کے اس شہر میں نہ ہونے کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ مجھے اس شہر سے کسی جگہ بھی یاماگ سانپ کی بو نہیں آئی۔ اگر وہ یہاں ہوتا تو مجھے اس کی بو ضرور آ جاتی۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ شہر چھوڑ کر جا چکے ہیں۔“

نسطور بھی سوچ میں پڑ گیا کہ اب کیا کیا جائے۔ آخر کہنے لگا۔

”کامئی بہن! میرا خیال ہے کہ ہم کچھ دن اس شہر میں ٹھہر جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے یاماگ کی بو آنے لگے۔ ہو سکتا ہے زکوٹا اور عمرو عیار بھی ہمیں مل جائیں۔ تمہارا کیا خیال ہے؟“

کامئی ناگن نے کہا۔

”میرا تو خیال ہے کہ ہم واپس بابل شہر کی طرف چلتے ہیں اور تمہارا سلیمانی لاکٹ تلاش کرتے ہیں تاکہ تمہاری طاقت واپس آ جائے اور تم پھر سے بڑے ہو کر میرے ساتھ سفر کر سکو۔“

نسطور بولا۔ ”کامئی! اس دفعہ کسی بہت زبردست جادوگر نے حملہ کر کے لاکٹ اڑایا ہے۔ مجھے خطرہ ہے کہ اگر میں اس حالت میں گیا کہ جب میرے پاس میری طاقت بھی نہیں ہے اور تم بھی غائب نہیں ہو سکتیں تو خطرہ ہے کہ ہم کسی بڑی مصیبت میں نہ پھنس جائیں۔ بہتر یہی ہے کہ ہم عمرو اور زکوٹا کو تلاش کرتے ہیں۔ پھر ان کی طاقت کی مدد سے سلیمانی لاکٹ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بابل کی طلسمی چمگادڑ تمہیں بھی میرے جتنا چھوٹا کر دے۔ پھر تو ہم بالکل ہی مجبور اور بے بس ہو جائیں گے۔ اس طرح کم از کم تم تو میری مدد کر سکتی ہو۔“

کامئی ناگن خاموش ہو گئی۔ نسطور ٹھیک کہہ رہا تھا۔ کیونکہ جس کسی جادوگر نے نسطور کا سلیمانی لاکٹ اڑایا تھا وہ بڑی زبردست طلسمی طاقت رکھتا تھا۔ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ نسطور کو کسی جادوگر نے اپنے طلسم سے انگوٹھے جتنا چھوٹا کر دیا ہو۔ کامئی کہنے لگی۔

”جیسے تمہاری مرضی! پھر میں اسی باغ میں کسی جگہ ٹھکانہ بنا لیتی ہوں اور دن میں دو تین مرتبہ شہر کا چکر لگایا کروں گی۔“

نسطور نے کہا۔ ”بالکل ٹھیک ہے۔“

کامئی ناگن نے نسطور کو جیب میں رکھا اور باغ میں چل پھر کر اپنے رہنے کے لئے کوئی ٹھکانہ تلاش کرنے لگی۔ اسے باغ میں ایک پرانا کھنڈر دکھائی دیا۔ وہ اس میں آ کر بیٹھ گئی۔ اچانک اسے خیال آیا کہ وہ خلائی لڑکی شرمین کو بلا کر یہ کیوں نہیں پوچھ لیتی کہ زکوٹا، عمرو عیار اور یاماگ سانپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہاں ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ کامنی اور نسطور کی تلاش میں کسی خلائی سیارے میں پہنچ گئے ہوں۔ اس نے نسطور کو جیب سے نکال کر اس سے بھی مشورہ کیا۔ نسطور بولا۔

"یہ تم نے بالکل ٹھیک سوچا ہے کامنی! خلائی لڑکی شرمین کو بلاؤ ہو سکتا ہے وہ مجھے بھی بڑا کر دے۔"

کامنی ناگن نے نسطور کو ایک طرف گھاس پر بٹھا دیا۔ اپنے منہ کی تھیلی سے خلائی لڑکی شرمین کی کرسٹل والی انگوٹھی نکالی۔ اسے اپنی قمیض پر زور سے رگڑا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے سامنے خلائی لڑکی شرمین کی تصویر آ گئی۔ شرمین نے پوچھا۔

"کامنی! خیریت تو ہے۔ مجھے کس لئے یاد کیا؟ نسطور کہاں ہے؟"

کامنی نے ایک طرف اشارہ کر کے کہا۔

"یہ دیکھ لو۔ وہ گھاس پر بیٹھا ہے۔"

شرمین نے نسطور کو دیکھا تو حیرت سے بولی۔

"اسے کیا ہو گیا ہے یہ تو بالکل چھوٹا سا ہو گیا ہے۔"

نسطور نے باریک آواز میں شرمین کو ساری کہانی سنا ڈالی۔ کامنی نے شرمین سے درخواست کی کہ ایک تو کسی طرح نسطور کو بڑا کر دے اور دوسرے یہ بتائے کہ زکوٹا' عمرو عیار اور یاماگ سانپ کہاں ملیں گے۔ شرمین کہنے لگی۔

"کامنی! اگر تم کہو تو میں تمہیں یہاں سے اٹھا کر دنیا کے کسی بھی ملک

میں پہنچا سکتی ہوں۔ تمہارے دشمن کو خلائی شعاعوں سے ہلاک کر سکتی ہوں۔ مگر نسطور کو بڑا کرنا اور اس کا لاکٹ جادوگر سے واپس لانا ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تمہارے زمینی سیارے کا طلسم ہے اور تمہارے سیارے کے طلسم پر ہماری خلائی سائنس کوئی اثر نہیں کر سکتی۔ میں زکوٹا اور عمرو عیار کا بھی پتہ نہیں چلا سکتی۔ کیونکہ اس وقت ہمارے خلاء میں چار سیارے پھٹ گئے ہیں جن کی تابکاری نے ہمارے سارے خلائی راڈار جام کر دیئے ہیں ہم اپنے کمپیوٹر پر زکوٹا عمرو اور یاماگ کو نہیں دیکھ سکتے۔ اگر تم کہو تو میں تم دونوں کو واپس اپنے سیارے پر لئے چلتی ہوں۔"

نسطور نے باریک آواز میں کہا۔

"تمہارے سیارے پر جانے کا کوئی فائدہ نہیں شرمین! تمہارا شکریہ کہ تم نے یہاں آنے کی تکلیف گوارا کی۔ میں جانتا ہوں تم مجبور ہو۔ ہم خود اپنے دوستوں کو تلاش کر لیں گے۔"

شرمین نے خدا حافظ کہا اور اس کی شکل غائب ہو گئی۔ کامنی ناگن نے شرمین کی خلائی انگوٹھی اپنے منہ میں رکھ لی اور نسطور سے کہا۔

"نسطور بھائی! میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ شرمین ہمیں موت کے منہ سے بچا سکتی ہے مگر ہماری زمین کے طلسمی جال سے ہمیں نکالنا اس کے بس میں نہیں ہے۔"

نسطور کہنے لگا۔ "کوئی بات نہیں کامنی بہن! ہم اپنے اوپر پڑی ہوئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مصیبت کا مقابلہ خود کریں گے۔ ہم ابھی اسی یروشلم شہر میں ہی رہتے ہیں اگر دو چار دن تک زکوٹا' عمرو عیار اور یاماگ سانپ کی کوئی خبر نہ ملی تو پھر اللہ کا نام لے کر ان کی تلاش میں آگے روانہ ہو جائیں گے۔ یہ کھنڈر محفوظ جگہ ہے ہم اسی جگہ رہیں گے۔"

کامنی ناگن نے کھنڈر میں اپنی جگہ بنا لی تھی۔ وہ دن میں دوبار شہر یروشلم کا چکر لگاتی۔ سراؤں میں جا کر زکوٹا' عمرو اور یاماگ سانپ کو تلاش کرتی۔ یاماگ کی خوشبو فضا میں سونگھنے کی کوشش کرتی اور پھر اپنے کھنڈر میں واپس آ جاتی۔ نسطور اس کی جیب میں ہی ہوتا تھا۔ یروشلم میں ان دنوں بابل کے بادشاہ بخت نصر کی حکومت تھی۔ بادشاہ کا محل بابل میں تھا۔ یروشلم میں اس کا گورنر حکومت کرتا تھا۔ یہ گورنر یروشلم کی رعایا پر بڑے ظلم و ستم ڈھاتا تھا۔

ایک روز کامنی ناگن زکوٹا اور عمرو عیار کی تلاش میں اپنے کھنڈر سے نکلنے لگی تو نسطور نے کہا۔

"کامنی بہن! مجھے تمہاری جیب میں بڑی گرمی لگتی ہے ایسا کرو کہ تم اکیلی ہی آج چلی جاؤ اور مجھے کھنڈر میں ہی رہنے دو۔ یہاں ٹھنڈی جگہ ہے آرام سے پڑا رہوں گا۔"

کامنی ناگن نے کہا۔

"اچھا تو پھر کھنڈر سے باہر ہرگز مت نکلنا۔ تم چھوٹے سے ہو۔ کہیں کوئی بلی یا آسمان پر اڑتی ہوئی چیل نہ تمہیں اٹھا کر لے جائے۔"

نسطور بولا۔ "تم فکر نہ کرو۔ میں کھنڈر میں ہی رہوں گا۔"

کامنی ناگن زکوٹا اور عمرو کی تلاش میں شہر کی طرف چل دی۔

نسطور کھنڈر میں ایک اینٹ کے پیچھے چھوٹے سے چوہے کی طرح بیٹھا رہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ قدرت کے کام بھی عجیب ہیں۔ کہاں میں اتنا طاقتور کوہ قاف کا جن تھا اور کہاں آج چوہے جتنا چھوٹا ہو گیا ہوں۔ کوئی بلی بھی مجھے اٹھا کر ہڑپ کر سکتی ہے۔ نسطور بیٹھے بیٹھے تنگ آ گیا۔ اس نے سوچا ذرا باہر نکل کر کھلی ہوا میں سیر کرنی چاہیے۔ یہاں اسے کون دیکھتا ہے۔ وہ کھنڈر سے باہر نکل آیا۔ وہ اتنا چھوٹا تھا کہ کھنڈر کے باہر جو پتھر پڑے تھے ان پر سے لڑھکتا ہوا نیچے گر پڑا۔ جلدی سے اٹھا۔ اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے کپڑے جھاڑے اور کھلی جگہ پر آ کر ٹہلنے لگا۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ وہ سوکھی گھاس میں چل رہا تھا۔ یہ گھاس اسے درختوں کی طرح اونچی لگ رہی تھی۔ اچانک فضا میں اسے کسی پرندے کی چیخ کی آواز سنائی دی۔ نسطور نے سر اٹھا کر دیکھا۔ اتنی دیر میں ایک چیل اس پر جھپٹی اور اسے اپنے پنجوں میں اٹھا کر لے گئی۔ نسطور نے بڑی کوشش کی مگر وہ چیل کے پنجوں سے نہ نکل سکا۔ چیل نسطور کو لے کر آسمان پر ایک طرف اڑنے لگی۔

○☆○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خطرناک پجاری

چیل نے نسطور کو پنجوں میں دبوچا ہوا تھا۔

وہ بڑی تیز رفتاری سے اپنے گھونسلے کی طرف اڑی جا رہی تھی تاکہ نسطور کو وہاں جاکر خود بھی کھائے اور اپنے بچوں کو بھی کھلائے۔ نسطور گھبرا گیا۔ سمجھ گیا کہ اب جان بچانی مشکل ہے۔ مگر نسطور نے ہمت کبھی نہیں ہاری تھی۔ آخر وہ جن تھا۔ اگرچہ چڑیا جتنا چھوٹا ہو گیا ہوا تھا اور اس کی پوری طاقت بھی اس کے پاس نہیں تھی۔ پھر بھی انسان جب مصیبت کا مقابلہ کرنے کے لئے خدا پر بھروسہ کر کے ہمت کرتا ہے تو اس کے اندر بڑی طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور خدا بھی اس کی مدد کرتا ہے۔

نسطور نے دیکھا کہ چیل کے نوکیلے پنجے اس کے چھوٹے سے جسم کے گرد لپٹے ہوئے تھے۔ نسطور نے نیچے دیکھا۔ اس وقت چیل ایک دریا کے اوپر سے گزر رہی تھی۔ نسطور نے خدا کو مدد کے لئے پکارنے کے بعد اپنے جسم کی ساری طاقت کو اکٹھا کر کے اپنے جسم کو زور سے ایک جھٹکا

دیا۔ وہ چیل کے پنجوں سے نکل گیا۔ وہ نیچے گر رہا تھا۔ چیل نے جب دیکھا کہ شکار اس کے پنجوں سے نکل گیا ہے تو وہ نیچے کو جھپٹی مگر نسطور اس وقت تک دریا میں گر چکا تھا۔ دریا میں گرتے ہی وہ پانی کی لہروں کے اندر ڈوب گیا۔ اس نے سانس روک لیا اور پانی کے اندر ہی اندر آگے بڑھنے لگا۔ جن ہونے کی وجہ سے وہ جتنی دیر چاہے پانی کے اندر ٹھہر سکتا تھا۔ وہ جتنی دیر چاہے سانس کو روکے رکھ سکتا تھا۔

دریا کے اندر ہی اندر وہ بہاؤ کے رخ کافی آگے نکل گیا۔ تب اس نے مینڈک کی طرح اپنے بازوؤں اور ٹانگوں کو حرکت دی اور دریا کی سطح پر آ گیا۔ اس نے آسمان کی طرف دیکھا۔ اس کی دشمن چیل غائب ہو چکی تھی۔ نسطور کی اب یہ کوشش تھی کہ کسی طرح دریا کے کنارے پر پہنچ کر واپس اپنے کھنڈر میں جائے۔ کیونکہ کامنی ناگن جب شہر سے واپس آ کر دیکھے گی کہ نسطور بھی گم ہو گیا ہے تو اسے سخت پریشانی ہو گی۔ مگر دریا کا بہاؤ بڑا تیز تھا۔ دریا کی تیز لہریں چھوٹے سے نسطور کو آگے ہی آگے بہائے لئے جا رہی تھیں۔ دریا کے کنارے پہنچنا نسطور کے اختیار میں نہیں رہا تھا۔ دریا کی لہریں اسے بہائے لئے جا رہی تھیں دریا ایک جگہ پہنچ کر بائیں جانب مڑ گیا۔ نسطور نے دیکھا کہ دریا کے دونوں کناروں پر ریت کے اونچے اونچے ٹیلے ہی ٹیلے تھے۔ کہیں کہیں کوئی کھجور کا درخت نظر آ جاتا تھا۔ یہ وہ جانتا تھا کہ وہ یروشلم شہر سے دریا میں گرا ہے مگر دریا اسے کہاں لے جائے گا اس کا نسطور کو کچھ پتہ نہیں تھا۔ یہ دریا کافی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آگے جا کر ایک اور بڑے دریا سے مل جاتا تھا۔ نسطور نے کئی بار کنار
کی طرف تیرنے کی کوشش کی مگر دریا کی لہریں بڑی تیز تھیں۔ دوسرے
انگوٹھے جتنا چھوٹا تھا وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ دریا اسے ایک ادموئی چڑیا کی
طرح آگے ہی آگے لئے جا رہا تھا۔

جب وہ دریا میں بہتا ہوا کافی دور نکل گیا تو اسے ایک شہر کے مینا
مکان اور درختوں کے جھنڈ نظر آنے لگے۔ وہ سمجھ گیا کہ کوئی شہر آ
ہے۔ دریا میں اسے کشتیاں بھی تیرتی نظر آنے لگیں۔ کشتیوں میں مسا
بیٹھے تھے۔ کچھ دریا کی سیر کر رہے تھے۔ کچھ دریا پار کر رہے تھے۔ مسافرو
سے بھری ہوئی ایک بڑی کشتی نسطور کے قریب سے گزری تو اس
ہمت کر کے کشتی کے پیچھے لٹکتی ہوئی رسی کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا۔ کش
اسے اپنے ساتھ کنارے کی طرف لئے جا رہی تھی۔ کشتی جب کنارے
لگی تو نسطور چپکے سے دریا کنارے کیچڑ اور جھاڑیوں میں سے گزر
کنارے پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے خدا کا شکر ادا کیا کہ دریا کی مصیبت
اسے نجات ملی۔ مسافر کشتی سے اتر رہے تھے۔ ان کے بھاری پاؤں
نسطور کے قریب پڑ رہے تھے۔ وہ گھاس کی جھاڑیوں میں کبھی ادھر ہٹ
جاتا کبھی دوسری طرف ہٹ جاتا۔ اگرچہ وہ خدا کی مرضی کے بغیر مر نہیں
سکتا تھا مگر اسے خطرہ تھا کہ وہ کسی مسافر کے پاؤں کے نیچے آ گیا تو کچلا
ضرور جائے گا۔ جب سارے مسافر چلے گئے تو نسطور گھاس میں سے باہر
نکلا سامنے اسے ایک کھجوروں کا باغ نظر آیا جہاں کچھ لوگ بیٹھے آرام کر

رہے تھے۔ ان کے لباس عرب لوگوں ایسے تھے۔ یہ ظہور اسلام سے پہلے کا
زمانہ تھا اور یہ یہودی اور عرب کے بت پرست لوگ تھے۔ نسطور ایک
درخت کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔
وہ ہر حالت میں یروشلم شہر کے کھنڈر میں واپس جانا چاہتا تھا جہاں
کامنی ناگن اس کے لئے پریشان ہو رہی ہو گی۔ مگر یروشلم شہر بہت پیچھے رہ
گیا تھا۔ چھوٹے سائز کے نسطور کے لئے اتنی دور واپس جانا ناممکن تھا۔
دریا کے کنارے اور باغ کے درمیان ایک چھوٹی سی کچی سڑک تھی۔
نسطور کے لئے یہ سڑک کافی چوڑی تھی۔ وہ درخت کی اوٹ میں چھپا
سوچ رہا تھا کہ سڑک کس طرح پار کرے اور باغ میں پہنچ جائے۔ سڑک پر
سے لوگ بھی گزر رہے تھے اور گھڑ سوار بھی گزر رہے تھے۔ ان کے نیچے
آ کر کچلے جانے کا خطرہ تھا۔ اتنے میں ایک رتھ آ کر وہاں رکا۔ رتھ کے
آگے دو گھوڑے جتے ہوئے تھے۔ نسطور جلدی سے رتھ کے پہیے پر چڑھ
گیا۔ وہاں سے اوپر جا کر اس نے رتھ کے اندر ایک ٹوکرے میں چھلانگ
لگا دی۔ ٹوکرا انگوروں کے گچھوں سے بھرا ہوا تھا۔ نسطور انگور کے ایک
گچھے میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ اس کا خیال تھا کہ کم از کم یہاں سے تو کسی
طرح باہر نکلے۔ آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ رتھ بان اپنی زبان میں
آوازیں دے کر کسی کو باغ میں سے بلا رہا تھا۔ باغ میں سے ایک آدمی
آیا۔ اس نے انگوروں سے بھرا ہوا ایک اور ٹوکرا اٹھا رکھا تھا۔ آتے ہی
اس نے دوسرا ٹوکرا بھی رتھ میں رکھا اور رتھ تیزی سے سڑک پر روانہ ہو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گیا۔

نسطور انگوروں کے گچھے میں چھپ کر بیٹھا ہوا تھا۔ رتھ سڑک پر اچھل اچھل کر جا رہا تھا۔ انگوروں کا رنگ سبز تھا اور وہ نسطور کو آموں کی طرح بڑے بڑے لگ رہے تھے کیونکہ وہ خود بڑا چھوٹا تھا۔ اس رتھ میں جو خاص انگور لدے ہوئے تھے وہ شاہی محل میں شہر کے گورنر کے لئے لے جائے جا رہے تھے۔ رتھ شہر کے دروازے میں سے گزر کر شاہی محل میں داخل ہو گیا۔ نسطور کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں آ گیا ہے۔ شاہی محل کے پیچھے ایک جگہ پہنچ کر رتھ رک گیا۔ شاہی محل کے ملازموں نے اسی وقت انگوروں کے ٹوکرے اٹھائے اور شاہی باورچی خانے میں لے جا کر رکھ دیئے۔ وہ دوپہر کے کھانے کا وقت تھا۔ شاہی محل میں گورنر کے لئے کھانا لگ کر جا رہا تھا۔ شاہی ملازموں نے فوراً انگوروں کے گچھے نکال کر ایک بڑے تھال میں سجا دیئے۔

نسطور جس گچھے میں چھپا ہوا تھا وہ سب سے نیچے تھا۔ وہ باہر بھی نہ نکل سکا اور انگور سے سجا ہوا تھال ایک کنیز نے سر پر اٹھایا اور محل کے اس بڑے کمرے میں آ گئی جہاں شہر کا گورنر لمبی میز کے سامنے درباریوں کے درمیان بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔ کنیز نے تھال گورنر کے سامنے رکھ دیا۔ گورنر نے انگوروں کو دیکھا تو خوش ہو کر کہا۔

"ہمارے شاہی باغ کے انگوروں کا کہیں کوئی مقابلہ نہیں ہے۔"

گورنر نے انگور کا ایک گچھا اٹھایا تو دوسرے درباری بھی تھال میں سے انگور اٹھانے لگے۔ نسطور کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ شاہی محل میں آ گیا ہوا ہے۔ جس گچھے میں وہ چھپا ہوا تھا وہ گچھا ایک درباری نے اٹھایا تو چھوٹا سا نسطور گچھے میں سے نیچے اس کی جھولی میں گر پڑا۔ ایک انگوٹھے جتنے سائز کے انسان کو اپنی جھولی میں ادھر ادھر دوڑتے دیکھ کر درباری کی چیخ نکل گئی۔ اس نے جھولی کو جھاڑا تو نسطور اچھل کر میز پر آ گیا۔ سب درباری پھٹی پھٹی آنکھوں سے چھوٹے سے انسان کو ادھر ادھر دوڑتے دیکھنے لگے۔ گورنر بھی حیرت زدہ تھا۔ اس نے کہا۔

"اتنا چھوٹا انسان ہم نے آج تک نہیں دیکھا۔ یہ قدرت کا عجیب کرشمہ لگتا ہے۔"

گورنر نے ہاتھ آگے کر کے نسطور کو اپنی ہتھیلی پر اٹھا لیا اور چہرہ اس کے قریب لا کر پوچھا۔ "تم کون ہو؟ تم اتنے چھوٹے کیسے ہو گئے؟"

نسطور کو حوصلہ ہوا کہ وہ کسی بادشاہ کے پاس آ گیا ہے۔ یہاں کم از کم وہ محفوظ ضرور رہے گا۔ اس نے اونچی آواز میں کہا۔

"بادشاہ سلامت! میرا نام نسطور ہے۔ میں کوہ قاف کا جن ہوں۔ مجھے ایک جادوگر نے اپنے طلسم سے اتنا چھوٹا بنا دیا ہے۔"

نسطور بھولا بھالا جن تھا۔ اس نے دل کی بات صاف صاف بیان کر دی تھی۔ اس کو احساس کرنا چاہیے تھا کہ ہو سکتا ہے اس جگہ ایسے لوگ بھی بیٹھے ہوں جو اسے نقصان پہنچا سکتے ہوں۔ انسان کو مجلس میں کسی محفل میں بات کرتے ہوئے سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہیے۔ ہر کسی کے آگے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اپنے دل کا راز نہیں کھولنا چاہیے۔ مگر نسطور جن بھولا بھالا جن تھ
گورنر نے جب یہ سنا تو درباریوں سے کہنے لگا۔

''ہمیں یہ ایک بڑی دلچسپ چیز مل گئی ہے۔ ہم اسے سونے ک
پنجرے میں بند کر کے اپنے محل میں رکھیں گے اور جب بادشاہ بخت ن
یہاں تشریف لائیں گے تو ان کی خدمت میں پیش کریں گے۔ بادشاہ ا
تحفے سے بڑے خوش ہوں گے۔''

اب نسطور کو محسوس ہوا کہ وہ زبان سے بات نکال کر پھنس
ہے۔ مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ اس وقت نسطور کو پکڑ کر ایک مرت
میں بند کر دیا گیا۔ شام تک اس کے لئے سونے کا چھوٹا سا پنجرہ تیار ہو
جس میں نسطور کو بند کر کے گورنر کے کمرے میں لٹکا دیا گیا۔ گورنر
بیوی اور بچے اسے دیکھ کر بڑے خوش ہوئے۔ وہ نسطور سے باتیں کر
نسطور ایک آدھ لفظ بول کر چپ ہو جاتا۔ وہ یہی سوچتا کہ اس مصیب
سے کیسے چھٹکارا ہو گا۔

یہ خبر شاہی مندر کے بڑے پجاری تک بھی پہنچ گئی کہ شاہی محل
ایک ایسا انسان پنجرے میں بند ہے جس کو کسی نے طلسم سے چڑیا کے
جتنا چھوٹا کر دیا ہے۔ اس کے دماغ میں فوراً ایک منصوبہ آ گیا۔ اس
گورنر سے بالکل نہ کہا کہ وہ چھوٹے آدمی کو دیکھنا چاہتا ہے۔ اپنے دل
بات اس نے دل کے اندر ہی رکھی۔ اس کی ایک خاص پجارن تھی۔
پجارن کو پجاری ہر بات بتا دیا کرتا تھا اور اس سے مشورے بھی لیتا ت

اس نے پجارن کو اپنے مندر والے کمرے میں بلایا اور ساری بات بیان
کی۔ پجارن نے کہا۔

''میں نے بھی سنا ہے کہ حاکم شہر کے شاہی محل میں ایک ایسا آدمی
پنجرے میں بند کر کے رکھا گیا ہے جو چڑیا جتنا چھوٹا ہے اور باتیں بھی کرتا
ہے۔''

پجاری نے آنکھیں سکیڑ کر کہا۔

''کالاشی'' یہ پجارن کا نام تھا۔ ''دیوتا ہم پر مہربان ہو گئے ہیں۔ اس
چھوٹے آدمی سے ہم ایک ایسا کام لے سکتے ہیں کہ اس کے بعد تم میری
ملکہ ہو گی اور میں بابل کا بادشاہ ہوں گا۔''

کالاشی پجارن اپنے پجاری کا منہ تکنے لگی، پھر بولی۔

''یہ کیسے ممکن ہے میرے آقا؟''

پجاری اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔

''یہ میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا۔ اس وقت ہمیں کوئی ترکیب ڈھونڈنی
ہے کہ جس پر عمل کر کے ہم اس چھوٹے انسان کو شاہی محل کے پنجرے
سے چرا کر اپنے پاس لے آئیں۔''

کلاش پجارن سوچ میں پڑ گئی، کہنے لگی۔

''سونے کا پنجرہ حاکم کے شاہی کمرے میں لٹکا ہوا ہے۔ وہاں سے
چھوٹے انسان کو نکال کر لانا بڑا مشکل کام ہے۔ وہاں پہرہ لگا ہوتا ہے۔
کیونکہ حاکم شہر اس چھوٹے انسان کو شاہ بابل کی خدمت میں پیش کر کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتا ہے۔"

پجاری مکاری سے مسکرایا۔

"کلاشی! یہ کام تم کرو گی۔ میرے ذہن میں ایک ترکیب آ گئی ہے۔"

پجارن کا تو رنگ اڑ گیا۔ کیونکہ اس شہر کا گورنر بڑا سنگدل اور ظا
تھا اور جرم کرنے والوں کی کھال کھنچوا دیتا تھا۔ وہ کہنے لگی۔

"پجاری جی! کیا مجھے مروا دینا چاہتے ہیں؟"

پجاری بولا۔

"تم آگے چل کر ہماری ملکہ بننے والی ہو۔ ہم تمہیں کیسے مروا سکتے ہیں۔"

پجارن نے کہا۔

"تو پھر میں سونے کے پنجرے میں سے اس انسان کو کیسے نکال کر لاؤں گی۔"

پجاری نے کہا۔

"وہ انسان نہیں ہے بلکہ کوہ قاف کا ایک جن ہے جس پر کسی نے طلسم کر کے اسے چھوٹا سا بنا دیا ہے۔ اس کا نام نسطور ہے۔ میں تمہیں اسے چرانے کی ترکیب بتاؤں گا۔ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور نسطور جن ہمارے پاس آ جائے گا۔"

پجاری نے ساری معلومات حاصل کیں کہ نسطور کے پنجرے پر کس وقت پہرہ ہوتا ہے اور کتنے سپاہی پہرہ دیتے ہیں۔ اسے معلوم ہوا کہ آدھی

رات کے بعد صرف ایک سپاہی پنجرے کے پاس پہرہ دیتا ہے۔ پجاری نے کلاشی پجارن کو آدھی رات کے وقت چاندی کا ایک گلاس دیا جس میں انگوروں کا شربت تھا۔ اس نے پجارن سے کہا۔

"تمہارا کام یہ ہے کہ یہ شربت کسی طرح پہرے دار سپاہی کو جا کر پلا دو۔ اس شربت میں میں نے ایک خاص طلسمی سفوف ملا دیا ہے جس کے اثر سے سپاہی پانچ سال کے لئے بے ہوش ہو جائے گا۔ جب سپاہی بے ہوش ہو جائے تو تم پنجرے میں سے نسطور جن کو نکال کر لے آنا۔ اگر وہ شور مچانے لگے تو اسے کہنا فکر نہ کرو۔ میں تمہیں آزاد کرانے کے لئے لے جا رہی ہوں اور تمہیں اپنے طلسم سے بڑا بھی کر دوں گی۔ اب جاؤ۔"

پجارن کلاشی کو بھی لالچ تھا کہ اگر پجاری بادشاہ بن گیا تو وہ اس کی ملکہ بن جائے گی۔ وہ شربت کا گلاس لے کر شاہی محل کی طرف چل پڑی۔ وہ تمام خفیہ راستے جانتی تھی۔ جب وہ گورنر کے خاص کمرے میں پہنچی تو دیکھا کہ چھت سے پنجرہ لٹک رہا ہے اور اس میں ایک چھوٹا سا انسان سر جھکائے خاموش بیٹھا ہے۔ ایک سپاہی پنجرے کے نیچے کھڑا پہرہ دے رہا ہے۔ سپاہی پجارن کو جانتا تھا۔ اس نے پجارن کو دیکھا تو بولا۔

"کلاشی تم اس وقت رات گئے کیسے آئی ہو؟"

پجارن نے شربت کا گلاس آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"بھائی میں نے انگوروں کا خاص شربت آج تیار کیا تھا۔ سوچا تھا تمہیں بھی ایک گلاس دے دوں لو پیو۔ میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سپاہی کو پجارن پر کسی قسم کا شک و شبہ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ اس نے گلاس لیا اور سارا شربت پی گیا۔ شربت پیتے ہی سپاہی کو چکر آیا اور وہ فرش پر دھڑام سے گر پڑا۔ پجارن جلدی سے ایک کرسی پر چڑھی۔ پنجرے کو کھولا اور ہاتھ اندر ڈالا۔ نسطور یہ سارا تماشہ دیکھ رہا تھا۔ وہ پیچھے ہٹ گیا اور باریک آواز میں چیخ کر بولا۔

"کون ہو تم؟"

کالاشی پجارن نے کہا۔

"نسطور میں تمہاری مدد کرنے آئی ہوں۔ میں تمہیں پنجرے کی قید سے نجات دلانا چاہتی ہوں۔ میرے ساتھ چلو۔ میرے گورو پجاری کے پاس ایک ایسا طلسم ہے جس کا منتر پھونکنے سے تم پھر سے بڑے بن جاؤ گے۔"

نسطور بڑا خوش ہوا۔ بھولے بھالے جن نے یہ نہ سوچا کہ آخر اس پجارن کو اس سے اتنی ہمدردی کیوں ہو رہی ہے۔ فوراً پجارن کے ساتھ جانے پر تیار ہو گیا۔ پجارن نے نسطور کو پنجرے سے نکال کر اپنی قمیض کے اندر چھپا لیا اور جدھر سے آئی تھی ادھر کو چل دی۔ وہ سیدھی شاہی مندر میں پجاری کے کمرے میں پہنچی جہاں پجاری بے چینی سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔ پجارن کو دیکھتے ہی وہ بولا۔

"لے آئی ہو نسطور کو؟"

پجارن نے کہا۔ "ہاں گورو جی! میں نے نسطور کو بتا دیا ہے کہ میرے گورو جی تمہیں اپنے جادو سے بڑا کر دیں گے اور پھر تم آزاد ہو

گے۔"

ساتھ ہی پجارن نے پجاری کو آنکھ سے اشارہ کر کے یہ ظاہر کر دیا کہ اس نے نسطور کو پھانسنے کے لئے ایسا کیا تھا۔ پجاری نے بھی آنکھ کا اشارہ کر کے اس کو شاباش دی۔ پجارن نے قمیض کے اندر ہاتھ ڈال کر چھوٹے سے نسطور کو باہر نکالا اور پجاری کے سامنے چوکی پر رکھ دیا۔ پجاری اسے دیکھ کر حیران بھی ہوا اور خوش بھی ہوا۔ کیونکہ اسے کسی ایسے ہی انسان کی ضرورت تھی جس کو طلسم کے ذریعے کسی جادوگر نے چھوٹا کر دیا ہو۔ اس کے پاس ایک ایسا آتشی عمل تھا کہ جو وہ کسی ایسے انسان پر ہی پڑھ سکتا تھا۔

پجاری نے نسطور کے سر پر اپنی انگلی رکھ کر اسے پیار کیا اور بولا۔

"نسطور! میں نے تمہارے بارے میں سب کچھ سن لیا ہے کہ تم کوہ قاف کے جن ہو اور تمہیں کسی ظالم جادوگر نے اپنے طلسم سے چھوٹا کر دیا ہے۔"

نسطور بولا۔ "ہاں گورو جی! وہ بڑا شیطان جادوگر تھا۔ میرا سلیمانی لاکٹ بھی اس نے چھین لیا جس میں میری طاقت تھی۔"

پجاری کے کان کھڑے ہو گئے۔ سلیمانی لاکٹ ایک ایسی چیز تھی کہ اس کے مل جانے سے پجاری بابل کا کیا ساری دنیا کا بادشاہ بن سکتا تھا۔ وہ دل میں بڑا خوش ہوا۔ کہنے لگا۔

"نسطور بھائی! تم بالکل فکر نہ کرو۔ میں تمہیں بڑا بھی کر دوں گا اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تمہارا سلیمانی لاکٹ بھی تمہیں واپس لا کر دوں گا۔ اب تم آرام کرو کل تم سے بات کروں گا۔"

پجاری نے نسطور کو ایک الماری میں بند کر دیا اور پجارن کو دوسرے کمرے میں لے جا کر بولا۔

"کالاشی! دیوتا ہم پر بے حد مہربان ہو گئے ہیں۔ اگر کسی طرح سلیمانی لاکٹ ہمارے ہاتھ آگیا تو پھر ہم ساری دنیا پر حکومت کر سکیں گے۔"

"یہ لاکٹ کیسے ملے گا؟" پجارن نے سوال کیا۔

پجاری بولا۔ "یہ کام خود نسطور سے لوں گا۔ تم فکر نہ کرو۔ کل تم سے ملاقات ہوگی۔ میں اب آتشی طلسم کا چلہ کرنے لگا ہوں تم جاؤ۔"

پجارن چلی گئی۔ پجاری نے ایک چراغ جلایا۔ اس کے سامنے آلتی پالتی مار کر بیٹھا اور آتشی طلسم کے منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔ دوسرے دن محل میں شور مچ گیا کہ سونے کے پنجرے میں سے نسطور غائب ہو گیا ہے۔ کوئی چور سپاہی کو بے ہوش کر کے نسطور کو نکال کر لے گیا ہے۔ گورنر نے شہر کے چاروں طرف سپاہی دوڑا دیئے اور شہر کی تلاشی کا حکم دے دیا۔ شہر کے مکانوں کی تلاشی شروع ہو گئی۔ مندر میں پجاری کی تلاشی کوئی نہیں لے سکتا تھا۔ کیونکہ پجاری گورنر کا خاص آدمی تھا اور اس پر بڑا بھروسہ اور اعتماد تھا۔ نسطور دو دن تک الماری میں بند رہا۔ اس دوران پجاری آتشی طلسم کا عمل کرتا رہا۔ جب عمل پورا ہو گیا تو رات کے وقت اس نے نسطور کو الماری سے باہر نکالا۔ نسطور نے باریک آواز میں

کہا۔

"گوروجی! آپ نے تو مجھے الماری میں قید ہی کر دیا تھا۔ اس سے تو پنجرے کی قید اچھی تھی۔ کم از کم ٹھنڈی ہوا تو آتی تھی۔"

پجاری نے کہا۔ "نسطور بھائی! یہ سب کچھ میں نے تمہاری بھلائی کے لئے ہی کیا تھا۔ تاکہ تم کو بڑا کر سکوں۔ میں ایک خاص عمل کر رہا تھا۔"

نسطور نے پوچھا۔ "کیا عمل مکمل ہو گیا ہے گوروجی؟"

"ہاں۔" پجاری نے کہا۔

"تو پھر مجھے جلدی سے بڑا کر دیں تاکہ میں شہر بابل میں جا کر مکار جادوگر کو تلاش کروں اور اس سے اپنا سلیمانی لاکٹ واپس لوں۔"

پجاری کہنے لگا۔ "گھبراؤ نہیں۔ میں خود تمہیں ساتھ لے کر اس مکار جادوگر کے پاس جاؤں گا۔ اور تمہارا لاکٹ تمہیں واپس لے کر دوں گا۔"

پجاری نے اپنے طلسمی عمل کے ذریعے معلوم کر لیا تھا کہ نسطور کا سلیمانی لاکٹ بابل شہر کے بڑے طاقتور جادوگر زواگو کے قبضے میں ہے۔ اس لاکٹ کی مدد سے وہ کوہ قاف کے سارے جن اپنے قبضے میں کرنا چاہتا ہے۔ پجاری اکیلا زواگو جادوگر کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ مگر وہ نسطور کے ذریعے اسے شکست دے سکتا تھا۔ اس نے نسطور سے کہا۔

"میں نے اپنے طلسمی عمل سے معلوم کر لیا ہے کہ تمہارا سلیمانی لاکٹ بابل شہر کے جادوگر زواگو کے پاس ہے۔ جس کے پاس ایک انسانی پتلا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھی ہے۔"

نسطور فوراً بولا۔ "ہاں ہاں گورو جی! میں ہوا میں اڑتا جا رہا تھا میری گردن سے ایک چمگادڑ چمٹی تھی۔ وہ چمگادڑ نہیں انسانی پتلا ہی ہو گا۔"

پجاری خوش ہو گیا۔ اس کا طلسم ٹھیک کام کر رہا تھا۔ اس نے کہا "ہاں وہ چمگادڑ نہیں بلکہ طلسمی پتلا ہی تھا۔ اب تم الماری میں آرام کرو کل رات میں تمہیں لے کر یہاں سے بابل شہر کی طرف روانہ ہو جاؤں گا۔ الماری سے باہر نہ نکلنا کیونکہ حاکم شہر نے تمہاری تلاش میں چاروں طرف اپنے آدمی دوڑا دیئے ہوئے ہیں جو جگہ جگہ تمہیں پکڑنے کے لئے تلاشیاں لے رہے ہیں؟"

نسطور نے کہا۔ "گورو جی! میں پاگل ہوں جو الماری سے باہر نکل کر دوبارا پنجرے میں قید ہوں گا آپ بالکل فکر نہ کریں، میں الماری میں ہی رہوں گا۔"

دوسری رات پجاری نے پجارن کو سب کچھ سمجھایا۔ اس نے شہر کے گورنر کو یہ بہانہ بنایا کہ وہ بابل شہر کے بڑے پجاری سے ضروری ملاقات کرنے بابل جا رہا ہے۔ گورنر نے اسے اجازت دے دی۔ پجاری نے آدھی رات کے وقت نسطور کو الماری میں سے نکال کر کہا۔

"نسطور بھائی! ہمارے سفر کا وقت آ گیا ہے۔ چلو ہم تمہارے لاکٹ کی تلاش میں بابل شہر جا رہے ہیں۔"

پجاری نے بڑی تیز رفتار سواری کا انتظام کر رکھا تھا۔ چھ سات گھوڑے اور سوار اس کے ساتھ تھے۔ یہ قافلہ یروشلم سے نکلا اور بابل شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ چھ دن کی مسافت یعنی سفر طے کرنے کے بعد پجاری بابل شہر پہنچ گیا۔ بابل شہر میں وہ سب سے بڑے مندر کے پجاری کے پاس جانے کی بجائے ایک سرائے میں اتر گیا۔ اس نے گھڑ سوار وہیں سے واپس کر دیئے تھے۔ وہ کسی کو اپنے آنے کی خبر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

نسطور کو پجاری نے اب اپنی جیب میں سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ دوسرے دن اس نے شہر سے باہر ریت کے ایک ٹیلے کے پاس بیٹھ کر سورج کی طرف منہ کر کے ایک خاص طلسمی عمل کیا۔ اس طلسمی عمل نے اسے زواگو جادوگر کے ٹھکانے کا پتہ بتا دیا۔ اس کی آنکھوں میں زواگو کی شکل اور اس نے جہاں لاکٹ چھپایا ہوا تھا اس کوٹھڑی کی بھی تصویر آ گئی۔ کوٹھڑی میں ایک صندوق میں سلیمانی لاکٹ بند تھا۔ اس صندوق کے اوپر طلسمی انسانی پتلا بھی پڑا تھا۔ اس میں اتنا زبردست طلسم تھا کہ کوئی انسان اسے ہاتھ نہیں لگا سکتا تھا ہاتھ لگاتے ہی وہ آدمی پٹاخے کی طرح پھٹ کر پرزے پرزے ہو سکتا تھا۔ یہ کام پجاری نے نسطور سے لینا تھا۔

○☆○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

طلسمی پتلا اور شیش ناگ

طلسمی عمل پڑھنے کے بعد پجاری نے نسطور کو اپنی ہتھیلی پر بٹھا کر اس کی آنکھوں پر اپنی انگلی لگائی اور کہا۔

"میں تمہیں جادوگر زواگو کی شکل دکھاتا ہوں۔ اس کوٹھڑی کی تصویر دکھاتا ہوں جہاں صندوق میں تمہارا سلیمانی لاکٹ بند ہے۔ صندوق کے اوپر پتلا پڑا ہے۔ یہ سب چیزیں غور سے دیکھو۔"

نسطور نے آنکھیں بند کیں تو اس کے سامنے جادوگر زواگو کی شکل آ گئی جس کی نوکیلی داڑھی تھی۔ آنکھیں بلی کی آنکھوں کی مانند تھیں۔ پھر اس نے ایک کوٹھڑی دیکھی جس کے صندوق کے اوپر چھوٹا سا کپڑے کا طلسمی پتلا پڑا تھا۔ پجاری نے پوچھا۔

"کیا تم نے وہ کچھ دیکھ لیا ہے جو میں نے تجھے دکھانا چاہا تھا۔"

نسطور نے کہا۔ "ہاں پجاری جی! میں نے جادوگر زواگو کی کوٹھڑی صندوق اور طلسمی پتلا بھی دیکھ لیا ہے۔"

اس کے ساتھ ہی پجاری نے ایک خاص منتر پڑھ کر نسطور پر پھونکا۔ اس منتر نے نسطور کی یادداشت غائب کر دی۔ وہ اپنا سارا ماضی بھول گیا۔ اس کے ذہن میں زکوٹا' عمرو عیار' یاماگ سانپ اور کامئی ناگن کسی کی بھی یاد کسی کا بھی چہرہ باقی نہ رہا۔ اس کو یہ بھی احساس نہ رہا کہ وہ اپنی یادداشت بھلا بیٹھا ہے۔ اس کو صرف یہی یاد رہا کہ وہ پجاری کا غلام ہے۔ اس کے قبضے میں ہے۔ اسے اپنا نام ضرور یاد رہا کہ میرا نام نسطور ہے مگر نسطور کون تھا۔ کہاں سے آیا تھا؟ کہاں جا رہا تھا؟ یہ کچھ بھی یاد نہ رہا۔ پجاری نے خاص طلسمی منتر پھونکنے کے بعد پوچھا۔

"تم کون ہو؟"

نسطور نے کہا۔ "میں نسطور ہوں گورو جی اور آپ کا غلام ہوں۔"

"تم کہاں سے آئے ہو؟"

"میں ہمیشہ سے آپ کے پاس ہی ہوں گورو جی۔"

"شاباش۔" پجاری نے خوش ہو کر کہا۔ "اب میں تمہیں جو کہوں تم وہی کرو گے۔"

نسطور بولا۔ "میں آپ کا غلام ہوں گورو جی! آپ جو کہیں گے میں وہی کروں گا۔ مجھے حکم کریں۔"

پجاری نے اب وہ منتر پڑھ کر نسطور پر پھونکا جو صرف کسی ایسے جن پر ہی اثر کر سکتا تھا جو طلسم کی وجہ سے چھوٹا ہو گیا ہو۔ اس جادو کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

فوراً اثر ہوا اور نسطور دوسروں کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ مگر پجاری اسے دیکھ رہا تھا۔ پجاری نے کہا۔

"نسطور! تم دوسروں کی نظروں سے غائب ہو مگر میں تمہیں دیکھ رہا ہوں۔ میں نے تم پر ایسا طلسم کر دیا ہے کہ اب تم پر کسی بڑے سے بڑے جادوگر کے طلسم کا بھی اثر نہیں ہو گا۔ جاؤ بے فکر ہو کر جادوگر زواگو کے گھر جاؤ اور اس کی کوٹھڑی میں سے سلیمانی لاکٹ نکال کر لے آؤ۔"

نسطور بولا۔ "جو حکم گورو جی!"

نسطور نے پجاری کی ہتھیلی پر سے نیچے چھلانگ لگائی مگر وہ ہوا میں لٹک گیا۔ پجاری نے کہا۔

"نسطور میرے غلام! میرے طلسم کی وجہ سے تم ہوا میں اڑ سکو گے۔ ہوا میں اڑتے ہوئے جاؤ اور لاکٹ لے کر سیدھا میرے پاس آ جاؤ میں اس جگہ پر تمہارا انتظار کروں گا۔"

نسطور ہوا میں لٹکا ہوا تھا۔ وہ بولا۔

"جو حکم گورو جی!"

اور وہ ہوا میں اڑنے لگا۔ نسطور کے ذہن میں سوائے پجاری کے حکم کے اور کچھ بھی نہیں تھا۔ اس وقت اگر زکوٹا جن، عمرو عیار یا کامنی ناگن میں سے کوئی اس کے سامنے آ جاتا تو وہ اسے بالکل نہ پہچانتا۔ نسطور کے ذہن میں ایک ہی خیال تھا۔ وہ خیال یہ تھا کہ اس کے آقا اس کے گورو پجاری جی نے اسے حکم دیا ہے کہ جادوگر زواگو کے مکان میں

سے سلیمانی لاکٹ نکال کر لاؤ۔ نسطور کو یہ بھی یاد نہیں تھا کہ یہ سلیمانی لاکٹ اس کا اپنا ہے۔

وہ ہوا میں اڑتا چلا جا رہا تھا کہ آسمان پر بادل چھا گئے اور بجلی چمکنے لگی۔ پجاری ریت کے ٹیلے کی اوٹ میں ہو کر بیٹھ گیا۔ وہ آنکھیں بند کئے ایک خاص طلسمی عمل کے ذریعے بند آنکھوں سے نسطور کو ہوا میں اڑتے دیکھ رہا تھا۔ وہ خوش تھا کہ اس کا منصوبہ کامیاب ہو رہا ہے۔ نسطور بادلوں کی گرج بجلی کی چمک اور ہلکی بارش میں جادوگر کے مکان کی طرف اڑتا جا رہا تھا۔ جب جادوگر کا مکان آیا تو وہ مکان کی چھت پر اتر گیا۔ وہاں سے نیچے دالان میں آ گیا۔ وہاں کوٹھڑی پر تالا لگا تھا اور ایک نیلے کرتے والا آدمی تلوار ہاتھ میں لئے باہر بیٹھا پہرہ دے رہا تھا۔ نسطور اس کو بھی نہ پہچان سکا کہ یہی وہ آدمی تھا جو اسے سفر کے دوران ملا تھا۔

نسطور غائب تھا اس کو دروازہ کھول کر اندر جانے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ بند دروازے میں سے نکل گیا۔ کوٹھڑی کے اندر اسے صندوق نظر آیا۔ صندوق کے اوپر کپڑے کا بنا ہوا انسانی پتلا پڑا تھا۔ اس پر بڑا زبردست جادو کیا ہوا تھا مگر نسطور غائب تھا اور نسطور پر پجاری نے بھی ایک خاص طلسم پڑھ کر پھونکا ہوا تھا۔ نسطور بے دھڑک صندوق کی طرف بڑھا۔ انسانی پتلے کو پکڑ کر دبوچا۔ جادوگر زواگو اس وقت وہاں سے دور ایک جنگل میں چلا آ رہا تھا۔ جیسے ہی نسطور نے پتلے کو دبوچا جادوگر زواگو گر پڑا۔ وہ اپنا گلہ پکڑ کر بیٹھ گیا۔ کیونکہ اصل میں اس پتلے میں جادوگر زواگو کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جان تھی۔ نسطور نے پتلے کا بازو توڑ دیا۔ جادوگر کا بھی بازو ٹوٹ گیا۔ وہ چیخ مار کر اپنے مکان کی طرف بھاگا۔ نسطور نے اس کا دوسرا بازو توڑ دیا۔ جادوگر کے دونوں بازو ٹوٹ گئے تھے۔ پھر بھی وہ بھاگا جا رہا تھا۔ پتلا نسطور کے قبضے میں آ جانے کی وجہ سے جادوگر زواگو کوئی خطرناک طلسم بھی نہیں کر سکتا تھا۔ نسطور نے پتلے کی ایک ٹانگ توڑ ڈالی۔ جادوگر کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی۔ وہ گر پڑا اور ایک ٹانگ سے بھاگنے کی کوشش کرنے لگا۔ نسطور نے اس کی دوسری ٹانگ بھی توڑ دی اور پھر اس کی گردن الگ کر دی۔

جنگل میں جادوگر زواگو کی لاش پڑی تھی۔

اب نسطور نے صندوق کو کھولا۔ اس کے اندر ایک ڈبی تھی۔ ڈبی کھولی تو اس میں سلیمانی لاکٹ نظر آیا۔ نسطور اپنے لاکٹ کو بھی نہ پہچان سکا۔ اس نے لاکٹ اپنے گلے میں ڈال لیا۔ لاکٹ اس کے گلے میں کھلا تھا۔ نسطور نے لاکٹ کو اپنے کاندھے سے لٹکا لیا اور بند دروازے میں سے باہر نکل آیا تو فضاء میں خوفناک چیخیں سنائی دیں۔ بادل زور زور سے گرجنے لگے۔ نیلے کرتے والا آدمی کوٹھڑی کھول کر اندر گیا۔ جب تک اسے معلوم ہوتا کہ صندوق میں سے سلیمانی لاکٹ غائب ہے نسطور لاکٹ کاندھے پر ڈالے بادلوں میں پرواز کر رہا تھا۔

پجاری نے نسطور کو لاکٹ لے کر آتے دیکھا تو خوشی سے اچھل پڑا۔ جیسے ہی نسطور ریت کے ٹیلے پر اترا پجاری نے نسطور کو اپنی ہتھیلی

پر اٹھا کر لاکٹ اس سے لے لیا۔

نسطور نے کہا۔

"گورو جی! آپ کا غلام سلیمانی لاکٹ لے آیا ہے۔ میں نے جادوگر زواگو کا پتلا بھی توڑ پھوڑ دیا ہے۔"

پجاری بولا۔ "شاباش! تم نے بڑا اچھا کیا۔ اب آؤ واپس چلتے ہیں۔"

نسطور کو ایک لمحے کے لئے بھی خیال نہیں آ رہا تھا کہ اس نے اپنا لاکٹ جس کی اسے بے حد تلاش بھی تھی اور ضرورت بھی تھی اپنے دشمن پجاری کے حوالے کر دیا ہے۔ وہ تو پجاری کے طلسمی اثر سے اپنی ساری یادداشت کھو بیٹھا تھا۔ عیار پجاری نے سلیمانی لاکٹ کو اپنی قمیض کی اندر والی جیب میں سنبھال کر رکھ لیا۔ نسطور کو اپنی باہر والی جیب میں ڈالا اور بابل شہر کی سرائے میں آ گیا۔ رات کو ایک قافلہ یروشلم شہر کی طرف جا رہا تھا۔ وہ اس قافلے کے ساتھ واپس روانہ ہو گیا۔

ادھر کامنی ناگن یروشلم شہر کا چکر لگاتی رہی۔ اسے عمرو عیار، زکوٹا اور یاماگ سانپ کا کہیں کوئی نشان نہ ملا تو واپس اپنے کھنڈر کی طرف چلی۔ کھنڈر میں آ کر دیکھا تو نسطور وہاں نہیں تھا۔ اس کو آوازیں دیں۔ باہر آ کر تلاش کیا مگر نسطور اسے کہیں نہ ملا۔ وہ پریشان ہو کر بیٹھ گئی۔ سمجھ گئی کہ نسطور اپنی عادت کے مطابق ضرور باہر نکلا ہو گا اور کوئی جانور یا پرندہ اسے اٹھا کر لے گیا ہے۔ کامنی ناگن نے اسی وقت اپنے منہ سے سانپ کی پھنکار کی آواز نکالی۔ آواز سن کر کھنڈر میں سے ایک نیلا سانپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رینگتا ہوا اس کے پاس آگیا۔ سانپ نے آتے ہی جھک کر کہا۔

"اے شیش ناگ کی دیوی! کیا حکم ہے؟"

کامنی ناگن نے سانپوں کی زبان میں کہا۔

"میرا ساتھی نسطور گم ہو گیا ہے۔ اس کا قد بہت چھوٹا ہے اور اس کے جسم سے تمہیں میرے جسم کی خوشبو آ رہی ہو گی۔ فوراً اسے تلاش کر کے بتاؤ کہ وہ کہاں ہے؟"

نیلا سانپ اسی وقت واپس چلا گیا۔ کوئی آدھے گھنٹے بعد سانپ نے واپس آ کر کہا۔

"اے شیش ناگ کی دیوی! نسطور اس سارے علاقے میں کہیں نہیں ہے۔ میں نے سب جگہ ڈھونڈھا ہے کوئی جگہ نہیں چھوڑی۔"

کامنی ناگن مایوس ہو گئی۔ اس نے سانپ کو واپس بھیج دیا۔ وہ یہی سمجھی کہ یا تو نسطور کو کوئی پرندہ اچک کر لے گیا ہے اور یا اسے کوئی جنگلی جانور اٹھا کر لے گیا ہے۔ مگر اتنا اسے معلوم تھا کہ نسطور جن ہے وہ انسانوں کی دنیا میں مر نہیں سکتا مگر وہ اس سے جدا ہو گیا تھا۔ عمرو عیار زکوٹا پہلے ہی اس سے جدا ہو چکے تھے۔ اب نسطور بھی غائب ہو گیا۔ پھر بھی اس نے فیصلہ کیا کہ وہ وہیں کچھ روز رہ کر نسطور کی واپسی کا انتظار کرے گی۔

چھ سات دن بعد پجاری نسطور کو لے کر اپنے مندر میں واپس آ گیا۔ اس نے نسطور کو الماری میں بند کر دیا اور کالاشی پجارن کو سلیمانی لاکٹ دکھا کر کہا۔

"یہ دیکھو سلیمانی لاکٹ۔ اس کی مدد سے ہم کوہ قاف کے سارے جنوں کو اپنے قبضے میں کریں گے اور نسطور کی طاقت سے ہم بادشاہ بابل کے محل پر قبضہ کریں گے اس طرح ہم کوہ قاف اور بابل کی سلطنت کے بھی مالک بن جائیں گے۔"

پجارن خوش ہو کر بولی۔

"اور میں ملکہ بن جاؤں گی۔"

"کیوں نہیں۔" پجاری نے کہا اور لاکٹ کو اپنے تہہ خانے میں صندوق میں لے جا کر بند کر دیا۔ رات کے وقت پجاری نے اپنے منصوبے پر عمل شروع کرنے کے لئے نسطور کو الماری میں سے نکالا اور سامنے بٹھا کر کہا۔

"تم کون ہو؟"

نسطور نے کہا۔ "میں آپ کا غلام نسطور ہوں گورو جی! کیا حکم ہے میرے لئے؟"

پجاری نے کہا۔ "غائب ہو کر یہاں سے سیدھا حاکم شہر کے محل میں جاؤ۔ وہ اپنی خواب گاہ میں سو رہا ہے۔ یہ دوائی اس کے کان میں ڈال آؤ۔"

پجاری نے ایک چھوٹی سی شیشی نسطور کو دی۔ اس شیشی میں بڑا تیز اور ہلاکت خیز تیزاب تھا۔ نسطور نے شیشی لے لی۔ پجاری نے اپنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طلسم کی مدد سے نسطور کو گورنر کی خواب گاہ کا سارا نقشہ بتا دیا۔ اس کے ذہن میں بٹھا دیا۔ نسطور شیشی لے کر غائب ہوا اور مندر سے نکل کر شاہی محل کی طرف پرواز کرنے لگا۔

نسطور غیبی حالت میں جب شاہی محل کی چھت پر پہنچا تو وہاں اندھیرا تھا۔ وہ نیچے اترنے لگا تو اچانک جیسے کسی نے اس کو چھت کے فرش پر سے اپنی ہتھیلی پر اٹھا لیا۔ نسطور نے حیران ہو کر اوپر دیکھا تو اسے ایک بزرگ کی بڑی نورانی شکل نظر آئی۔ نسطور نے پوچھا۔

"تم کون ہو بابا؟"

بزرگ نے کہا۔ "میں نے تمہیں بتا بھی دیا کہ میں کون ہوں تو تم کچھ نہ سمجھ سکو گے۔ کیونکہ اس وقت تم پر ایک آتشی طلسم کا اثر ہے۔ مگر میں تمہیں ایک انسان کے قتل سے بچانے آیا ہوں۔"

نسطور نے کہا۔ "تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے والے۔ میرے گورو کا حکم ہے کہ حاکم شہر کے کان میں یہ دوائی ڈال آؤ۔ میں اس کا غلام ہوں۔ میں یہ دوائی ڈالنے ضرور جاؤں گا۔"

بزرگ نے کہا۔ "اس شیطان پجاری نے اپنے جادو کے زور سے تمہیں اپنے قبضے میں کر لیا ہے۔ اس شیشی میں اتنا خطرناک تیزاب ہے کہ حاکم شہر کے کان میں اترتے ہی اسے ہلاک کر ڈالے گا۔ میں تمہیں ایک ناحق قتل نہیں کرنے دوں گا کیونکہ تم ایک نیک دل مسلمان جن ہو۔"

یہ کہہ کر بزرگ نے نسطور کو اپنی مٹھی میں بند کیا اور غائب

ہو گئے۔ یہ بزرگ سیدھا اس کھنڈر میں پہنچے جہاں کامنی ناگن رہتی تھی۔ وہ اس وقت جاگ رہی تھی اور نسطور کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی کہ اچانک ایک نورانی شکل والے بزرگ سامنے آ گئے۔ بزرگ نے نسطور والی مٹھی کامنی کی طرف بڑھا کر کہا۔

"بیٹی! میری مٹھی میں نسطور بند ہے۔ اس پر یہاں کے شیطان پجاری نے زبردست جادو کر کے اس کی یادداشت غائب کر دی ہے۔ اس کو اپنا غلام بنا لیا ہے۔ اس کا سلیمانی لاکٹ بھی اس نے اپنے قبضے میں کر رکھا ہے۔ یہ حاکم شہر کے کان میں تیزاب ڈال کر اسے قتل کرنے جا رہا تھا۔ میں اسے قتل ایسے بھیانک جرم سے بچا کر یہاں لے آیا ہوں۔ میں اتنا ہی کر سکتا تھا۔ اب تو اسے سنبھال۔"

یہ کہہ کر بزرگ غائب ہو گئے۔

کامنی ناگن نے نسطور کو اپنی مٹھی میں لے لیا اور پوچھا۔

"نسطور بھائی! کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟"

نسطور نے باریک آواز میں کہا۔

"میں نہیں جانتا تم کون ہو۔ میں غائب تھا اس بزرگ نے مجھے ظاہر کر دیا ہے مجھے جانے دو۔ میں اپنے گورو جی کا حکم پورا کرنے جا رہا ہوں۔"

کامنی ناگن نے جلدی سے نسطور کے ہاتھ سے چھوٹی سی شیشی چھین کر باہر پھینک دی۔ نسطور جن اس کی ہتھیلی پر اچھل اچھل کر چیخنے لگا۔ "تم نے میرے گورو جی کی شیشی کیوں پھینک دی۔ میرا گورو تم کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہلاک کر دے گا۔" کامنی ناگن نے کہا۔

"عقل کرو نسطور! تم میرے بھائی نسطور جن ہو۔ ہم عمرو عیار اور زکوٹا کی تلاش میں ہیں۔"

نسطور نے چیخ کر کہا۔

"میں کسی زکوٹا اور عمرو عیار کو نہیں جانتا مجھے یہاں سے جانے دو۔"

کامنی ناگن نے اسی وقت نسطور کے دونوں پاؤں باریک مگر مضبوط دھاگے سے باندھے اور اسے اپنی قمیض کی جیب میں ڈال لیا۔ ساری رات وہ سوچتی رہی کہ نسطور کی یادداشت کیسے واپس لائی جائے۔ صبح ہوئی تو وہ بازار گئی۔ وہاں سے ایک چھوٹی سی شیشی خریدی اور اس شیشی میں نسطور کو ڈال کر اسے کاک سے بند کر دیا اور کھنڈر میں لا کر ایک طرف چھپا دیا۔ وہ نسطور کو پجاری کے طلسم سے بچانا چاہتی تھی کہ کہیں وہ اسے پھر اڑا کر نہ لے جائے۔ بزرگ نے اسے ساری باتیں بتا دی تھیں۔ اب وہ کسی طرح شیطان پجاری کے تہہ خانے سے نسطور کا لاکٹ لانا چاہتی تھی۔ اس کے ساتھ مشکل یہ تھی کہ کامنی غائب نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ سانپ کا روپ ضرور بدل سکتی تھی مگر سانپ بن کر بھی غائب نہیں ہو سکتی تھی۔ آخر اس نے شیش ناگ کے ایک خاص سانپ سے مدد لینے کا فیصلہ کر لیا۔ بزرگ کے ہاتھ لگنے سے نسطور پر سے پجاری کے طلسم کا اثر صرف اتنا ختم ہوا تھا کہ وہ ظاہر ہو گیا تھا اور اب پجاری اسے اپنے جادوئی عمل کی مدد سے دیکھ نہیں سکتا تھا کہ وہ کہاں پر ہے۔ چنانچہ جب

نسطور شاہی محل سے واپس نہ آیا تو پجاری گھبرا گیا۔ فوراً خاص عمل کر کے آنکھیں بند کیں کہ معلوم کرے نسطور اس وقت کہاں ہے مگر اسے نسطور کہیں نظر نہ آیا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہی چھایا رہا۔ اس کے خاص طلسم کا اثر ختم ہو چکا تھا مگر نسطور کی یادداشت گم کر دینے والے جادو کا ابھی نسطور پر پورا اثر تھا۔ یہ بھی آتشی طلسم تھا اور یہ اتنی آسانی سے زائل ہونے والا نہیں تھا۔ پجاری بڑا پریشان ہوا۔ پجارن بھی پریشان تھی۔ خفیہ طور پر ان دونوں نے شہر میں نسطور کی تلاش شروع کر دی۔

کامنی ناگن نے شیش ناگ کے خاص سانپ کا عمل پڑھنا شروع کیا۔ یہ خاص سانپ ہوا میں پرواز بھی کر سکتا تھا اور غائب بھی ہو سکتا تھا۔ اس کا نام پدم سانپ تھا۔ کامنی ناگن کے عمل سے پدم سانپ سامنے آ گیا۔ اس نے کامنی ناگن کے آگے سر جھکا کر کہا۔

"شیش ناگ کی دیوی نے مجھے کیوں یاد کیا؟"

کامنی نے کہا۔ "اس شہر کے بڑے مندر کے پجاری نے میرے بھائی نسطور کا سلیمانی لاکٹ اپنے تہہ خانے میں چھپا رکھا ہے۔ میں چاہتی ہوں تم تہہ خانے میں جاؤ اور وہ لاکٹ لا کر مجھے دو۔"

پدم سانپ بولا۔ "ابھی جاتا ہوں۔"

پدم سانپ یہ کہہ کر غائب ہو گیا۔ وہ ہوا میں پرواز کرتا سیدھا شاہی مندر پہنچا۔ پدم سانپ غائب تھا۔ اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا اور شیش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کے خاص طلسم کی وجہ سے اس پر کسی کے جادو کا اثر بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ مندر کے تہہ خانے کا خفیہ راستہ پدم سانپ پر ظاہر ہو چکا تھا۔ وہ تہہ خانے میں آگیا۔ وہاں صندوق خالی پڑا تھا۔ اس میں سلیمانی لاکٹ نہیں تھا۔ اصل میں نسطوو کے غائب ہونے کے بعد عیار پجاری نے سب سے پہلا کام یہ کیا تھا کہ سلیمانی لاکٹ تہہ خانے سے نکال کر مندر کے سب سے بڑے بت کے کان میں چھپا دیا تھا۔ اسے خطرہ تھا کہ نسطور غائب ہو گیا ہے تو ہو سکتا ہے اس کا سلیمانی لاکٹ بھی کوئی اڑا کر لے جائے۔ پدم سانپ نے تہہ خانے میں ہر جگہ تلاش کیا مگر اسے لاکٹ نہ ملا۔ واپس آکر اس نے کامنی ناگن کو بتایا کہ سلیمانی لاکٹ تہہ خانے میں کہیں نہیں ہے۔

کامنی سمجھ گئی کہ مکار پجاری نے نسطور کے غائب ہونے کے بعد اسے کسی دوسری جگہ چھپا دیا ہے۔ کامنی ناگن نے پدم سانپ کو واپس بھیج دیا اور یہی فیصلہ کیا کہ وہ نسطوو کے لاکٹ کو خود تلاش کرے گی۔ جب تک نسطور کو اس کا لاکٹ واپس نہیں مل جاتا وہ وہاں سے آگے نہیں جا سکتی تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ نسطور کو اس کی پوری طاقت مل جائے اس کے بعد وہ اپنے دوستوں عمرو عیار، زکوٹا اور یاماگ سانپ کی تلاش میں جائیں۔

اتنا کامنی ناگن کو یقین تھا کہ سلیمانی لاکٹ پجاری کے پاس ہی ہے اور اس نے اسے اسی مندر میں کسی دوسری جگہ پر چھپا رکھا ہوا ہے۔ نسطور شیشے کی بوتل میں بند تھا۔ یہ بوتل کامنی ناگن نے کھنڈر کے اندر

ایک کونے میں چھپائی ہوئی تھی۔ جب رات کا اندھیرا چاروں طرف چھا گیا تو کامنی ناگن نے سانپ کا روپ بدلا اور شاہی مندر کی طرف چل پڑی۔ وہ خود ایک بار مندر کی تلاشی لینا چاہتی تھی۔ اگرچہ یہ بڑا خطرناک کام تھا۔ کیونکہ کامنی ناگن غائب نہیں تھی اور سانپ کو دیکھ کر ہر کوئی اسے مارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے علاوہ کامنی ناگن کو پجاری کے طلسم کا بھی خطرہ تھا۔ مگر نسطور کا سلیمانی لاکٹ واپس لانا بھی بہت ضروری تھا۔ لاکٹ کے بغیر نسطور نہ بڑا ہو سکتا تھا اور نہ اس کی یادداشت واپس آسکتی تھی۔ کامنی ناگن سانپ کی شکل میں رات کے اندھیرے میں یروشلم شہر کے اندر داخل ہو گئی۔ وہ چھپ چھپ کر رینگتی مندر کے دروازے کے سامنے پہنچ گئی۔ مندر کے دروازے پر مشعلیں روشن تھیں۔ شہر کے لوگ مندر میں اپنے دیوتا بعل کی پرستش کرنے چلے آرہے تھے۔ یہ کافر لوگ بت پرست تھے۔ انہوں نے ایک بہت بڑا بت بنا رکھا تھا جس کے آگے آگ جلا کر یہ کافر لوگ اس کی پوجا کرتے تھے۔ اس بت کا نام انہوں نے بعل رکھا ہوا تھا۔ کامنی سانپ کے روپ میں شاہی مندر کے دروازے سے داخل نہیں ہو سکتی تھی۔ وہاں اتنی روشنی تھی کہ وہ دیکھی جا سکتی تھی۔ لوگ اسے دیکھ کر وہیں ہلاک کر سکتے تھے۔ یہ سوچ کر کامنی مندر کی پچھلی دیوار کی طرف آئی اور دیوار پر رینگتی ہوئی چڑھ گئی۔ پھر مندر کے اندر اتر گئی۔ یہاں ایک لمبا برآمدہ تھا۔ وہ برآمدے کی دیوار کے ساتھ ساتھ رینگتی آگے بڑھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اچانک ایک آدمی کی اس پر نظر پڑ گئی۔ اس نے شور مچا دیا۔ سانپ! سانپ! سانپ!

دوسرے لوگ بھی سانپ کو دیکھ کر اس کے پیچھے دوڑے۔ کامنی پریشان سامنے کی طرف تیزی سے دوڑی۔ وہ لوگ اس کو مارنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگتے آ رہے تھے۔ کامنی دوڑتے دوڑتے ایک بڑے ہال کمرے میں آ گئی جہاں دیوتا بعل کا بہت بڑا بت بنا ہوا تھا۔ اس کے سامنے گڑھے میں آگ روشن تھی۔ کچھ لوگ بیٹھے بھجن گا رہے تھے۔ کامنی جلدی سے دیوتا کے بت کے پیچھے سے ہو کر اس کے اوپر چڑھی اور اس کے کان کے سوراخ میں چھپ گئی۔ کان کا سوراخ کافی کھلا تھا۔ وہاں اندھیرا تھا۔ اچانک اس کو محسوس ہوا کہ وہ کسی سخت شے سے ٹکرائی ہے۔ اس نے پھن اٹھا کر غور سے دیکھا تو خوشی سے اس کی آنکھیں چمک اٹھیں وہ نسطور کا سلیمانی لاکٹ تھا۔

کامنی ناگن نسطور کے سلیمانی لاکٹ کو بڑی اچھی طرح سے پہچانتی تھی۔ وہ سمجھ گئی کہ پجاری نے لاکٹ کو بچانے کے لئے یہاں چھپا دیا ہے۔ کامنی ناگن سانپ کی شکل میں بت کے کان کے اندر چپ چاپ بیٹھی رہی۔ باہر لوگ شور مچاتے آگے نکل گئے۔ ان کا خیال تھا کہ سانپ ہال کمرے سے باہر نکل گیا ہے۔ جب ہر طرف خاموشی چھا گئی تو کامنی ناگن نے اپنی سانپ والی گردن بت کے کان میں سے نکال کر باہر دیکھا۔ نیچے کوئی آدمی نہیں تھا۔ آگ کے سامنے کی جانب چار آدمی آنکھیں بند کئے بیٹھے پوجا کر رہے تھے۔

کامنی نے سوچا اس سے پہلے کہ پجاری کو خبر ہو کہ کوئی سلیمانی لاکٹ کے پاس پہنچ گیا ہے یہاں سے لاکٹ لے کر نکل جانا چاہیے۔ دیر سے یہ سنہری موقع ہاتھ سے نکل سکتا تھا۔ اس نے ایک بار پھر بت کے کان میں سے سر نکال کر نیچے دیکھا۔ میدان خالی تھا۔ وہاں کوئی آدمی نہیں تھا۔ کامنی ناگن نے سلیمانی لاکٹ کو اپنے منہ میں پکڑا اور آہستہ آہستہ رینگتی دیوتا کے کان سے نکلی۔ دیوتا کی پیٹھ پر بڑی احتیاط سے رینگتی نیچے فرش پر اتر آئی۔ یہاں آتے ہی اس نے دوبارا عورت کی شکل اختیار کر لی۔ کیونکہ سانپ کی شکل میں مندر سے باہر نکلنا خطرناک تھا۔ لوگ پہلے ہی سانپ کی تلاش میں تھے۔ عورت کی شکل میں کوئی شخص کامنی پر شک نہیں کر سکتا تھا۔ عورت کی شکل میں آتے ہی کامنی نے سب سے پہلے سلیمانی لاکٹ کو اپنی قمیض میں چھپایا پھر سر جھکائے آہستہ آہستہ چلتی مندر کے بڑے دروازے میں سے گزر کر باہر آ گئی۔

رات کافی گزر چکی تھی۔ وہاں لوگ نہ ہونے کے برابر تھے۔ کامنی ناگن تیزی سے ایک طرف اندھیرے میں آئی اور شہر کے دروازے کی طرف چل پڑی۔ اسے خطرہ تھا کہ اگر کسی طرح پجاری کو سلیمانی لاکٹ کے غائب ہو جانے کا علم ہو گیا تو وہ اس کے پیچھے ضرور آئے گا۔ کامنی ناگن چلتے چلتے شہر سے کافی دور نکل آئی۔ یہاں آ کر اس نے اطمینان کا سانس لیا اور ایک نخلستان کو پار کر کے اپنے کھنڈر میں آ گئی۔ یہاں آتے ہی اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے وہ بوتل اٹھائی جس کے اندر نسطور بند تھا۔ کامنی نے چھوٹے سے نسطور کو اپنی ہتھیلی پر رکھا اور کہا۔

"نسطور بھائی! میں تمہارا سلیمانی لاکٹ لے آئی ہوں۔"

نسطور نے باریک آواز میں کہا۔

"کون ہو تم؟ تم نے مجھے بوتل میں کیوں بند کر رکھا ہے۔ مجھے میرے گورو کے پاس جانے دو۔ میں اپنے گورو کا غلام ہو۔"

کامنی ناگن نے سلیمانی لاکٹ نکال کر نسطور کے جسم کے ساتھ رگڑا۔ جیسے ہی سلیمانی لاکٹ نسطور کے جسم کے ساتھ لگا ایک روشنی چمکی اور دوسرے لمحے نسطور پھر سے بڑا ہو کر پورے سائز کا ہو گیا۔ بڑا ہوتے ہی نسطور کی یادداشت بھی واپس آ گئی۔ اس نے کامنی کو دیکھ کر کہا۔

"کامنی بہن! مجھے کیا ہو گیا تھا؟ مجھے اتنا یاد ہے کہ میں بڑا چھوٹا ہو گیا تھا۔"

کامنی ناگن نے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا۔

"نسطور بھائی! خدا کا شکر ہے کہ تمہاری یادداشت واپس آ گئی۔ تم صرف چھوٹے ہی نہیں ہوئے تھے بلکہ سب کچھ بھول گئے تھے۔ بڑی مصیبتوں سے یہ سلیمانی لاکٹ میں تلاش کرنے میں کامیاب ہوئی اور تم پھر سے اپنی اصلی حالت میں واپس آئے۔"

نسطور نے سر کو ہلکا سا جھٹکا دیا اور بولا۔

"کامنی بہن! مجھے تو کچھ یاد نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہوا میں کس

طرح چھوٹا ہوا۔ خدا کا شکر ہے کہ میرا سلیمانی لاکٹ تم واپس لے آئیں۔"

نسطور نے جلدی سے لاکٹ اپنے گلے میں پہن لیا۔ اس کے ساتھ ہی نسطور کی طاقت واپس آ گئی۔

○☆○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خلائی جہاز کا اژدہا

نسطور نے پوچھا۔

"عمرو عیار زکوٹا اور یا... کا کچھ پتہ چلا؟"

کامئی ناگن نے کہا۔ "تمہاری مصیبت سے فرصت ملتی تو اپ دوسرے دوستوں کا پتہ کرتی۔ میں نے تو یروشلم کا سارا شہر چھان مارا ہے۔ وہ لوگ اس شہر میں نہیں ہیں۔ یہاں سے وہ آگے جا چکے ہیں۔ ہمیں بھی ان کی کھوج میں یہاں سے نکل جانا چاہیے۔ کیونکہ خطرہ ہے کہ مکار پجاری پھر کوئی چکر چلا کر تمہارا لاکٹ غائب نہ کر دے۔"

نسطور نے پوچھا۔

"یہ مکار پجاری کون ہے؟"

کامئی نے ہنس کر کہا۔ "اچھا ہوا کہ تم اسے بھی بھول گئے ہو۔ یہ وہی مکار پجاری ہے جس نے تمہارا لاکٹ چھین کر تمہیں اپنے قبضے میں کر رکھا تھا۔ یہ بڑی لمبی کہانی ہے۔ پھر کسی وقت سناؤں گی۔ ابھی اس شہر سے نکل

تینوں

چلو۔"

"مگر کامئی بہن! ہم عمرو، زکوٹا اور یاماگ کی تلاش میں کون سے شہر طرف چلیں؟"

کامئی ناگن کچھ سوچ کر بولی۔

"یہاں سے آگے شمال کی جانب کاربجھ نام کا ایک شہر ہے جو سمندر کے کنارے آباد ہے اور بہت بڑا شہر ہے۔ اس شہر کی میں نے پہلے بھی کافی تعریف سن رکھی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ عمرو عیار اور زکوٹا اسی شہر کی طرف گئے ہوں گے۔"

یہ فیصلہ کرنے کے بعد کامئی نے سانپ کا روپ اختیار کیا۔ نسطور نے اسے اپنی کلائی کے ساتھ لپیٹ لیا۔ اب نسطور کی پوری طاقت اس کے پاس تھی۔ اسے غائب ہو کر اڑنے کے لئے کامئی کا مہرہ اپنے منہ میں رکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اسی وقت نسطور غائب ہوا اور کھنڈر سے نکل کر شمال کی جانب تاروں بھرے آسمان میں پرواز کرنے لگا۔

اب ہم نسطور اور کامئی ناگن کو تین ہزار سال پرانے شہر کاربجھ کی طرف اڑتا چھوڑ کر کچھ دیر کے لئے عمرو عیار اور زکوٹا کی طرف چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ کس حال میں ہیں۔ عمرو عیار، زکوٹا اور یاماگ سانپ کو جب یروشلم شہر میں رہتے چھ سات دن گزر گئے اور نسطور کا کچھ پتہ نہ چلا تو وہ یروشلم سے نکل پڑے۔ ان کی منزل اگلا شہر کاربجھ ہی تھا۔ کیونکہ شمال مغرب کی جانب آگے یہی سب سے بڑا شہر آتا تھا۔ کاربجھ شہر میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بد وہ سمندر کے کنارے ایک پرانی سرائے میں ٹھہر گئے۔ زکوٹا ہنے لگا۔

"دوستو! نسطور اور کامنی ناگن کے بارے میں ہمیں سب سے پہلے یہ معلوم ہو جانا چاہیے کہ وہ ابھی تک کہیں خلائی سیارے میں ہی تو نہیں ہیں۔"

عمرو عیار نے کہا۔ "ہم زمین پر ہیں۔ ہمیں خلائی سیارے کا حال کیسے معلوم ہو سکتا ہے؟"

یاماگ سانپ بولا۔ "یہاں ہمیں خلائی سیارے کے بارے میں تو کوئی بھی نہیں بتا سکتا۔ ہم تاریخ کے پرانے زمانے میں آ گئے ہوئے ہیں۔ یہاں کسی کو کیا معلوم کہ کوئی خلائی سیارے کی مخلوق بھی ہوتی ہے۔"

عمرو عیار کہنے لگا۔ "چلو یار باہر چل کر بیٹھتے ہیں یہاں گرمی ہے۔"

تینوں دوست سرائے کے باہر آ کر کچھ فاصلے پر سمندر کے کنارے ٹھنڈی ریت پر بیٹھ گئے۔ آسمان پر چاند چمک رہا تھا۔ چاروں طرف چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔ نیلے سمندر کی لہریں چاندی کی طرح چمک رہی تھیں۔ تینوں دوست آپس میں باتیں کرنے لگے کہ نسطور اور کامنی ناگن کا کہاں کھوج لگایا جائے۔ اتنے میں آسمان پر چاند کے قریب ایک سرخ روشنی کا دائرہ نمودار ہوا۔ یہ سرخ روشنی نیچے اترنے لگی۔ عمرو نے کہا۔

"یہ لال روشنی کیسی ہے زکوٹا؟"

زکوٹا اور یاماگ بھی اس روشنی کو دیکھنے لگے۔ یہ روشنی ایک گولے

کی طرح زمین پر اتر کر ریت کے ایک ٹیلے کے پیچھے غائب ہو گئی۔ تینوں دوست بھاگ کر ریت کے ٹیلے کی طرف گئے اور چھپ کر دوسری طرف دیکھنے لگے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سرخ پتھر انگارے کی طرح چمک رہا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ یہ کافی بڑا پتھر تھا۔ پھر اس پتھر کا ایک دروازہ کھلا اور اندر سے ایک آتش ناک چہرے والا اژدہا برآمد ہوا۔ اس کی سات زبانیں تھیں جو حرکت کر رہی تھیں اس کے منہ سے سسکاروں کی آواز آ رہی تھی۔

اس کو دیکھتے ہی یاماگ سانپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

عمرو بولا۔ "یہ کوئی آسمانی بلا ہے۔"

زکوٹا بولا۔ "یہاں سے چلے چلو۔ کسی مشکل میں نہ پھنس جائیں۔"

یاماگ سانپ نے کہا۔ "دوستو! ہماری تمہاری جدائی کا وقت آ گیا ہے۔" عمرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟"

یاماگ سانپ نے کہا۔

"یہ اژدہا کوہ قاف کے اژدہا اور سانپوں کی دنیا کا بادشاہ ہے۔ یہ مجھے لینے آیا ہے۔ مجھے اس کے ساتھ جانا ہی پڑے گا۔"

زکوٹا بولا۔ "نہیں۔ ہم تمہیں نہیں جانے دیں گے۔ یہ اژدہا تمہیں نگل جائے گا۔"

یاماگ مسکرایا۔ "نہیں دوست! یہ ہمارا مہربان بادشاہ ہے۔ یہ صرف

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

برے آدمیوں کا دشمن ہے۔ صرف برے لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ہمارا دوست ہے۔"

آتشیں اژدہا اس دوران یاماگ سانپ کی طرف دیکھ کر بڑی محبت سے اسے سسکار کر اپنی طرف بلا رہا تھا۔ یاماگ سانپ باری باری عمرو عیار اور زکوٹا کو گلے ملا اور اژدہا کی طرف بڑھا۔ اژدہا نے اپنا سر اس کے آگے کر دیا۔ یاماگ اس کے سر پر بیٹھ گیا۔ اژدہا واپس پتھر کے اندر چلا گیا۔ یاماگ سانپ دور تک ہاتھ ہلا ہلا کر زکوٹا اور عمرو عیار کو خدا حافظ کہتا رہا۔ پتھر کا دروازہ بند ہو گیا۔ پتھر ایک بار پھر سرخ ہوا اور اچھل کر فضا میں بلند ہوا اور تیزی سے اڑتا ہوا چاند کے پاس جا کر غائب ہو گیا۔

زکوٹا کہنے لگا۔

"لو بھائی! ایک اور دوست ہم سے جدا ہو گیا۔"

عمرو عیار کہنے لگا۔ "خدا کو یہی منظور تھا۔ دوست ہمیشہ ساتھ نہیں رہا کرتے۔ چلو اب واپس سرائے میں چلتے ہیں قدرت نے یاماگ سے جدا ہونے کا ایک بہانہ بنایا تھا اور وہ ہم سے جدا ہو گیا۔"

ابھی وہ سرائے میں جانے ہی لگے تھے کہ اچانک ایک بادبانی جہاز دور سے آتا نظر آیا۔ عمرو بولا۔

"کوئی سمندری جہاز آ رہا ہے۔ دیکھتے ہیں اس کے مسافروں میں نسطور اور کامئی ناگن نہ ہوں۔"

جہاز دور ہی سمندر میں رک گیا۔ چاندنی میں اس کے بڑے بڑے

بادبان صاف نظر آ رہے تھے۔ جہاز میں سے چھ سات کشتیاں اتار کر سمندر میں ڈال دی گئیں۔ ان کشتیوں میں کچھ لوگ بیٹھ گئے۔ چاندنی میں ان لوگوں کے چہرے صاف نظر نہیں آ رہے تھے۔ جب کشتیاں قریب آئیں تو معلوم ہوا کہ سارے آدمیوں کے ہاتھوں میں تلواریں ہیں۔ ساحل پر اترتے ہی انہوں نے نعرے لگا کر سرائے پر حملہ کر دیا۔ جو آدمی نظر آیا اس کو پکڑ لیا۔ اگر وہ بھاگا تو اس پر تیر چلا کر مار ڈالا یا تلوار کا وار کر کے کاٹ کر رکھ دیا۔

عمرو عیار نے کہا۔ "ارے زکوٹا! یہ بحری ڈاکو ہیں۔ یہ ڈاکو ساحلی علاقوں پر حملہ کر کے مال اسباب لوٹ کر لے جاتے ہیں اور لوگوں کو پکڑ کر غلام بنا کر دوسرے شہروں میں بیچ دیتے ہیں۔"

اتنے میں تین چار ڈاکو عمرو اور زکوٹا کی طرف بھی آئے۔ ایک نے زکوٹا پر اور دوسرے نے عمرو عیار پر تلوار کا وار کیا۔ عمرو عیار نے ڈاکو کو پکڑ کر اپنی زنبیل میں ڈال لیا وہ غائب ہو گیا۔ زکوٹا نے نعرہ مارا۔

"زبی نوف۔"

اور دوسرے ڈاکو کو پکڑ کر ہوا میں اتنی زور سے اچھالا کہ وہ دس منزلہ عمارت کی بلندی سے بھی اوپر جا کر نیچے گرا اور اس کی ہڈیاں ٹوٹ پھوٹ گئیں۔ دوسرے ڈاکوؤں نے زکوٹا اور عمرو پر حملہ کر دیا۔ عمرو اور زکوٹا ایک دم غائب ہو گئے۔ بحری ڈاکو حیران ہو کر ادھر ادھر چاندنی میں دیکھنے لگے کہ دو آدمی یہاں کھڑے تھے وہ کہاں چلے گئے۔ زکوٹا نے غیبی حالت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں ہی دو ڈاکوؤں کو گردنوں سے پکڑ کر اتنی زور سے ٹکرایا کہ دونوں کے سر دھڑ سے الگ ہو گئے۔ عمرو عیار نے ڈاکوؤں کو پکڑ پکڑ کر اپنی زنبیل میں ڈالنا شروع کر دیا۔ بہت سارے ڈاکو اس نے اپنی زنبیل میں ڈال دیے۔ زنبیل میں جانے کے بعد وہ غائب ہو گئے۔ جب چھ سات ڈاکو باقی رہ گئے تو عمرو نے زکوٹا سے کہا۔ "وہ دیکھو دو ڈاکو ایک مکان میں گھسے ہیں۔ چلو انہیں پکڑتے ہیں۔ وہ ضرور وہاں عورتوں اور بچوں کو قتل کر دیں گے۔"

زکوٹا اور عمرو غیبی حالت میں دکان میں داخل ہو گئے۔ وہاں دونوں ڈاکو عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے ہی لگے تھے کہ زکوٹا اور عمرو عیار نے انہیں گردنوں سے پکڑ کر ایسا مروڑا کہ ان کی گردنیں الگ ہو گئیں۔ جب سارے ڈاکو مار دیئے گئے تو زکوٹا کہنے لگا۔

"چلو ڈاکوؤں کے جہاز پر چلتے ہیں۔ وہاں ان ڈاکوؤں کا سردار ضرور موجود ہو گا۔ اس کو بھی جا کر ختم کر دیتے ہیں تاکہ یہ ظالم لوگ آئندہ کسی پر ظلم و ستم نہ کر سکیں۔"

عمرو بولا۔ "ہاں چلو۔ ظلم کو جڑ سے اکھاڑ ڈالتے ہیں۔"

زکوٹا اور عمرو عیار دونوں غیبی حالت میں سمندر کے اوپر اڑتے ہوئے سمندر میں دور کھڑے بادبانی جہاز کے عرشے یعنی ڈیک پر اتر گئے۔ بحری جہاز پر تیل کے بڑے بڑے فانوس جل رہے تھے۔ بحری ڈاکوؤں کا سردار تلوار ہاتھ میں پکڑے اپنے محافظ ڈاکوؤں کے ساتھ وہاں کھڑا ساحل کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ بے چینی سے کہنے لگا۔

"یہ لوگ ابھی تک واپس کیوں نہیں آئے؟"

ایک ڈاکو بولا۔

"سردار! بہت سے لوگوں کو غلام بنایا ہو گا۔ انہیں کشتیوں میں بٹھا رہے ہوں گے۔"

بحری سردار ایک اونچا لمبا ظالم چہرے والا قزاق تھا۔ اس نے گرج دار آواز میں ایک ڈاکو کو حکم دیا۔

"جا کر معلوم کرو یہ کم بخت وہاں کیا کر رہے ہیں۔"

ابھی یہ ڈاکو کشتی میں اترنے ہی لگا تھا کہ ایک ڈاکو سمندر میں کسی طرح زکوٹا اور عمرو عیار سے جان بچا کر تیرتا ہوا جہاز کے قریب آیا۔ اسے رسی کی مدد سے اوپر کھینچ لیا گیا۔ بحری سردار نے غصے میں پوچھا۔

"تم لوگ وہاں کیا کر رہے ہو؟"

ڈاکو نے کہا۔ "سردار! وہاں ہم نے حملہ کیا ہی تھا کہ غیبی آدمی شہر والوں کی مدد کو آ گئے۔ پہلے وہ نظر آتے تھے۔ پھر غائب ہو گئے۔ انہوں نے ہمارے سارے ڈاکوؤں کو قتل کر ڈالا ہے۔"

بحری سردار کے حلق سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور غصے میں اس نے اچھل کر کہا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔ میرے سارے ڈاکو قتل کر دیئے گئے ہیں؟"

بحری سردار نے زور سے عرشے پر پاؤں مارا۔ تلوار کے وار سے بچ کر آئے ہوئے ڈاکو کو بھی قتل کر دیا اور غضب ناک ہو کر سیڑھیاں اتر کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جہاز کی نچلی منزل میں چلا گیا۔

عمرو اور زکوٹا بڑے خوش ہو رہے تھے۔ عمرو نے کہا۔

"زکوٹا! کیا خیال ہے میں اس سارے جہاز کو ہی اپنی زنبیل میں ڈال لوں؟"

زکوٹا بولا۔ "نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ جہاز ڈاکوؤں کے ختم ہو جانے کے بعد مسافروں کے لئے بھی کام میں آ سکتا ہے۔ چلو نیچے چل کر اس ظالم ڈاکو کو دیکھتے ہیں کہ وہ نیچے کیا کر رہا ہے۔"

دونوں بحری جہاز کی نچلی منزل میں آ گئے۔ یہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک بڑی نازک اور حسین لڑکی تخت پر اداس بیٹھی تھی۔ اس کے پاؤں میں لوہے کی زنجیر بندھی ہوئی تھی۔ بحری سردار کو دیکھ کر لڑکی التجا کرنے لگی۔

"مجھے میرے ماں باپ کے پاس پہنچا دے۔ میری جدائی میں انہوں نے رو رو کر اپنا برا حال کر لیا ہو گا۔"

بحری ڈاکو نے چیخ کر کہا۔

"میرے ڈاکو ہلاک ہو گئے ہیں اور تمہیں اپنے ماں باپ کی پڑی ہے۔ میں تجھے ملک شام میں لے جا کر فروخت کروں گا اور لاکھوں دینار حاصل کر کے نئے ڈاکو بھرتی کروں گا۔ خبردار اب چپ چاپ بیٹھی رہ۔"

بحری ڈاکوؤں کا سردار ایک طرف دوسرے تخت پر بیٹھ کر اپنے محافظ ڈاکوؤں سے مشورہ کرنے لگا۔ عمرو اور زکوٹا اس وقت وہاں موجود تھے مگر انہیں کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ کیونکہ دونوں غائب تھے۔ زکوٹا نے عمرو عیار

ے کہا۔"

"اس مظلوم لڑکی کو اس کے ماں باپ کے پاس پہنچانا ہمارا فرض ہے عمرو!"

عمرو عیار بولا۔

"ہاں ہمارا فرض ہے۔ چلو اس کی مدد کرتے ہیں۔"

دونوں کی آواز وہاں ڈاکوؤں اور ان کے سردار نے سنی تو حیران ہو کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ ایک ڈاکو نے کہا۔

"سردار جن غیبی آدمیوں نے ہمارے ڈاکو قتل کئے ہیں وہ یہاں بھی آ گئے ہیں۔ یہاں سے بھاگ چلیں۔"

بحری سردار نے تلوار لہرا کر کہا۔

"دیکھتا ہوں کون ہمیں قتل کرتا ہے۔ میں ان جادوگروں کو خود ہلاک کروں گا۔"

زکوٹا نے عمرو سے کہا۔

"عمرو! ظاہر ہو جاؤ۔"

زکوٹا نے زہبی نوف کا نعرہ لگایا اور ظاہر ہو گیا۔ عمرو عیار بھی چٹکی بجا کر طوطے کی آواز لگا کر ظاہر ہو گیا۔ بحری سردار اور محافظ ڈاکو تلواریں لے کر ان پر ٹوٹ پڑے۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ زکوٹا اور عمرو پر حملہ کرتے زکوٹا نے دو ڈاکوؤں کی گردنیں مروڑ ڈالیں اور عمرو نے چار ڈاکوؤں کو اپنی زنبیل میں پھینک کر غائب کر دیا۔ اب وہاں صرف ڈاکوؤں کا سردار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہی رہ گیا۔ لڑکی بے چاری سہم کر تخت پر بیٹھی یہ طلسمی کھیل دیکھ رہی تھی۔

بحری ڈاکو نے تلوار اٹھا کر کہا۔

"میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

زکوٹا بولا۔ "اے ظالم آدمی! تو نے اب تک نہ جانے کتنے لوگوں کو قتل کر ڈالا ہے۔ کتنی ماؤں کی گودیں اجاڑی ہیں۔ کتنے بچوں کو یتیم کیا ہے۔ تجھے اتنی آسانی سے نہیں ماروں گا۔"

عمرو نے کہا۔ "میں اسے زنبیل میں غائب کر دیتا ہوں۔"

زکوٹا بولا۔ "نہیں عمرو! میں خود اس سے ہزاروں بے بس مظلوموں کے قتل کا بدلہ لوں گا چل بحری ڈاکوؤں کے ظالم سردار لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

بحری ڈاکو بھی ہار ماننے والا نہیں تھا۔ اس نے تلوار سے زکوٹا پر حملہ کر دیا۔ زکوٹا نے بحری ڈاکو کا وار اپنے ہاتھ پر روکا۔ اس کی تلوار پکڑ کر دو تین ٹکڑے کر دیئے۔ پھر گردن سے بحری ڈاکو کو پکڑ کر اٹھایا اور عمرو سے کہا۔

"عمرو جہاز کے اوپر آ جاؤ۔"

جہاز کے اوپر جا کر زکوٹا نے بحری ڈاکو کو زور سے فرش پر دے مارا۔ بحری ڈاکو کی چیخیں نکل گئیں۔ اس کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئی تھیں۔ زکوٹا نے بحری سردار ڈاکو کی گردن میں رسی ڈالی اور اسے سمندر میں ڈبو دیا۔

ایک غوطہ دیا۔ پھر رسی کھینچ کر اس کا سر پانی سے باہر نکال لیا۔ اس طرح زکوٹا نے بحری ڈاکوؤں کے ظالم سردار کو سمندر میں غوطے دے دے کر ادھ موا کر دیا۔ اب وہ انتظار کرنے لگا کہ کوئی مچھلی آئے اور اسے کھا جائے۔

زکوٹا نے کہا۔ "وہ دیکھو عمرو! وہ ایک شارک مچھلی ادھر آ رہی ہے۔"

ایک شارک مچھلی بڑی تیزی سے جہاز کی طرف آ رہی تھی۔ شارک نے قریب آتے ہی ظالم بحری ڈاکوؤں کے سردار کو ہڑپ کر لیا۔ زکوٹا نے رسی چھوڑ دی۔ عمرو بولا۔

"ایسے ظالم آدمی کو یہی سزا ملنی چاہیے۔"

زکوٹا نے کہا۔

"چلو دوست نیچے چل کر اس پیاری بچی کی خبر لیتے ہیں۔ خدا جانے اس کا خوف کے مارے کیا حال ہو رہا ہو گا۔"

دونوں جہاز کی نچلی منزل میں آ گئے۔

خوبصورت معصوم لڑکی کے پاؤں میں زنجیر بندھی تھی۔ وہ سہمی ہوئی بیٹھی تھی۔ اس نے زکوٹا سے پوچھا۔

"کیا تم جن بھوت ہو؟"

عمرو بولا۔ "نہیں بیٹی! ہم بھوت نہیں ہیں۔ میں عمرو عیار ہوں۔ یہ زکوٹا جن ہے۔ مگر ہم نیک لوگ ہیں اور دکھی لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ ظالموں کو ان کے ظلم کی سزا دیتے ہیں۔ ہمیں بتاؤ تمہارا گھر کہاں ہے۔ ہم تمہیں تمہارے ماں باپ کے پاس چھوڑ آتے ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لڑکی نے کہا۔ "میرا نام سیمی ہے۔ میں ملک پارلینا کے سوداگر کی بیٹی ہوں۔ میرا ملک پیچھے سمندر کے کنارے دو دن کے سفر پر واقع ہے۔"

عمرو کہنے لگا۔ "زکوٹا ہم جہاز کو واپس موڑ کر سیمی بیٹی کے ملک میں چلتے ہیں۔"

زکوٹا بولا۔ "اس طرح ہمیں دو دن لگ جائیں گے اور ابھی ہمیں واپس آ کر یہاں نسطور اور کامنی ناگن کو بھی تلاش کرنا ہے۔ تم ایسا کرو۔ سیمی بیٹی کو اپنی زنبیل میں ڈال لو۔ ہم اڑ کر اس کے ملک پہنچیں گے۔"

عمرو نے کہا۔ "اچھا اسی طرح سہی۔ چلو بیٹی سیمی میری زنبیل میں آ جاؤ۔"

عمرو عیار نے زنبیل کھول دی۔ سیمی ڈر رہی تھی۔ عمرو نے کہا۔

"زنبیل میں جھانک کر دیکھو۔ تمہارے لئے وہاں کتنا خوبصورت تخت بچھا ہوا ہے۔"

سیمی نے زنبیل میں دیکھا تو واقعی وہاں ایک خوبصورت باغ تھا جس میں پھولوں کے درختوں کے پاس ایک چشمہ بہ رہا تھا۔ چشمے کے کنارے سنگ مرمر کا ایک تخت بچھا تھا۔

عمرو نے کہا۔ "اب تم اس تخت پر جا کر بیٹھ جاؤ۔"

سیمی زنبیل میں اتری اور تخت پر جا کر بیٹھ گئی۔ عمرو عیار نے زنبیل کا منہ بند کر دیا۔ دونوں جہاز کے اوپر آ گئے۔ زکوٹا نے کہا۔

"ظلم کی نشانی اس جہاز کو بھی غرق کر دینا چاہیے۔"

زکوٹا نے دونوں بازو پھیلائے۔ زہی نوف کا نعرہ لگایا ایک دھماکہ ہوا اور ڈاکوؤں کے بحری جہاز کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ عمرو عیار اور زکوٹا غائب ہو کر ہوا میں بلند ہو گئے۔ جہاز ان کے دیکھتے دیکھتے سمندر میں غرق ہو گیا۔

عمرو اور زکوٹا ہوا میں ملک پارلینا کی طرف اڑنے لگے۔ جیسا کہ سیمی نے انہیں کہا تھا وہ سمندر کے کنارے کے ساتھ ساتھ بلند ہو کر فضا میں اڑ رہے تھے۔ سمندری جہاز پارلینا کے شہر میں دو دن میں پہنچتا تھا۔ مگر وہ اتنی تیز اڑ رہے تھے کہ آدھے گھنٹے میں انہیں ایک شہر کی روشنیاں نظر آنے لگیں۔

یہ شہر پارلینا تھا۔ اس زمانے میں چھوٹے چھوٹے شہروں کو بھی ملک ہی کہا جاتا تھا۔ شہروں پر بادشاہ حکمران ہوتے تھے۔ ہر شہر کا اپنا سکہ ہوتا تھا۔ اپنی فوج ہوتی تھی۔ اس پرانے زمانے میں صرف چین اور مصر میں بادشاہتیں تھیں جو شہروں سے نکل کر دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں۔ ان کی سلطنتیں تھیں اور ان میں کئی شہر آباد تھے۔ اس لئے پارلینا کو ملک بھی کہا جاتا تھا اور شہر بھی۔ جس طرح بابل نام کا ملک بھی تھا اور ایک شہر بھی تھا۔ پارلینا شہر کے اوپر سے گزرنے کے بعد زکوٹا اور عمرو عیار شہر کے ایک باغ میں اتر گئے۔ انہوں نے زنبیل میں سے سیمی کو باہر نکال کر کہا۔

"بیٹی سیمی! تیرا شہر آ گیا ہے۔"

سیمی نے چاندنی رات میں باغ کو دیکھ کر پہچان لیا اور خوش ہو کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بولی۔

"ہاں یہ ہمارا شہر ہے۔ میرا گھر اس باغ کے پیچھے ہے۔"

زکوٹا اور عمرو عیار نے لڑکی کو ساتھ لیا اور اس کے گھر کے باہر آ گئے۔ یہ مکان بڑا خوبصورت تھا۔ باہر ایک غلام پہرہ دے رہا تھا۔ غلام نے بیٹی کو پہچان لیا اور خوش ہو کر بولا۔

"بیٹی تو آ گئی ہے۔ خدا کا شکر ہے۔ جلدی سے میرے ساتھ اندر چل تیرے ابا امی تجھے دیکھ کر بڑے خوش ہوں گے۔"

عمرو اور زکوٹا نے لڑکی کو غلام کے حوالے کیا اور وہاں سے غائب ہو گئے۔ عمرو عیار کہنے لگا۔

"یار جلدی سے واپس کاربیچ کی سرائے میں چلو ہو سکتا ہے وہاں نسطور سے ملاقات ہو جائے۔"

زکوٹا بولا۔ "بھائی خدا جانے نسطور کس خلائی سیارے میں ہو گا۔ یہ شہر خوبصورت لگتا ہے۔ چلو ذرا اس کی سیر کر لیں۔"

دونوں انسانی شکلوں میں شہر کے بازاروں کی سیر کرنے لگے۔

یہ قدیم شہر تھا مگر بڑا خوبصورت تھا۔ بڑی بڑی حویلیاں بنی ہوئی تھیں جن میں شمع دانوں کی روشنیاں ہو رہی تھیں۔ دونوں دوست سیر کرتے کرتے ایک حویلی کے سامنے پہنچے تو وہاں ایک بورڈ لگا تھا۔ بورڈ کے نیچے ایک نابت پڑی تھی۔ قریب ہی نابت بجانے والے ڈنڈے بھی رکھے ہوئے تھے۔ بورڈ پر وہاں کی زبان میں کوئی عبارت لکھی تھی۔ دونوں عبارت

پڑھنے لگے۔ بورڈ پر اس زمانے کی زبان میں لکھا تھا۔ ابھی زکوٹا عبارت پڑھنے ہی لگا تھا کہ زکوٹا نے نابت بجا دی۔ عمرو عیار نے عبارت پڑھ کر کہا۔

"زکوٹا بھائی! تم نے یہ کیا غضب کر دیا۔ خواہ مخواہ نابت بجا دی۔ اس بورڈ پر لکھا ہے کہ جو کوئی نابت بجائے گا اسے حویلی کی جادوگرنی کے ساتھ شطرنج کی بازی لگانی پڑے گی۔ اگر نابت بجانے والا بازی جیت گیا تو جادوگرنی اس کی غلام بن جائے گی۔ اگر نابت بجانے والا بازی ہار گیا تو وہ جادوگرنی کا غلام بن جائے گا اور ساری زندگی جادوگرنی کا غلام بن کر رہے گا۔"

زکوٹا بولا۔ "اب تو میں نے نابت بجا دی ہے جو ہو گا دیکھا جائے گا۔"

نابت کی آواز پر حویلی کا دروازہ کھل گیا۔ ایک کالا کلوٹا موٹا تازہ حبشی غلام تلوار ہاتھ میں لئے باہر نکلا اور زکوٹا، عمرو کی طرف دیکھ کر بولا۔

"اگر تم اپنے وعدے کے پکے اور بہادر آدمی ہو تو حویلی کے اندر چل کر جادوگرنی کے ساتھ شطرنج کی بازی کھیلو۔"

زکوٹا نے کہا۔ "ہم وعدے کے پکے اور بہادر آدمی ہیں۔ ہم تیری مالکہ جادوگرنی کے ساتھ چل کر شطرنج کی بازی لگائیں گے اور بازی جیت کر اسے اپنی غلام بنائیں گے۔"

حبشی غلام ہنس کر بولا۔ "تمہارے جیسے کتنے ہی آدمی آئے اور آج

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تک جادوگرنی کے غلام بن کر اس کی خدمت کر رہے ہیں۔ چلو۔ میرے ساتھ اندر آ جاؤ۔"

زکوٹا اور عمرو عیار حبشی غلام کے ساتھ حویلی میں داخل ہو گئے۔

○☆○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عمرو عیار کی زنبیل میں جادوگرنی

حویلی کے ایک کمرے میں شطرنج کی بساط بچھی تھی۔

سامنے ایک ترچھی آنکھوں والی عورت بیٹھی تھی۔ زکوٹا نے عمرو عیار کے کان میں کہا۔

"یہ عورت مجھے بڑی خطرناک لگتی ہے۔"

عمرو عیار نے کہا۔ "یہ ہمارا کیا بگاڑ لے گی۔ میں اسے اٹھا کر اپنی زنبیل میں غائب کر دوں گا۔"

دشمن کو کبھی کمزور نہیں سمجھنا چاہیے اور اپنی طاقت پر کبھی غرور نہیں کرنا چاہیے۔ عمرو عیار اور زکوٹا کو اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا وہ محض مذاق مذاق میں جادوگرنی سے شطرنج کی بازی لگانے آ گئے تھے کہ چلو ذرا تفریح ہو جائے گی اور رات بھی کٹ جائے گی۔

جادوگرنی نے عمرو اور زکوٹا سے کہا۔

"تمہیں میری شرط یاد ہے نا؟ اگر تم ہار گئے تو ہمیشہ کے لئے میرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غلام بن جاؤ گے۔"

دونوں ایک زبان ہو کر بولے۔

"ہمیں تمہاری شرط منظور ہے۔"

شطرنج کی بازی لگ گئی۔ عمرو اور زکوٹا کو شطرنج کے کھیل کا زیادہ علم نہیں تھا۔ انہوں نے یہی سوچا تھا کہ اگر ہار بھی گئے اور جادوگرنی کے غلام بھی بن گئے تو پھر کیا ہو گا۔ صبح اٹھ کر یہاں سے غائب ہو جائیں گے۔ یہ ہمارا کیا بگاڑ لے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دونوں باری باری شطرنج کی بازی ہار گئے۔ جادوگرنی نے کہا۔

"اب تم میرے غلام ہو اور ساری زندگی میری حویلی میں ہی رہو گے۔"

عمرو عیار اور زکوٹا نے کہا۔ "ٹھیک ہے بی بی! آج سے ہم تمہارے غلام ہیں۔ جادوگرنی نے ان دونوں کو ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ عمرو اور زکوٹا ہنس رہے تھے۔ زکوٹا نے کہا۔

"عمرو بھائی! باقی رات یہاں آرام کرتے ہیں۔ صبح ہوتے ہی غائب ہو کر یہاں سے نکل چلیں گے اور کار بھیج شہر میں جا کر نسطور اور کامنی ناگن کو تلاش کریں گے۔" عمرو عیار ہنس کر بولا۔

"میں جاتے جاتے اس جادوگرنی کی ساری حویلی کو اپنی زنبیل میں غائب کر دوں گا۔"

"ایسا ہی کریں گے۔"

زکوٹا نے ہنس کر کہا۔

دونوں بڑے مزے سے فرش پر لیٹ گئے۔ انہیں کبھی نیند کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی۔ مگر اس رات چونکہ وہ مذاق اور تفریح کے موڈ میں تھے اس لئے سو گئے۔ دوسری طرف جادوگرنی کو ابھی تک احساس نہیں تھا کہ اس کے قبضے میں دو بڑے طاقتور انسان آ گئے ہیں جن میں سے ایک کوہ قاف کا جن ہے اور دوسرا عمرو عیار ہے۔ یہ جادوگرنی ایک معمولی سی جادوگرنی تھی۔ اس کی استانی ایک بڑی عیار اور طاقتور جادوگرنی تھی۔ اس کا نام کارلا تھا۔ کارلا وہاں نہیں تھی۔ وہ ملک فارس کے ایک ویران قلعے میں رہتی تھی۔ اچانک اسے جادو کے عمل کے ذریعے معلوم ہو گیا کہ شطرنج کھیلنے والی اس کی شاگردنی کے ہاتھ دو بڑے قیمتی جن آ گئے ہیں۔ اس وقت وہ حویلی میں اپنی شاگردنی کے سامنے ظاہر ہو گئی۔ شاگرد جادوگرنی نے اپنی استانی جادوگرنی کو دیکھا تو ہاتھ باندھ کر پوچھا۔

"میری آقا جادوگرنی کارلا! آپ نے اس وقت کیوں تکلیف کی۔ مجھے بلا لیا ہوتا۔"

کارلا جادوگرنی بولی۔

"تم بیوقوف جادوگرنی ہو۔ تمہیں معلوم ہی نہیں کہ تم نے جو دو آدمی اپنے غلام بنائے ہیں ان کی طاقت اتنی زیادہ ہے کہ وہ بادشاہ بابل کا سارے کا سارا محل اٹھا کر یہاں لا سکتے ہیں۔"

شاگرد جادوگرنی حیران رہ گئی۔ کارلا جادوگرنی نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اگر تم ان کے قریب گئی تو وہ تمہیں تمہاری حویلی سمیت غائب کر دیں گے۔ تم یہاں ٹھہرو میں ان کے پاس جا کر انہیں اپنے قبضے میں کرتی ہوں۔"

کارلا جادوگرنی اس کوٹھڑی میں گئی جہاں عمرو عیار اور زکوٹا بے فکر ہو کر سو رہے تھے۔ کارلا جادوگرنی نے انہیں جھک کر دیکھا۔ اس نے پہچان لیا کہ دونوں زبردست طاقت رکھتے ہیں۔ کارلا جادوگرنی نے ایک خطرناک طلسم پڑھ کر زکوٹا اور عمرو عیار کے چہروں پر پھونکا۔ دونوں پہلے سو رہے تھے۔ اب بے ہوش ہو گئے۔ کارلا جادوگرنی نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ عمرو عیار کی زنبیل اپنے قبضے میں کر لی۔ پھر اپنی شاگرد جادوگرنی کو حکم دیا۔

"ان دونوں کو دو بڑے کپوں میں بند کر کے میرے پاس فارس شہر میں پہنچا دو۔"

یہ کہہ کر کارلا جادوگرنی غائب ہو گئی۔ شاگرد جادوگرنی نے اسی وقت چمڑے کے دو بڑے بڑے کپے منگوا کر بے ہوش زکوٹا اور عمرو عیار کو ان کپوں میں ڈال کر اوپر سے ان کا منہ بند کیا اور غلاموں کو حکم دیا۔

"انہیں لے کر سرائے میں جاؤ اور شہر فارس کو جانے والا جو پہلا قافلہ ملے اس میں شامل ہو جاؤ اور یہ کپے میری استاد کارلا کے پرانے قلعے میں پہنچا دو۔"

غلاموں نے اسی وقت بے ہوش زکوٹا اور عمرو عیار کو چمڑے کے دو کپوں میں بند کیا اور چھکڑے میں ڈال کر سرائے میں لے گئے وہاں صبح صبح

ایک قافلہ شہر فارس کی طرف جانے والا تھا۔ دو غلام کپوں کو لے کر قافلے کے ساتھ فارس شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔

کارلا جادوگرنی عمرو عیار کی زنبیل لے کر پہلے ہی فارس شہر میں نمودار ہو چکی تھی۔ اسے یہ تو معلوم تھا کہ عمرو عیار اپنی زنبیل میں دنیا کی ہر چیز ڈال کر غائب کر دیتا ہے۔ کارلا نے زنبیل کو کھول کر دیکھا تو اسے اندر کچھ بھی نظر نہ آیا۔ اس نے ایک پیالہ اٹھا کر زنبیل میں ڈالا تو وہ غائب نہ ہوا بلکہ تھیلے میں پڑا رہا۔ کارلا جادوگرنی نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح زنبیل کا طلسم اس کے پاس آ جائے مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکی۔ اس نے سوچا کہ عمرو عیار اس کے قابو میں تو آ چکا ہے۔ جب وہ فارس پہنچے گا تو اس کو اپنے جادو کے ذریعے مجبور کرے گی کہ وہ اسے زنبیل کا طلسم بتائے تاکہ وہ جس شاہی محل، شاہی خزانے اور جس دشمن کو چاہے اٹھا کر زنبیل میں ڈالے اور غائب کر دے۔ اس کے بعد خزانے کو دوبارہ بھی زنبیل سے باہر نکال لے۔ زکوٹا کے بارے میں کارلا کے طلسم نے اسے بتا دیا تھا کہ یہ کوہ قاف کا بڑا زبردست جن ہے اور اگر اسے اپنے قبضے میں کر لیا جائے تو آدمی ساری دنیا پر حکومت کر سکتا ہے۔

کارلا جادوگرنی شہر فارس کے پرانے قلعے میں زکوٹا اور عمرو عیار کا انتظار کرنے لگی۔ کارلا کے طلسم کی طاقت ایک خاص حد تک تھی۔ وہ خود تو غائب ہو سکتی تھی مگر کسی دوسرے کو غائب کر کے اپنے پاس نہیں لا سکتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے زکوٹا اور عمرو کو بے ہوش کرنے کے بعد

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قافلے کے ذریعے اپنے پاس لانے کا انتظام کیا تھا۔ زکوٹا اور عمرو عیار کو لے کر قافلہ شہر فارس کی طرف سفر کر رہا تھا۔ یہ قافلہ صحرا میں ایک چھوٹے راستے سے جاتا تھا۔ اس کا سفر تین دن میں طے ہو جاتا تھا۔ زکوٹا اور عمرو عیار بے ہوشی کی حالت میں چمڑے کے کپوں میں بند تھے۔ یہ کپے ایک اونٹ پر لدے ہوئے تھے اور اونٹ پر دونوں غلام بیٹھے تھے اور قافلہ صحرا میں اپنی منزل یعنی فارس شہر کی طرف سفر کر رہا تھا۔

اب ہم واپس نسطور اور کامنی ناگن کی طرف چلتے ہیں۔

نسطور کا لاکٹ مل جانے سے اس کی یادداشت اور طاقت واپس آ چکی تھی۔ وہ بڑا بھی ہو گیا تھا۔ دونوں یعنی نسطور اور کامنی ناگن ہوا میں اڑتے شہر کاربھج کی طرف جا رہے تھے۔ کاربھج شہر میں پہنچ کر وہ ظاہر ہو گئے اور ایک سرائے میں اتر پڑے۔ ہوا میں کچھ سونگھ کر نسطور نے کامنی ناگن سے کہا۔

"کامنی! یہاں کی ہوا میں زکوٹا اور عمرو عیار کی ہلکی ہلکی خوشبو مجھے محسوس ہو رہی ہے۔ لگتا ہے کہ وہ یہاں تھے مگر اب نہیں ہیں۔ کیونکہ خوشبو بہت ہی ہلکی ہے۔"

کامنی ناگن خوش ہو کر کہنے لگی۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمارے ساتھی اس شہر کے آس پاس ہی کہیں ہوں گے۔ ہمیں سرائے میں رہ کر زکوٹا اور عمرو عیار کا کچھ دن انتظار کرنا چاہیے۔"

خدا کا کرنا کیا ہوا کہ جس صحرا میں سے قافلے گزر کر شہر فارس کی طرف جایا کرتے تھے اس صحرا میں زبردست آندھیاں چلنا شروع ہو گئیں۔ پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔ قافلے کے سالار نے قافلے کا رخ بدل دیا۔ اب وہ کاربھج شہر کی طرف سے ہو کر فارس جانے والے تھے۔ دو دن کے بعد یہ قافلہ کاربھج شہر کی اسی سرائے میں پڑاؤ ڈالنے کے لئے ایک دن کے لئے آ کر رکا جہاں نسطور اور کامنی ناگن پہلے سے موجود تھے۔ اچانک نسطور چونک کر بولا۔

"کامنی بہن! عمرو اور زکوٹا کی خوشبو تیز ہو گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ہمارے دونوں دوست اس وقت اس شہر میں داخل ہو چکے ہیں۔"

کامنی بولی۔ "اس وقت تو پارلینا سے ایک قافلہ آ کر سرائے میں ٹھہرا ہے۔ کہیں زکوٹا اور عمرو عیار اس قافلے کے ساتھ تو نہیں آ گئے۔"

"چلو چل کر دیکھتے ہیں۔"

نسطور نے یہ کہا اور کامنی کو لے کر سرائے کے صحن میں آ گیا جہاں کچھ دیر پہلے قافلہ آ کر رکا تھا۔ مسافر آرام کرنے کے لئے زمین پر دریاں بچھا رہے تھے۔ نوکر اونٹوں پر سے سامان اتار کر نیچے رکھ رہے تھے تاکہ اونٹوں کو بھی آرام کرنے کا موقع مل جائے۔ نسطور اپنے دوستوں زکوٹا اور عمرو عیار کی خوشبو سونگھتا اس اونٹ کے پاس پہنچ گیا جس کے پاس ہی دو بڑے بڑے چمڑے کے کپے پڑے تھے اور دو غلام وہاں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور نے کامئی سے کہا۔

"کامئی بہن! زکوٹا اور عمرو کی خوشبو اس جگہ بڑی تیز ہو گئی ہے۔"

کامئی بولی۔ "مگر وہ یہاں کہیں نظر نہیں آ رہے۔"

نسطور نے لمبا سانس لے کر کہا۔ "خوشبو ان حبشی غلاموں کے قریب سے آ رہی ہے جو کھانا کھا رہے ہیں۔ تم اس طرف ہو کر کھڑی ہو جاؤ۔ میں ان سے بات کرتا ہوں۔"

کامئی ناگن ذرا پرے ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔ نسطور حبشی غلاموں کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور ان کی زبان میں پوچھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں۔ حبشی غلاموں نے غور سے نسطور کو دیکھا۔ ایک غلام نے کہا۔

"بھائی! ہم پارلینا شہر سے آئے ہیں اور فارس شہر کی طرف جا رہے ہیں۔"

نسطور نے چمڑے کے کپوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ان کپوں میں کیا ہے بھائی؟"

دوسرے غلام نے کہا۔

"ان میں زیتون کا تیل ہے۔ ہم یہ تیل فارس شہر میں لے جا کر فروخت کریں گے۔"

نسطور اپنا چہرہ کپوں کے پاس لے گیا۔ اس نے محسوس کیا کہ کپوں کے اندر سے عمرو اور زکوٹا کی بڑی تیز خوشبو آ رہی ہے۔ وہ فوراً سمجھ گیا کہ عمرو اور زکوٹا بے ہوشی کی حالت میں ان کپوں کے اندر بند ہیں۔ وہ

اڑ کر کامئی ناگن کے پاس آیا اور کہنے لگا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے۔ عمرو اور زکوٹا کپوں کے اندر بند ہیں۔ ان کو ضرور کسی طلسم کے ذریعے بے حس کر دیا گیا ہے۔ ورنہ وہ اپنی طاقت سے کام لے کر باہر آ جاتے۔"

کامئی ناگن کہنے لگی۔ "ہمیں انہیں فوراً کپوں سے باہر نکالنا چاہیے۔"

نسطور نے کہا۔ "اس کے لئے ہمیں رات کا اندھیرا ہو جانے کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اس وقت یہاں لوگ جمع ہو سکتے ہیں اور شور مچ جائے گا۔ ہو سکتا ہے۔ ان حبشی غلاموں میں سے کوئی جادو طلسم بھی جانتا ہو اور الٹا ہمیں نقصان پہنچ جائے۔"

وہ سرائے کی کوٹھڑی میں آ گئے اور رات کا انتظار کرنے لگے۔ انہیں معلوم تھا کہ یہ قافلہ منہ اندھیرے روانہ ہونے والا ہے۔ جب رات ہو گئی اور مسافر کھانا وغیرہ کھا کر ادھر ادھر پڑ کر سو گئے تو نسطور اور کامئی کوٹھڑی سے باہر نکل آئے۔ انہوں نے دیکھا کہ دونوں حبشی ابھی تک جاگ رہے تھے اور کپوں پر پہرہ دے رہے تھے۔ نسطور نے کامئی ناگن سے کہا۔

"کامئی! لگتا ہے حبشی غلام رات بھر جاگ کر کپوں کا پہرہ دیں گے۔ اب تم جا کر انہیں سلام دو۔ انہیں ڈسنا ضرور مگر صرف اتنا زہر ان کے جسموں میں داخل کرنا کہ جس سے صرف بے ہوش ہو جائیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کامئی ناگن نے اسی وقت سانپ کا روپ بدلا اور رینگتی ہوئی حبشی غلاموں کے پیچھے آگئی۔ دونوں غلام کپوں کا سہارا لے کر بیٹھے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔ ایک غلام کہہ رہا تھا۔

"ہم نے دونوں بے ہوش آدمی فارس شہر میں کارلا جادوگرنی کے پاس پہنچا دیئے تو وہ ہمیں ضرور انعام دے گی۔"

دوسرا بولا۔ "بھائی ہم تو غلام ہیں۔ وہ ہمیں کیا انعام دے گی۔ ہمیں ایک وقت کی روٹی کھلا دے تو یہی بڑی بات ہو گی۔"

اچانک ایک حبشی غلام کی گردن نیچے ڈھلک گئی۔ اسے کامئی ناگن نے پیچھے سے ڈس دیا تھا مگر اس کے جسم میں صرف اتنا ہی زہر داخل کیا تھا کہ وہ مرے نہیں بلکہ ایک دن کے لئے بے ہوش ہو جائے۔ دوسرے غلام نے اپنے ساتھی کو بے ہوش دیکھا تو اس کو ہلانے لگا۔

"کیا ہوا؟"

یہ جملہ ابھی اس کے منہ سے نکلا ہی تھا کہ کامئی ناگن نے پیچھے سے آکر اسے بھی ڈس دیا۔ وہ بھی بے ہوش ہو کر وہیں ڈھیر ہو گیا۔ نسطور ذرا فاصلے پر کھڑا تھا۔ اس نے دونوں غلاموں کو بے ہوش ہوتے دیکھا تو لپک کر کپوں کے پاس آگیا۔ کامئی ناگن جلدی دوبارہ عورت کے روپ میں آگئی۔ نسطور نے کپوں کے منہ کھول دیئے۔ جھانک کر دیکھا تو ایک میں زکوٹا اور دوسرے میں عمرو عیار بے ہوش پڑے تھے۔ نسطور نے انہیں فوراً کپوں میں سے باہر نکالا۔ انہیں باری باری اٹھا کر پچھلی طرف سے اپنی

کوٹھڑی میں لے آیا۔ نسطور نے دیکھا کہ عمرو کے پاس اس کی زنبیل نہیں تھی۔ وہ بولا۔

"کامئی! عمرو عیار کی زنبیل غائب ہے جس نے ان پر طلسم کیا ہے زنبیل اسی نے چرائی ہو گی۔"

کامئی نے کہا۔

"یہ کیسے معلوم ہو کہ ان پر کس نے طلسم کر کے کپوں میں بند کیا ہے؟ میں نے غلاموں سے بات چیت سنی تھی۔ ان کی باتوں سے معلوم ہوا ہے کہ عمرو اور زکوٹا کو شہر فارس میں کسی کارلا جادوگرنی کے پاس لے جایا جا رہا تھا۔"

نسطور بولا۔ "مگر زنبیل اس جادوگر کے پاس ہو گی جس نے ہمارے دوستوں کو اپنے طلسم سے بے ہوش کیا ہے۔"

کامئی ناگن کہنے لگی۔ "اس کا پتہ تو یہ حبشی غلام ہی دے سکتے ہیں۔ مگر میں نے ان کے جسموں میں جو زہر داخل کیا ہے اس کا اثر ایک دن تک ان پر رہے گا۔ یہ آج سارا دن بے ہوش رہیں گے رات کو انہیں ہوش آئے گا۔"

نسطور کچھ سوچ کر بولا۔

"اس کا مطلب یہ ہے کہ ان بے ہوش حبشی غلاموں کو بھی ہمیں اٹھا کر اپنی کوٹھڑی میں لانا ہو گا تاکہ جب انہیں ہوش آئے تو ان سے معلوم کیا جائے کہ زکوٹا اور عمرو کو کس نے بے ہوش کیا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نتیجے پر پہنچنے کے بعد نسطور اور کامئی کوٹھڑی سے باہر نکل کر حبشی غلاموں کے پاس گئے جو وہاں بے ہوش پڑے تھے۔ نسطور کے پاس پوری طاقت موجود تھی۔ اس نے دونوں کو باری باری اٹھایا اور کوٹھڑی میں لا کر کونے میں ڈال دیا۔ کامئی نے کہا۔

"زکوٹا اور عمرو پر کیے گئے جادو کے اثر کو کیسے ختم کیا جائے نسطور؟ تاکہ یہ ہوش میں آ سکیں۔"

نسطور کہنے لگا۔ "کامئی! ہم تاریخ کے جس پرانے زمانے میں آ گئے ہوئے ہیں یہاں جادو ٹونے کا بڑا زور ہے۔ جادوگر ایسے ایسے جادو کرتے ہیں کہ خود میری سمجھ میں بھی نہیں آتا اور اس جادو کا مجھ پر بھی اثر ہو جاتا ہے۔ ہمیں حبشی غلاموں کے ہوش میں آ جانے کا انتظار کرنا ہو گا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ عمرو کی زنبیل کہاں ہے کس کے پاس ہے کیونکہ زنبیل کے بغیر عمرو کی آدھی طاقت ختم ہو جاتی ہے۔"

رات گزر گئی۔ دوسرے دن صبح صبح قافلہ شہر فارس کی طرف روانہ ہو گیا مگر اس قافلے میں حبشی غلام اور ان کے کپے نہیں تھے پورا دن بھی گزر گیا۔ شام کو جا کر کامئی ناگن کے زہر کا اثر ختم ہوا تو دونوں حبشی غلاموں کو ہوش آ گیا۔ انہوں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے ہیں۔ وہ شور مچانے لگے تو نسطور نے اپنا خنجر نکال کر ایک غلام کی طرف کیا۔ خنجر میں سے آگ کا شعلہ نکلا اور حبشی غلام کے منہ کے قریب چلا گیا۔ نسطور نے کہا۔

"تم جس کارلا جادوگرنی کے پاس ہمارے دوستوں کو کپوں میں بند کر کے لے جا رہے تھے میں اس سے بہت بڑا جادوگر ہوں۔ اگر تم نے میرے سوالوں کا ٹھیک جواب نہ دیا تو میں تم دونوں کو جلا کر بھسم کر دوں گا۔ بولو! کیا کہتے ہو؟ جل کر بھسم ہونا چاہتے ہو یا جو میں پوچھوں وہ بتاؤ گے؟"

حبشی غلاموں نے روتے ہوئے کہا۔

"ہمیں آگ نہ لگانا۔ تم جو پوچھو گے ہم ٹھیک ٹھیک بتا دیں گے۔"

نسطور نے پہلا سوال یہ پوچھا۔

"تم یہ کپے کہاں سے لا رہے تھے؟ ہمارے دوستوں کو کپوں میں کس نے بند کیا تھا؟"

حبشی غلاموں نے سارا قصہ بیان کر دیا۔ نسطور نے پوچھا۔

"ہمارے ایک دوست کے پاس ایک تھیلا تھا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ تھیلا کہاں ہے؟"

لال انگارہ ایسی آنکھوں والے حبشی غلام نے کہا۔

"میں نے تمہارے دوست کے پاس تھیلا دیکھا تھا۔ مجھے یاد ہے وہ تھیلا کارلا جادوگرنی اپنے ساتھ لے گئی تھی۔"

نسطور کو جب سارے حالات معلوم ہو گئے تو اس نے حبشی غلاموں کو چھوڑ دیا اور کہا۔

"اب تم آزاد ہو۔ جہاں چاہے جا سکتے ہو۔"

حبشی غلام کوٹھڑی سے نکل کر بھاگ گئے۔ کامئی ناگن کہنے لگی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"زکوٹا اور عمرو عیار پر سے جادو کا اثر کیسے دور کیا جائے؟"

نسطور نے جواب دیا۔

"میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ہم انہیں کس طرح ہوش میں لائیں۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ہمیں ہمارے بچھڑے ہوئے دوست مل گئے۔ انہیں ہوش آ جائے تو ہم کالار جادوگرنی سے عمرو کی زنبیل بھی جا کر لے آئیں گے۔"

کامنی ناگن نے کہا۔ "عمرو عیار کی زنبیل لانے میں ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ اگر اسے پتہ چل گیا کہ عمرو اور زکوٹا راستے میں ہی غائب ہو گئے ہیں تو وہ عمرو کی زنبیل کسی ایسی جگہ پہنچا دے گی جہاں سے ہم اسے واپس نہ لا سکیں گے؟"

"تو پھر تمہارے خیال میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟" نسطور نے پوچھا۔

کامنی بولی۔ "میری رائے یہی ہے کہ ہمیں عمرو اور زکوٹا کو یہیں کسی محفوظ جگہ پر چھوڑ کر زنبیل واپس لانے کے لئے چل پڑنا چاہیے۔ ہم ہوا میں اڑ کر جائیں گے ہمیں زیادہ دیر نہیں لگے گی؟"

نسطور کو یہ تجویز اچھی لگی۔ اس نے پوچھا۔

"لیکن ایسی کون سی محفوظ جگہ ہو سکتی ہے جہاں ہم زکوٹا اور عمرو عیار کو چھوڑ جائیں؟"

کامنی ناگن نے تھوڑی دیر کچھ سوچا پھر بولی۔

"ایک ترکیب ہے اور ترکیب یہ ہے کہ ہم انہیں جنگل کے کسی غار

میں چھپا دیتے ہیں اور میں پدم سانپ کو بلا کر اس کا باہر پہرہ لگا دیتی ہوں۔ پدم سانپ کے ہوتے ہوئے زکوٹا اور عمرو عیار بے ہوشی کی حالت میں بھی محفوظ ہوں گے۔ پدم سانپ کسی کو ان کے قریب بھی نہیں جانے دے گا۔"

نسطور خوش ہو گیا کہنے لگا۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ چلو انہیں اٹھا کر شہر سے باہر جنگل میں کسی جگہ لئے چلتے ہیں۔"

نسطور نے عمرو اور زکوٹا کو اپنے کاندھوں پر اٹھایا اور کامنی ناگن کو ساتھ لے کر سرائے کے پچھلے دروازے سے نکل کر سمندر کی طرف روانہ ہو گیا۔ سمندر کے کنارے چھوٹی چھوٹی چٹانوں کے درمیان ایک جنگل تھا۔ اس جنگل میں ایک جگہ قدرتی غار بنا ہوا تھا۔ انہوں نے غار کے اندر زکوٹا اور عمرو عیار کو لٹا کر اوپر سوکھے پتے ڈال دیئے۔ کامنی ناگن نے اسی وقت طلسم پڑھ کر پدم سانپ کو حاضر کیا۔ پدم سانپ نے حاضر ہو کر عرض کی۔

"کیا حکم ہے شیش ناگ کی دیوی!"

کامنی ناگن نے کہا۔

"پدم سانپ! اس غار کے اندر ہم نے عمرو عیار اور زکوٹا کو لٹا دیا ہے جن پر جادو کا اثر ہے اور وہ بے ہوش ہیں۔ ہم شہر فارس جا رہے ہیں۔ تم ان دونوں کی حفاظت کرنا۔ خبردار کوئی پرندہ بھی غار کے اندر نہ جانے پائے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پدم ناگ نے اپنا پھن کھولا اور غار کے دروازے پر کنڈلی مار کر بیٹھ گیا۔ نسطور نے کامنی ناگن سے کہا۔

"شہر فارس یہاں شمال مشرق کی جانب ہے حبشی غلاموں نے یہی بتایا تھا۔ ہمیں اس شہر کی طرف پرواز کر جانی چاہیے۔"

کامنی ناگن اسی وقت سانپ کے روپ میں آ گئی۔ نسطور نے اسے اپنی کلائی کے ساتھ لپیٹا اور خود غائب ہو کر ہوا میں اڑنے لگا۔ وہ بڑی تیز رفتاری کے ساتھ اڑ رہا تھا۔ مگر شہر فارس بھی وہاں سے کافی دور تھا۔ وہ دن کے وقت اڑا تھا۔ جب دن ڈوب گیا اور سورج غروب ہونے لگا تو نسطور کو دور نیچے پہاڑیوں کے درمیان ایک شہر کے مکان اور مینار نظر آئے۔ اس نے کامنی سے کہا۔

"میرا خیال ہے ہم فارس شہر میں پہنچ گئے ہیں۔ نیچے دیکھو۔ ضرور یہ فارس شہر ہی ہے۔"

نسطور شہر کی دیوار کے اندر اتر گیا۔ یہ چھوٹا سا شہر تھا جس کے مکان پہاڑی ڈھلانوں پر دور تک چلے گئے تھے۔ شہر کے درمیان سے ایک ندی گزر رہی تھی۔ ندی کی دونوں جانب بڑی عالی شان حویلیاں بنی ہوئی تھیں۔ نسطور ابھی تک غائب تھا۔ وہ ظاہر ہو گیا۔ اس نے کامنی کو سانپ کے روپ میں اپنی کلائی کے ساتھ ہی لپیٹے رکھا۔ اس نے کامنی سے کہا۔

"کلار جادوگرنی کے بارے میں حبشی غلام نے کہا تھا کہ وہ شہر کے باہر

ایک پرانے قلعے میں رہتی ہے۔ میرا خیال ہے ہمیں شہر سے باہر جا کر اس پرانے قلعے کو ڈھونڈنا چاہیے۔"

نسطور ایک بار پھر غائب ہو گیا اور شہر کے اوپر اڑ کر چکر لگانے لگا۔ شہر کے شمال مشرق کی جانب ویران علاقہ شروع ہوتا تھا وہاں پتھریلی چٹانیں بکھری ہوئی تھیں۔ ایک جگہ سوکھے درختوں کے جھنڈ میں نسطور کو ایک شکستہ قلعے کی برجی دکھائی دی۔ وہ نیچے آ گیا۔ یہ ایک ٹوٹے پھوٹے قلعے کا ویران کھنڈر تھا جس کی دیواریں ٹوٹ چکی تھیں۔ دروازوں اور دیواروں پر گھاس اگ رہی تھی۔ برجی میں کسی الو نے گھونسلا بنا رکھا تھا۔ سارا علاقہ سنسان تھا۔ نسطور قلعے کے اندر داخل ہو گیا۔ ایک جگہ قلعے کی بارہ دری کے پاس تین چار قبروں کے چبوترے بنے ہوئے تھے۔ چبوتروں کی اینٹیں جگہ جگہ سے اکھڑی ہوئی تھیں۔ قبروں کے کتبے بھی گرے ہوئے تھے۔ نسطور ایک چبوترے پر قبر کے پاس بیٹھ گیا۔ کامنی ناگن بھی عورت کی شکل میں آ کر اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔ کہنے لگی۔

" نسطور! یہاں تو مجھے کوئی جادوگرنی وغیرہ دکھائی نہیں دے رہی۔"

نسطور بھی ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ کہنے لگا۔

"جادوگرنی ایسے تھوڑی نظر آئے گی۔ ضرور یہاں کسی غار کے اندر اس نے اپنا ٹھکانا بنایا ہوا ہو گا۔ یہاں اس کے غار کو تلاش کرتے ہیں۔"

دونوں نے مل کر قلعے کے کھنڈر کا کونا کونا چھان مارا مگر انہیں کارلا جادوگرنی کے تہہ خانے کا کوئی سراغ نہ ملا۔ نسطور نے کہا کہ واپس شہر کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سرائے میں چلتے ہیں ہو سکتا ہے وہاں جادوگرنی کا کوئی کھوج مل جائے مگر کامئی ناگن نے کہا۔

"نہیں نسطور ہمیں یہیں کسی قبر کے پیچھے چھپ کر بیٹھ جانا چاہیے۔ ہو سکتا ہے رات کے وقت کارلا جادوگرنی تہہ خانے سے باہر نکلے۔"

دونوں ایک قبر کے چبوترے کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گئے۔ اس وقت کامئی ناگن اور نسطور دونوں انسانی روپ میں تھے۔ رات کا اندھیرا کھنڈر کے قبرستان میں چاروں طرف پھیل گیا۔ پھر چاند نکل آیا۔ چاندنی میں قبرستان کی فضا اور زیادہ پراسرار ہو گئی۔ ایسی خاموشی تھی کہ ذرا سی ہوا چلتی اور کوئی پتا بھی کھڑکتا تو اس کی آواز سنائی دیتی۔ نسطور اور کامئی ناگن قبر کے چبوترے سے ٹیک لگائے بیٹھے عمرو عیار اور زکوٹا کے بارے میں آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے کہ خدا کرے وہ ہوش میں آ جائے۔ نسطور بولا۔

"اس کے بعد ہماری واپسی کا سوال پیدا ہو گا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم تین ہزار سال پرانے زمانے سے اپنے ۱۹۹۳ء کے زمانے کے لاہور شہر میں کیسے واپس جائیں گے؟"

کامئی ناگن کہنے لگی۔ "خدا ہماری مدد کرے گا۔"

نسطور نے سامنے والے چبوترے کی قبر کی طرف غور سے دیکھا۔

اس نے کہا۔

"کامئی! اس قبر کو دیکھ رہی ہو؟"

کامئی ناگن نے بھی سامنے والی قبر پر نظریں جما دیں۔ قبر میں سے اچانک مردے کا سر باہر نکلنے لگا۔ نسطور کچھ بولنے لگا تو کامئی ناگن نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ مردے کا سر گردن تک قبر سے باہر آ گیا۔ مردے کے سر پر کفن بندھا ہوا تھا۔ مگر چہرہ ننگا تھا۔ یہ کسی عورت کا مردہ تھا۔ مردہ عورت کے چہرے سے ہلکی ہلکی سفید روشنی نکل رہی تھی۔ مردہ عورت نے اپنا چہرہ نسطور اور کامئی کی طرف آہستہ سے گھمایا۔ پھر اس کی بیٹھی ہوئی آواز سنائی دی۔

"نسطور! نسطور! کیا تم میری آواز سن رہے ہو؟"

نسطور فوراً بولا۔

"ہاں! میں تمہاری آواز سن رہا ہوں بہن!"

مردہ عورت کی بے جان آنکھوں میں ایک عجیب سی اداسی آ گئی۔ اس نے کہا۔

"تم نے مجھے بہن کہا نسطور! اب میں بہن بن کر تمہاری مدد کروں گی۔ سنو! جس جادوگرنی کی تلاش میں تم یہاں تک آئے ہو وہ تہہ خانے میں تمہیں عمرو کی زنبیل کے اندر ملے گی۔"

نسطور نے پوچھا۔ "بہن! کیا وہ زنبیل کے اندر ہے؟"

مردہ عورت نے کہا۔

"ہاں وہ زنبیل کے اندر اس وقت مصر کے شاہی مندر کے پروہت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے پاس بیٹھی اس سے کالے طلسم کا راز معلوم کر رہی ہے۔"

نسطور نے کہا۔ "بہن! جلدی بتاؤ اس کے تہہ خانے کو کونسا راستہ جاتا ہے۔ میں اسے زنبیل کے اندر ہی قید کر لوں گا۔"

مردہ عورت نے کہا۔

"کارلا جادوگرنی کے ہاتھ میں ایک طلسمی انگوٹھی ہے اس انگوٹھی پر الو کی شکل بنی ہوئی ہے۔ اس انگوٹھی میں جادوگرنی کارلا کی طاقت کا راز ہے تم جادوگرنی کی انگوٹھی حاصل کر لینا پھر وہ طلسم کے ذریعے بھی زنبیل سے باہر نہ نکل سکے گی۔"

نسطور نے پوچھا۔ "جادوگرنی کے تہہ خانے کو کونسا راستہ جاتا ہے۔"

مردہ عورت نے ایک قبر کے چبوترے کی طرف اشارہ کیا۔

"اس قبر کے پیچھے پتھر کی ایک دیوار ہے دیوار کو پیچھے ہٹاؤ۔ جادوگرنی کے تہہ خانے کا راستہ مل جائے گا۔"

یہ کہہ کر مردہ عورت کا سر دوبارا قبر کے اندر چلا گیا اور قبر بند ہو گئی کامنی ناگن نے خوش ہو کر کہا۔

"یہ کوئی نیک عورت تھی۔ چلو۔ تہہ خانے میں چلتے ہیں۔"

وہ قبر کے چبوترے کے پیچھے آئے۔ وہاں چھوٹی سی پتھر کی دیوار بنی ہوئی تھی۔ نسطور کی طاقت اس کے پاس تھی۔ اس نے بڑے آرام سے ہاتھ آگے بڑھا کر دیوار کے پرے کھسکا دیا۔ دیوار کے پیچھے ایک زینہ نیچے

تہہ خانے کو جاتا تھا۔ کامنی ناگن اور نسطور زینہ اترنے لگے۔ ایک لمبی سرنگ میں سے گزرنے کے بعد نسطور نے ایک جانب کوٹھڑی دیکھی جس کا دروازہ کھلا تھا۔ دروازے کے اوپر انسانی کھوپڑی لٹک رہی تھی جیسے ہی کامنی اور نسطور کوٹھڑی میں داخل ہونے لگے انسانی کھوپڑی نے ایک چیخ بلند کی۔ مگر نسطور اور کامنی ناگن کی طاقت کی وجہ سے ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ لیکن کھوپڑی کی چیخ کی آواز زنبیل کے اندر مصر کے مندر میں کاہن سے باتیں کرتی جادوگرنی کارلا نے سن لی تھی۔ فوراً سمجھ گئی کہ کوئی دشمن اس کے تہہ خانے میں داخل ہو گیا ہے۔ وہ وہیں سے واپس دوڑ پڑی۔

اس دوران نسطور اور کامنی ناگن کوٹھڑی میں آ گئے تھے۔ نسطور نے ایک جگہ تخت پر عمرو عیار کی زنبیل کو دیکھا۔ جادوگرنی کارلا نے زنبیل میں داخل ہونے سے پہلے اسے تخت کے ساتھ بالکل سیدھا کر کے رکھ دیا تھا۔ کامنی بولی۔

"یہی عمرو کی زنبیل ہے نسطور!"

"ہاں--- مگر اندر جادوگرنی ہو گی۔ اس کو ابھی باہر نہیں نکلنے دینا۔ اس سے وہ طلسم معلوم کرنا ہو گا جس سے عمرو اور زکوٹا کو دوبارا ہوش آ جائے۔"

نسطور نے زنبیل میں جھانک کر دیکھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک صحرا ہے جس میں جادوگرنی کارلا ہوائی جہاز کی طرح تیزی سے اڑتی ہوئی چلی آ رہی ہے۔ نسطور نے فوراً زنبیل کا منہ بند کر دیا اور کامنی سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"جادوگرنی نے کھوپڑی کی چیخ سن لی ہو گی۔ تب ہی وہ دیوانہ وار اڑتی ہوئی واپس آ رہی ہے۔"

جادوگرنی کارلا پرواز کرتے ہوئے زنبیل کے منہ کی طرف آئی تو دیکھا کہ زنبیل کا منہ بند ہے۔ اس کے پاس ایسا کوئی طلسم نہیں تھا جس کی مدد سے وہ عمرو عیار کی زنبیل سے باہر آ سکتی۔ عمرو عیار کی زنبیل شاہ افراسیاب کا تحفہ تھا جو زمین کے اوپر اور زمین کے اندر سب جادوگروں کا شہنشاہ تھا۔ زنبیل کے اندر سے جادوگرنی کی گھبرائی ہوئی آواز آئی۔

"کون ہو تم؟ زنبیل کا منہ کھولو۔ مجھے باہر آنے دو۔"

نسطور نے زنبیل کے بند منہ پر جھکتے ہوئے کہا۔

"کارلا جادوگرنی! میں ایک شرط پر تمہیں زنبیل سے باہر نکال سکتا ہوں۔"

جادوگرنی کارلا کی غصے سے بھری ہوئی آواز زنبیل کے اندر سے آئی۔

"تم کون ہوتے ہو مجھ سے اپنی شرط منوانے والے؟"

نسطور نے کہا۔

"میرا نام نسطور ہے۔ میں کوہ قاف کا نیک دل جن ہوں۔ تم میرے دوست زکوٹا اور عمرو عیار کو بے ہوش کر کے زنبیل چھین کر لے آئی تھی۔ میں نے تمہیں زنبیل میں بند کر دیا ہے۔ میری شرط پوری کیے بغیر تم ساری زندگی عمرو کی زنبیل سے باہر نہیں نکل سکو گی۔"

زنبیل کے اندر سے جادوگرنی کی آواز آئی۔

"بتاؤ تمہاری شرط کیا ہے؟"

نسطور نے کہا۔ "تمہارے ہاتھ میں جو الو کی شکل والی انگوٹھی ہے وہ میرے حوالے کر دو۔"

جادوگرنی کارلا معاملے کی تہہ تک پہنچ چکی تھی۔ مگر وہ مجبور تھی۔ اگرچہ انگوٹھی میں اس کے طلسم کا راز تھا۔ اس میں اس کی ساری طلسمی طاقت بھی تھی۔ مگر وہ جانتی تھی کہ نسطور کوہ قاف کا جن ہے اور وہ اسے باہر نہیں نکلنے دے گا۔ مگر وہ اپنی انگوٹھی بھی اس کے حوالے نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس نے نسطور کو آواز دے کر پوچھا۔

"تم میری انگوٹھی کس واسطے اپنے قبضے میں کرنا چاہتے ہو؟"

نسطور نے جواب دیا۔ "یہ میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے طلسمی انگوٹھی میرے حوالے کرو۔ جب تم باہر آؤ گی تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہاری انگوٹھی تمہیں واپس کر دوں گا۔"

جادوگرنی کارلا کچھ دیر خاموش رہی۔ جب زنبیل کے اندر سے اس کی آواز نہ آئی تو کاسنی ناگن نے کہا۔

"کہیں وہ غائب تو نہیں ہو گئی؟ اگر وہ چلی گئی تو ہم عمرو اور زکوٹا کو کبھی واپس ہوش میں نہ لا سکیں گے۔ کیونکہ ان کو ہوش میں لانے کا طلسم اس جادوگرنی کے پاس ہے۔"

نسطور نے زنبیل کے بند منہ کے پاس جھک کر کہا۔

"جادوگرنی! اگر زنبیل کی قید سے رہائی حاصل کرنا چاہتی ہو تو اپنی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طلسمی انگوٹھی میرے حوالے کر دو۔ میں ایک رسی زنبیل کے اندر ڈالتا ہوں۔ اپنی انگوٹھی رسی کے ساتھ باندھ دو۔ خبردار! کوئی دھوکہ بازی نہ کرنا۔ تمہاری دھوکے بازی میرے آگے نہیں چلے گی۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہاری طلسمی انگوٹھی پر الو کا طلسمی نشان ہے۔"

زنبیل کے اندر سے جادوگرنی کی آواز آئی۔

"رسی زنبیل کے اندر ڈالو۔ میں اپنی انگوٹھی اس کے ساتھ باندھ دوں گی۔ مگر اپنے وعدے پر قائم رہنا اور اپنی شرط پوری کروانے کے بعد میری طلسمی انگوٹھی مجھے واپس کر دینا۔"

نسطور بولا۔ "ہم لوگ وعدے کے پکے ہوتے ہیں۔ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ میں رسی ڈالتا ہوں۔"

نسطور نے ایک پتلی رسی اپنی کمر سے کھول کر زنبیل کے ایک کنارے سے اندر ڈال دی۔ رسی نیچے اترتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد جادوگرنی کی آواز آئی۔

"میں نے اپنی طلسمی انگوٹھی رسی کے ساتھ باندھ دی ہے۔ اوپر کھینچ لو۔"

نسطور نے جلدی سے رسی اوپر کھینچ لی۔ رسی کو زنبیل سے باہر نکالا تو اس کے سرے پر ایک طلسمی انگوٹھی بندھی ہوئی تھی۔ نسطور اور کامئی ناگن نے انگوٹھی کو غور سے دیکھا۔ اس پر الو کی شکل کھدی ہوئی تھی۔ نسطور خوش ہو کر بولا۔

"یہی جادوگرنی کی طلسمی انگوٹھی ہے۔ اب اس کی طلسمی طاقت ہماری مٹھی میں ہے۔ وہ باہر آکر ہمارے خلاف کوئی طلسمی عمل نہیں کر سکے گی۔ اس کا جادو بے اثر ہو چکا ہے۔"

کامئی ناگن ابھی تک طلسمی انگوٹھی کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ نسطور اپنی بھولی بھالی طبیعت کی وجہ سے جادوگرنی پر اعتبار کر چکا تھا۔ اس سے پہلے کہ کامئی ناگن اسے تھوڑا غور کرنے کے لئے کہتی نسطور نے زنبیل کا منہ کھول دیا۔

ایک پھنکار کی سی آواز آئی اور زنبیل کے اندر سے جادوگرنی کارلا شعلے کی طرح نکلی اور نسطور اور کامئی ناگن کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ نسطور نے کہا۔

"کارلا! تمہاری طلسمی طاقت اب میرے قبضے میں ہے۔ میرے ساتھ چل کر ہمارے دوستوں عمرو عیار اور زکوٹا پر سے اپنا طلسم بے اثر کر انہیں ہوش میں لا۔ اس کے بعد تمہاری انگوٹھی تم کو واپس مل جائے گی۔"

کارلا جادوگرنی ایک دم سے غائب ہو گئی۔ پھر اس کی آواز بلند ہوئی۔

"نسطور! تم سمجھتے ہو کہ میں اتنی احمق ہوں کہ اپنی اصلی طلسمی انگوٹھی تمہارے حوالے کر دوں گی؟ اصلی طلسمی انگوٹھی میرے پاس میری انگلی میں پڑی ہے۔ میں نے نقلی انگوٹھی رسی سے باندھی تھی۔ یہ دیکھ اصلی انگوٹھی!"

کارلا جادوگرنی کا ایک ہاتھ اندھیرے میں نظر آیا۔ اس کی انگلی میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بالکل ویسی ہی طلسمی انگوٹھی چمک رہی تھی جیسی انگوٹھی نسطور کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔ مگر نسطور والی انگوٹھی نقلی تھی اور کارلا جادوگرنی والی انگوٹھی اصلی تھی۔ نسطور نے ہاتھ بڑھا کر کارلا کے ہاتھ سے اصلی انگوٹھی چھیننی چاہی مگر ہاتھ فوراً غائب ہو گیا۔ کارلا جادوگرنی کی آواز آئی۔

"نسطور! سن! میں نے زنبیل سے جو کام لینا تھا لے لیا ہے۔ اب میں جاتی ہوں۔ میں نے عمرو اور زکوٹا پر ایسا جادو کر دیا ہوا ہے کہ وہ قیامت تک ہوش میں نہیں آئیں گے۔"

اس کے ساتھ ہی جادوگرنی کے قہقہے کی آواز آئی اور یہ آواز دور ہوتی ہوئی خاموشی میں ڈوب گئی۔

نسطور نقلی انگوٹھی ہاتھ میں لئے کامنی ناگن کا منہ تکنے لگا۔

اس کے بعد کے سنسنی خیز واقعات آپ "عینک والا جن" کی کتاب نمبر ۷ میں پڑھیں گے۔ آج ہی اپنے بک سٹال سے طلب کریں۔

آئندہ ناول کی ایک جھلک

مصنف: اے حمید

عینک والا جن 7

نسطور اور قبر کا عذاب

☆ ایک پراسرار بوڑھا....
☆ وہ قبروں کے مردوں کو جنت کے میوے تقسیم کر رہا تھا....
☆ ایک زندہ مردہ سے ملئے....
☆ نسطور کو ایک زندہ مردے کی تلاش تھی.... لیکن ....
☆ جب نسطور نے مردے کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیا....
☆ مردہ کنیز کی روح سے آپ کی ملاقات کیسی رہے گی....
☆ آپ اس سے مل کر یقیناً حیران ہوں گے.... اور کچھ کچھ پریشان بھی....
☆ وہ شاہی جادوگر.... جس نے نسطور کو پتھر کا مینڈک بنا دیا....
☆ کیا نسطور دوبارہ انسانی شکل میں آسکا....
☆ یہ سب کچھ جاننے کے لئے "عینک والا جن" سیریز نمبر 7 پڑھیں۔

لمحہ بہ لمحہ رنگ بدلتی کہانی.... آپ نے ایسی دلچسپ اور پراسرار کہانیاں بہت کم پڑھی ہوں گی۔

20 نومبر کو پڑھئے

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب ہے۔ قیمت صرف =/15 روپے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آئندہ ناول کی ایک جھلک

عینک والا جن 8

مصنف: اے حمید

ماتا ناگنی کے زہریلے سانپ

☆ کھوپڑی والے جالوت آقا سے ملے....

☆ ماتا ناگنی کون تھی؟

☆ ایک پراسرار پچھلڑی....

☆ وہ لمحہ جب زکوتا کو پتھر کا بنا کر جھیل میں ڈبو دیا گیا۔

☆ زکوتا پر کیا گزری.... آپ حیرت کے سمندر میں غوطے کھائیں گے۔

☆ وہ پراسرار عورت کون تھی.... جو پتھر کے سانپ کے آگے ہاتھ جوڑے کھڑی تھی۔

☆ قبرستان میں جب ڈراؤنی آوازیں گونجنے لگیں....

☆ آوازوں کا راز کیا تھا۔

یہ سب کچھ جاننے کے لئے "عینک والا جن" سیریز نمبر 8 پڑھیں۔ ایک پراسرار اور خوفناک کہانی... لیکن مزے دار بھی.... آپ دنگ رہ جائیں گے۔

20 نومبر کو پڑھئے

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب۔ قیمت صرف =/15 روپے

صفیہ کے خطوط

جاں نثار اختر کے نام

اُردو ادب میں

● زیرِ لب ● حرفِ آشنا

زندہ جاوید کتابوں کی حیثیت اختیار کر چکی ہیں،
ہم نے آنسوؤں کی نمی سے لکھے ہوئے صفیہ اختر کے خطوط کے ان دونوں
مجموعوں کو اہلِ دل قارئین کیلئے یکجا کر دیا ہے
کتاب میں حسن نثار کے دیباچے کے علاوہ ۱۰۰ صفحات پر مشتمل
سلمیٰ شان الحق حقی
کا معرکۃ الآراء مضمون
شہیدانِ وفا کا خون بہا کیا
بھی شامل ہے

۵۱۲ صفحات اور قیمت صرف -/۱۵۰ روپے

براہِ راست طلب کرنے پر ڈاک خرچ بذمہ ادارہ

ترتیب پبلشرز

۱۔ میاں مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عینک والا جن

پیارے بچو! آپ ٹیلی ویژن پر "عینک والا جن" بڑے شوق سے دیکھتے ہیں۔ یہ ٹی وی سیریل سارے ملک میں بلکہ ملک سے باہر بھی بچوں نے بے حد پسند کیا ہے۔ اسے آپ کے پسندیدہ مصنف اور عنبر ناگ ماریا کے خالق **اے حمید** لکھ رہے ہیں۔ آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ **اے حمید** نے آپ کی پسندیدہ سیریل "عینک والا جن" کو مسلسل ناول کی شکل میں لکھنا شروع کردیا ہے۔ ہر ناول میں آپ چڑیل بل بتوڑی، جادوگر حاسون، زکوٹا جن، نسطور جن اور عمرو عیار سے ملاقات کریں گے۔ ہر کتاب میں سنسنی خیز جادو اور طلسم کے حیرت انگیز واقعات ہوں گے۔ آپ نسطور جن، بل بتوڑی چڑیل، جادوگر حاسون، زکوٹا جن اور عمرو عیار کے ساتھ پراسرار غاروں، عجیب و غریب مخلوق کے سیاروں اور پرستانوں کی سیر کریں گے۔ ہر ماہ آپ کے لیے دو کتابیں شائع ہوں گی۔ آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب کریں یا براہ راست ہم سے رابطہ کریں۔

ترتیب پبلشرز